THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the September 27, 2022
(321st Session)
Volume V, No. 2
(Nos. 01-12)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume V *SP. V (2)/2022*
No. 2 *15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 3
2. Oath taking by Senator Mohammad Ishaq Dar 4
3. Questions and Answers 10
4. Leave of Absence..... 94
5. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding the Limited Liability Partnership (Amendment) Bill, 2022..... 95
6. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding the Limited Liability Partnership (Amendment) Bill, 2022..... 96
7. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding the Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022... 96
8. Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice regarding the Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022..... 97
9. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2022 97
10. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2022 98
11. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Islamabad Capital Territory Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2022..... 98
12. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2022 98
13. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Islamabad Capital Territory Prohibition on Employment of Children (Amendment) Bill, 2022 99
14. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the shifting of Department of Libraries to Sector H-9 Islamabad 99
15. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2022..... 100
16. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2022..... 100
17. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on The Pakistan Global Institute Bill, 2022..... 101

18. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination Mohmand regarding the number of children below ten years of age in Pakistan suffering from anemia and stunting 102
19. Presentation of Report of the Standing Committee on Foreign Affairs on The Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) (Amendment) Bill, 2022..... 102
20. Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges on the proposed amendment in Rule 57 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 103
21. Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding the irresponsive attitude of Acting Governor, State Bank of Pakistan towards the Parliamentarians..... 103
22. Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding the misbehavior of the SHO, Women Police Station, with the Female Senators 104
23. Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat regarding ownership of PTDC Properties/Hotels 105
24. Presentation of Report of the Standing Committee on Water Resources regarding details of violation committed by India under the Indus Water Treaty causing water scarcity in Pakistan 105
25. Laying of the Half Year Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on state of Pakistan's Economy for the year 2021-22..... 106
26. Laying of the Federal Public Service Commission's Annual Report for the year 2020..... 106
27. Discussion on the Commenced Motion under Rule 218 moved by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition and other Senators regarding iii) Deteriorating Condition of economy, iv) Inefficiency of the Government to cope with floods 108
    - Senator Shaukat Fayyaz Ahmad Tarin..... 108
    - Senator Mohsin Aziz 115
    - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 122
    - Senator Dr. Sania Nishtar..... 127
    - Senator Hidayatullah Khan 133
    - Senator Aon Abbas 138

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the September 27, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ۔عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔عَلَّمَہُ الْبَیَانَ۔اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ۔وَ السَّمَآءَ رَفَعَھَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ۔اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ۔وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ۔وَ الْاَرْضَ وَضَعَھَا لِلْاَنَامِ۔ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّیْحَانُ ۔فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

ترجمہ: وہ رحمٰن ہی ہے جس نے قرآن سکھایا۔اسی نے انسان کو پیدا فرمایا۔اسی نے اسے بات کرنا بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند اسی کے مقررہ حساب سے چل رہے ہیں۔زمین میں پھیلنے والی بوٹیاں اور سب درخت اسی کو سجدہ کرتے ہیں اور اسی نے آسمان کو بلند کر رکھا ہے اور اسی نے عدل کے لیے ترازو قائم کر رکھا ہے۔تاکہ تم تولنے میں بے اعتدالی نہ کرو۔اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو کم نہ کرو۔اور اسی نے زمین کو مخلوق کے لیے بچھا دیا۔جس میں میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں ہیں۔اور بھوسے والے اناج کے ساتھ خوشبو دار پھل اور پھول ہیں۔پس اے جن وانسان تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔سچ کہا رب ذوالجلال نے جو بڑی عظمت والا ہے۔

(سورۃ الرحمٰن: آیات 1 تا 13)

جناب چیئرمین: السلام و علیکم، جزاک اللہ۔--السلام علیکم۔ کیا بات ہے تنگی صاحب کیوں ہاؤس کو تنگ کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ جناب چیئرمین! پشاور میں جناح کالج ہے جس میں 950 سیٹیں ہیں۔

(مداخلت)

Oath taking by Senator Mohammad Ishaq Dar

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں، میری گزارش ہے، اسحاق ڈار صاحب تشریف لائے ہیں میں ان سے oath لے لوں۔ اسحاق ڈار صاحب تشریف لائیں، آپ سے oath لیں۔ اسحاق ڈار صاحب oath کے لیے تشریف لائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلے پر محمد اسحاق ڈار سے جناب چیئرمین سینیٹ، محمد صادق سنجرانی صاحب نے ممبر سینیٹ کا حلف لیا)

جناب چیئرمین: مبارک ہو، دستخط کریں۔ میری گزارش ہے اپنی نشستوں پر چلیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب اپنی نشستوں پر چلیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے اپنی نشستوں پر چلیں، ڈاکٹر صاحبہ please اپنی نشستوں پر چلیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب اپنی نشستوں پر چلیں، ڈاکٹر صاحبہ مہربانی کرکے اپنی نشست پر چلی جائیں، question hour

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر سینیٹر زرقا صاحبہ اپنی نشستوں پر چلیں، فیصل صاحب، ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب مہربانی کرکے اپنی نشستوں پر چلیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر گردیپ سنگھ صاحب مہربانی کرکے اس طرف ہو جائیں، اپنی نشستوں کی طرف چلیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Security والے آجائیں، مہربانی کرکے اپنی نشستوں پر چلیں، ڈاکٹر شہزاد صاحب اپنی نشستوں پر چلیں، مہربانی کرکے جھگڑا نہ کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد صاحب میری گزارش ہے اپنے لوگوں کو لے کر اپنی نشستوں پر چلیں، سینیٹر گردیپ سنگھ صاحب اپنی نشست پر چلے جائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Security والے آہستہ آہستہ آگے ہو جائیں، اپنی نشستوں پر چلیں۔ question hour, تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں آج نہیں ہوگا۔

Question hour, Senator Rana Mahmood ul Hassan Sahib.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر شہزاد صاحب میری گزارش ہے مہربانی کرکے اپنےلوگوں کو نشستوں پر بٹھائیں، اپنی نشستوں پر چلیں، ڈاکٹرزرقا صاحبہ، سارے اپنی نشستوں پر چلیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے اپنی نشستوں پر چلیں، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں وہ رکن سینیٹ ہیں، جیسے آپ ہیں، شکریہ۔

Question Hour, Honourable Senator Rana Mahmood ul Hassan Sahib, please Leader of the House.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (قائد ایوان): میری صرف اتنی گزاش ہے کہ اس ایوان کا تقدس ہے، اس کا کچھ خیال کریں، اپنے دامن میں بھی جھانک لیا کریں، ہر بار ایک طرف پانی نہیں اٹھتا، وہ اس وقت، اس معزز ایوان کے رکن ہیں، انہوں نے oath لیا ہے۔

جناب چیئرمین: ہمارے اس ایوان کے Leader of the House رہے ہیں اور Leader of the Opposition بھی رہے ہیں، مہربانی کرکے کچھ تو خیال رکھیں، میری گزارش ہے مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔ چوہدری صاحب تشریف رکھیں، آپ تو بڑے پرانے آدمی ہیں، بیٹھ جائیں، ڈاکٹر شہزاد صاحب بیٹھ جائیں، آپ تو Leader of the Opposition ہیں، اس ایوان کا کوئی احترام رکھیں، مہربانی کرکے تشریف رکھیں، قائد ایوان صاحب کھڑے ہیں، محسن صاحب, please جی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! احتجاج جمہوری حق ہے لیکن میرے خیال سے معزز ایوان کی بہت درخشدہ اور بہت تابندہ روایات ہیں، آج اس معزز ایوان کے ایک رکن نے بطور سینیٹر حلف اٹھایا ہے، ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Please, آپ کے کہنے پر expunge نہیں ہوگا، وہ معزز رکن ہیں، ہمارے Leader of the House, Leader of the Opposition اور معزز سینیٹر رہے ہیں، ابھی انہوں نے بطور سینیٹر حلف اٹھایا ہے، ابھی وہ آپ کے colleague ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کرکے ایوان کا ماحول خراب نہ کریں، میں ایک عرض کروں، میری عرض سنیں، ڈاکٹر زرقا صاحبہ ایسا نہ کریں کل کو یہ الٹا نہ ہو جائے، جی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں نے ان سے یہی استدعا کی ہے کہ ایوان کی کچھ روایات ہیں، یہ Apex House ہے، elected body ہے، اسحاق ڈار صاحب منتخب سینیٹر ہیں، انہوں نے آج oath اٹھایا ہے، ہم ان کو آج خوش آمدید کہتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے پہلے اس ملک کی خدمت کی ہے وہ اپنی بسیار کوشش کے ساتھ جن مشکل حالات سے ہم گزر رہے ہیں، ان شاء اللہ اس team کا حصہ بن کر پاکستان کو مشکلات سے نکالیں گے، میں اپنے دوستوں کو

بھی بڑے ادب کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ ہم نے ہمیشہ اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھا ہے، احتجاج میں بات کرنا آپ کا حق ہے، آپ mic میں بات کریں، ایوان کا تقدس اس طرح پامال نہ کریں، دامن کسی کا بھی صاف نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ Leader of the House کھڑے ہیں، مہربانی کر کے ایسا نہ کریں، پھر لوگ Leader of the Opposition کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آئین پاکستان اور پاکستان کے جو قانون ہیں وہ سب پر واضح ہیں، وہ تشریف لائے ہیں اور آج انہوں نے حلف اٹھایا ہے، باقی رہی بات جو آپ کے تحفظات ہیں وہ آپ کے ذاتی ہو سکتے ہیں، آئین اور قانون ان تحفظات سے لاعلم اور لاتعلق ہے، میں اپنے دوستوں کی طرف سے ایک بار پھر اسحاق ڈار صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں ان شاء اللہ ان کی اس ایوان میں آمد اور اس team کا حصہ بن کر پاکستان کے mission کا کام جاری رکھیں گے، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب قائد حزب اختلاف۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! Leader of the House نے بالکل درست فرمایا، اس ایوان کا کوئی تقدس ہے، اس ایوان کا تقدس اس کی روایات کے ساتھ ہے، آج تک اس ایوان کی یہ روایت نہیں رہی کہ ایک شخص 2018 میں elect ہوتا ہے، اس کے بعد وہ بیرون ملک فرار ہو جاتا ہے، elect بھی باہر سے ہوتا ہے اور اس کے بعد وہ واپس آتا ہے، چار سالوں تک وہ سیٹ خالی رہتی ہے، جناب چیئرمین! اس دوران ایک ordinance آتا ہے اس ordinance پر بھی وہ بیٹھ جاتے ہیں، صرف اور صرف ایک شخص کو protect کرنے کے لیے۔ آپ کو یاد ہوگا یہاں سے Election Commission کو letters بھی گئے کہ یہ سیٹ اتنے عرصے سے خالی ہے، اگر وہ حلف نہیں اٹھاتے تو پھر اس سیٹ پر دوبارہ election کروایا جائے، جناب چیئرمین! Election نہیں ہوا کیوں کہ یہ جو system چل رہا ہے وہ شخصیات کو protect کرنے کے لیے چل رہا ہے، یہ آئین قانون پر نہیں چل رہا، یہ

ملک ایک خاندان کی جاگیر بنتا جارہا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ کون سا ملک ہے کہ جب آپ کا ایک Prime Minister ایک شخص کو۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی ایک منٹ، please.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: مقدمے میں court ایک شخص کو بلاتی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے Government Treasury Benches والے تو نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: وہ بجائے اپنی صفائی دینے کے ملک سے بھاگ جاتا ہے اور کیسے بھاگتا ہے؟ اس وقت کا Prime Minister اس کو اپنے جہاز پر بٹھا کر اس ملک سے فرار کرواتا ہے اور دوسرا Prime Minister اس absconder کو اپنے جہاز پر بٹھا کر واپس land کرواتا ہے، میری اطلاع کے مطابق انہوں نے court کے آگے surrender بھی نہیں کیا، پیش بھی نہیں ہوئے، سیدھے سینیٹ میں آئے ہیں، سینیٹ کی بھی کوئی حیثیت ہے کہ نہیں ہے؟ سینیٹ کا بھی کوئی احترام ہے کہ نہیں ہے؟ Court کا ہوگا، سینیٹ اور پارلیمنٹ کا بھی احترام ہے۔ جناب چیئرمین! یہاں پر تو free ride پر absconder جاتے ہیں، free ride پر absconder آتے ہیں، یہ تو economy class کا کرایہ بھی pay نہیں کرتے۔

Mr. Chairman: Thank you Sir.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جہاز بھی وہ جس کا خرچہ اسی ملک کے tax گزار دیتے ہیں، یہ مذاق بند ہونا چاہیے، آپ نے اس دن دیکھا، آپ نے audio leaks دیکھیں، audio leaks نے بتادیا کہ اس ملک پر ایک خاندان اپنا شاہی راج مسلط کرنا چاہتا ہے اور جتنے بھی جمہوریت پسند ہیں وہ اس شاہی راج کو مسلط نہیں ہونے دیں گے، جس شخص پر یہ الزام ہے کہ پاکستان کی معیشت کا اس نے بیڑا غرق کیا ہے، اسی کو آپ اس کے علاج کے لیے لے کر آرہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب آپ کے ہی قائد حزب اختلاف بول رہے ہیں، تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: بیمار ہوئے۔۔۔

میر کیا سادے ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

Mr. Chairman: Thank you sir.

سینیٹر ڈاکٹر وسیم شہزاد: جناب چیئرمین ہمارا اس پر پرزور احتجاج ہے، ہم اس رویے کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی ہونی چاہیے، اس ملک میں اشتہاریوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اپنے آپ کو عدالتوں میں پیش کریں، اپنے آپ کو عدالتوں سے سرخرو کروائیں اور آئین اور قانون کو اپنی جیب کی گھڑی مت سمجھیں اور نہ ہی اداروں کو۔ یہاں پر مسئلہ ہی یہ ہے کہ ایک شخص ہے جس کا نام ہے اقتدار وہ ڈاکٹر بھی سب سے بڑا ہے یعنی جب اقتدار ہوتا ہے تو بیماریاں بھی ساری ٹھیک۔ وہ وکیل بھی سب سے بڑا ہے یعنی جب اقتدار ہوتا ہے تو مقدمے بھی سارے ختم۔ یہ ملک کو کون سی Banana Republic بنانے جا رہے ہیں، اس ملک کو اگر چلانا ہے تو Parliament کی بالادستی کے ساتھ آئین، قانون اور ضابطے کے تحت ورنہ اس ملک کو ہم Banana Republic نہیں بننے دیں گے۔

Mr. Chairman: Thank you sir. Honourable Leader of the House.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں ایک استدعا کروں گا Leader of the Opposition جذبات میں بہت کچھ کہہ گئے ان کا حق ہے ان کو کہنا چاہیے۔ میں صرف ایک عرض کروں گا کہ ہم اراکین سینیٹ ضرور ہیں، کوئی Leader of Opposition ہے کوئی Leader of House ہے کوئی وزیر ہے لیکن نہ ہم آئین ہیں بذات خود، نہ ہم قانون ہیں بذات خود، نہ ہم عدالت ہیں بذات خود، نہ ہم مستغیز ہیں نہ وکیل ہیں۔ میں ڈار صاحب کے case میں عرض کرتا ہوں درخواست دائر ہوئی عدالت نے کارروائی کو 7th October تک معطل کیا، یہ ایک عدالتی فیصلہ ہوتا ہے۔ اس ملک کے صدر مملکت جو آج مسند پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اشتہاری تھے، پچھلی حکومت کے وزیراعظم بھی اشتہاری تھے۔

جناب چیئرمین: مہربانی کریں۔ Order in the House, Leader of the House بات کر رہے ہیں۔ تھوڑی سی عزت کریں۔ تشریف رکھیں please.

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: صدر صاحب نے خود opt کیا اور عدالت میں جا کے انہوں نے تین چار ماہ بلکہ March 2022 میں صدر مملکت نے عدالت کو درخواست دے کر عدالت سے بریت حاصل کی۔ اس وقت کے وزیر اعظم کا بھی یہ ہی معاملہ تھا عمران خان نے بھی یہ کیا۔ اس ملک میں آئین اور قانون کی پاسداری ہے اور خدارا آپ کی ذاتی پسند ناپسند کے اوپر نہ تو کوئی seat خالی ہو سکتی ہے، آئین پاکستان اس کا mechanism دیتا ہے۔ آپ نے ایک person specific amendment کی وہ بھی صدارتی Ordinance کے ذریعے یہ جرأت بھی نہیں کی کہ اسے پارلیمان میں لا کر Act of Parliament بنا دیں۔ وہ صدارتی Ordinance اپنی موت مر گیا اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا وہ قانون اور آئین کی منشا تھی وہ کسی کی ذاتی پسند ناپسند پر نہیں تھا۔ اس لئے میں یہ clarifications دینا چاہتا تھا آپ کو تنقید کا حق ہے لیکن حقائق مسخ نہ کریں۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: We may now take up questions. Senator Rana Mahmood ul Hassan Sahib. He is not present.

(Def.) *Question No. 53 **Senator Rana Mahmood ul Hassan:** Will the Minister for Maritime Affairs be pleased to state:

(a) the details of employees presently working on deputation basis in Korangi Fisheries Harbour Authority indicating, names of their parent departments, date of expiry of deputation period, details of their salaries and other perks and privileges; and

(b) whether it is a fact that some deputationists have been retained by the Authority beyond their deputation period, if so, reasons thereof?

Senator Syed Faisal Ali Subzwari: (a) Only GM (Finance & Internal Auditor), BPS-19 is working on deputation at Korangi Fisheries Harbour Authority from department of Auditor-General of Pakistan. He has been posted vide MoMA notification No.

2(6)/2004-Fish dated 17-08-2022 (Annex-I) in pursuant of Establishment Division Notification No. 1/284/2022-E-4 dated 03-08-2022 (Annex-II).

(b) It is stated that Mr. Asad Mahmood Usmani was working in KoFHA as General Manager (Finance & Internal Audit) on deputation basis beyond his tenure due to non availability of suitable candidate to perform the Account & Finance function in the department. Now he has been relieved from KoFHA from the post of GM (F&IA) with effect from 22-08-2022 (Annex-III). Mr. Nisar Ahmed Soomro, has taken the charge of GM (F&IA) on the deputation basis for three years w.e.f. 23-08-2022 (Annex-IV).

Annex-I

TO BE PUBLISHED IN THE PART-I IN THE NEXT ISSUE OF THE GAZETTE OF PAKISTAN

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF MARITIME AFFAIRS
******

Islamabad, the 17th August, 2022

NOTIFICATION

F. No.2(6)/2004-Fish. In pursuance of Establishment Division's Notification No. 1/284/2022-E-4, dated 3rd August, 2022 and consequent upon the approval of competent authority Mr. Nisar Ahmed Soomro, BS-19/PA&AS officer, Director (SSA), AGP Office, Islamabad is appointed as General Manager (BPS-19) (Finance & Internal Audit), in Korangi Fisheries Harbour Authority (KoFHA), Karachi on deputation basis for a period of three years on standard terms and condition with immediate effect and until further orders.

(Muhammad Farhan Khan)
Assistant Fisheries Development
Commissioner-II

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Karachi.

Copy to: -

1. Auditor General of Pakistan, **Islamabad**.
2. PS to Secretary, Ministry of Maritime Affairs, **Islamabad.**
3. General Manager, Korangi Fisheries Harbour Authority, **Karachi**.
4. Director General, Marine Fisheries Department, Karachi.
5. PS to Additional Secretary, Ministry of Maritime Affairs, **Islamabad.**
6. Director General, Ports & Shipping Wing, **Karachi**.
7. Principal Information Officer, PID Islamabad/Karachi.
8. The officer concerned.

(Muhammad Farhan Khan)
Assistant Fisheries Development
Commissioner-II

Annex-II

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE
OF THE GAZETTE OF PAKISTAN, PART-I.

No. 1/284/2022-E-4
GOVERNMENT OF PAKISTAN
CABINET SECRETARIAT
ESTABLISHMENT DIVISION
^^^^

Islamabad, the 3rd August, 2022

NOTIFICATION

Mr. Nisar Ahmed Soomro, a BS-19 officer of Pakistan Audit and Accounts Service (PA&AS), currently posted as Director (SSA), AGP Office, Islamabad is transferred and his services are placed at the disposal of Ministry of Maritime Affairs for further posting against equivalent post of BS-19 in Korangi Fisheries Harbour Authority (KoFHA), Karachi for a period of three (03) years on deputation basis on standard terms and conditions with immediate effect and until further orders.

(Majid Mohsin Panhwar)
Deputy Secretary to the
Government of Pakistan

The Manager,
Printing Corporation of
Pakistan Press,
Karachi.

Copy to:-

- The Secretary, Establishment Division, Islamabad.
- The Secretary, Ministry of Maritime Affairs, Islamabad.
- The Auditor General of Pakistan, Islamabad.
- The Managing Director, in Korangi Fisheries Harbour Authority (KoFHA), Karachi.
- The AGPR Islamabad.
- The Principal Information Officer, PID, Islamabad.
- The Additional Secretary/Joint Secretaries/Director (PD), DS (Coord), DS (CP-V) and RO (PD Wing), Establishment Division, Islamabad.
- The Programmer (IT Section), Establishment Division, Islamabad for uploading on official website.
- The officer concerned with the request to furnish a copy of charge assumption/relinquishment

(Falak Sher)
:tion Officer (E-4)
Tele-9103636

Annex-III

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF MARITIME AFFAIRS
08TH FLOOR, KOHSAR BLOCK, PAK
SECRETARIAT ISLAMABAD
******

F. No.2(6)/2004-Fish

Islamabad, the 22nd August, 2022

The Managing Director,
Korangi Fisheries Harbour Authority,
Karachi

Subject: **RELIEVING OF MR. ASAD MAHMOOD USMANI GENERAL MANAGER (FINANCE & INTERNAL AUDIT), BPS-19, KORANGI FISH HARBOR AUTHORITY (KoHFA) KARACHI**

I am directed to refer to the subject noted above and to state that Mr. Nisar Ahmed Soomro, BS-19/PA&AS officer, Director (SSA), AGP Office, Islamabad is appointed as General Manager (BPS-19) (Finance & Internal Audit), in Korangi Fisheries Harbour Authority (KoFHA), Karachi on deputation basis (**copy enclosed**).

2. In this regard, it is stated that to relieve Mr. Asad Mahmood Usmani, Audit Officer (BS-18) with immediate effect.

22/08/

(Muhammad Farhan Khan)
Assistant Fisheries Development
Commissioner-II

Copy to:

i) PS to Secretary, Ministry of Maritime Affairs, **Islamabad**.
ii) APS to Additional Secretary, Ministry of Maritime Affairs, **Islamabad**.
iii) Mr. Asad Mahmood Usmani, Audit Officer (BS-18), Korangi Fisheries Harbour Authority, **Karachi**.

TS 30603 22 25668

KORANGI FISHERIES HARBOUR AUTHORITY

Ministry of Maritime Affairs
Government of Pakistan

Tel: 35013311-2
Fax: 35015096
E-mail:korangiharbour@gmail.com

Korangi Fisheries Harbour Authority
Chashma Goth, Rehri, District Malir
P.O. Box # 15804
Karachi-75160 (Pakistan)

KoFHA/A/161/2022/456

Date 23-08-2022

Muhammad Farhan Khan,
AFDC-II,
Ministry of Maritime Affairs,
Government of Pakistan,
Islamabad.

Subject: - **POSTING OF MR. NISAR AHMED SOOMRO, BPS-19, PA&AS, AS GENERAL MANAGER (FINANCE & INTERNAL AUDIT), BPS-19 KORANGI FISHERIES HARBOUR AUTHORITY**

In pursuance of Establishment Division Notification No. 1/284/2022-E-4 dated August 03, 2022 and Ministry of Maritime Affairs Notification No. 2(6)/2004-Fish Dated 17th August, 2022, Mr. Nisar Ahmed Soomro, BPS-19 has assumed the charge for the post of General Manager (Finance & Internal Audit), BPS-19, Korangi Fisheries Harbour Authority on deputation, for a period of three years, on 23-08-2022.

2. A copy of the charge assumption report of Mr. Nisar Ahmed Soomro is enclosed herewith for information and further necessary action.

NAJAF ALI BALOCH
Manager (Administration)

Copy for information to:

1. The Director (Admin), AGP Office, Islamabad
2. PS to Secretary, MoMA, GoP, Islamabad

Annex-IV

Form. T. R.
(See Rule 44)

CERTIFICATE OF CHARGE

Certified that I have on this day assumed/relinquished charge of the post of General Manager (Finance & Internal Audit) in office of the Korangi Fisheries Harbour Authority.

Station: Karachi
Dated: 23-08-2022

Signature: _____
Name: NISAR AHMED SOOMRO

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

(Def.) *Question No. 54 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that overseas Pakistanis in the Gulf States have been facing a number of problems like difficulties in renewal of Iqamas, issue of lost passports, non-payment of salaries by their Kafeels etc. if so, the role being played by Pakistan embassies in Gulf states for resolution of the said issues of those Pakistanis?

Mr. Bilawal Bhutto Zardari: Several steps have been taken to improve consular and welfare services delivery to the Pakistani community by Pakistan Missions in the Gulf countries. A dedicated approach has been adopted to bring procedural improvement, organizational restructuring, and improvement in the net service delivery by Pakistan Missions. All issues are followed up with local governments which yield positive results for our community.

2. Pakistan missions in Kingdom of Saudi Arabia have automated Machine-Readable Passport Section where all passport related services are provided. On weekends, the Mission regularly sends Consular teams to Ministry's approved stations to provide Consular Services to Pakistani community. The Missions continue to take up cases of Haroob/ Expired Iqama with the Saudi authorities for their earliest processing. As regard non-payment of

remuneration/salaries by the sponsoring Kafeels/companies, the same are taken up with the local authorities. Khuli- Kachehri, zoom meetings, Face book live, 24/7 Facilitation Center, modern Queue Management System, and android application are other initiatives that have been launched to help to facilitate community members.

3. In the UAE, the Missions take up the matter with the host government as well as the concerned companies to resolve the problems of the community. In Bahrain Mission holds regular meetings with Ministry of Labour and Social Development for the issues such as nonpayment of salaries by the employer. Other initiatives launched by Pakistan Mission include inclusion of mandatory health and accidental coverage of Pakistani labour in the employment contract, creation of awareness amongst the Pakistani labour about the Wages Protection System, regular visits to labour campus in Bahrain, liaison with Labour Market Regulatory Authority and local police for recovery of dues and passports from the employer.

4. In Kuwait there is mechanism for change/renewal of sponsorship/Iqama through online digital system. The mission provides relevant information and where required legal assistance to Pakistani workers. The Embassy provides efficient Passport Services (New/Renewal) to community members. Effective legal assistance is provided to those Pakistani workers who report instances of non-payment of salaries.

5. In Oman whenever a case of non-renewal of visa is reported, the Mission contacts the sponsor for resolution of the issue. In case of any illegality, the applicant is referred to the concerned offices of the host government to file formal complaints against their sponsors. The embassy contacts the sponsor to resolve the issue of Non-Payment of Salaries of Pakistanis when reported. The Embassy also provides legal advice to the applicant about the legal fora which can be approached in case the sponsor refused to pay or delays the salaries.

6. In order to facilitate Pakistani workers in their immigration procedures, the government of Qatar has established Qatar visa centers in Pakistan. On arrival of Pakistani workers, the

Qatar government has made a digitalized system for conversion of their visas into Qatar ID/Iqamas by their sponsors / employers. The community welfare wing provides to Pakistani workers in making of their Qatar IDs / Iqamas by approaching their sponsors/ employers. There also exits a mechanism for change of sponsorship/Iqama through online digital system of the Ministry of Administrative Development, Labour & Social Affairs. Whenever complaints related to non-payment of salaries are received, the Mission initiates a process for amicable solution by approaching the employers. In case Kafeel/employer is not willing to cooperate then Pakistani workers are provided with relevant legal assistance.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے تو پوچھیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! میرا منسٹر صاحب سے سوال تھا کہ Middle East countries میں پاکستان کے جو لاکھوں لوگ ہیں۔ جو غریب، محنت کش اور مزدور ہیں ان کی کچھ Iqama کی problems ہیں کفیل کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں ان کو وہ پیسے نہیں دیتے ہیں۔ اس کے بارے میں سوال کیا تھا میں نے منسٹر صاحب سے مجھے جو جواب دیا ہے کہ Saudi Arab, Oman, Qatar, United Arab Emirates and Kuwait میں مختلف Consulates ہیں ان issues کو resolve کرنے کے لئے۔ لیکن منسٹر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ وہاں جو Embassies ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میری صرف اتنی عرض ہے کہ specific question کریں تاکہ Madam Sherry Rehman جو اس House کی دادی ہیں صحیح جواب دے سکیں آپ کو۔ ماحول کو ٹھیک بھی رکھنا چاہیے ابھی کافی گرما گرمی ہوئی تھی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جو غریب لوگ ہیں، جو labour class ہے ان کی embassy تک access نہیں ہے نمبر ایک۔ نمبر دو، یہ لکھا ہے کہ کفیل کی جانب سے عدم تعاون کی صورت میں پاکستانی محنت کشوں کو قانونی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ لاکھوں cases ایسے ہیں جن کو ایک ایک سال کام کرانے کے بعد پیسے نہیں ملتے تو کس قسم کا تعاون آپ کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Climate Change. Yes, Madam Sherry Rehman you will reply on behalf of Minister for Foreign Affairs.

سینیٹر شیری رحمٰن (وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی): آج مجھے ہی کہا گیا ہے اور چونکہ میں آپ کی دادی لگتی ہوں۔

جناب چیئرمین: میری بھی دادی اور House کی بھی دادی ہیں آپ۔

سینیٹر شیری رحمٰن: لیکن میری کوشش ہو گی کہ داداگیری نہ ہو۔ Honourable member کا بہت اہم سوال ہے کہ اس وقت مستقل مزاجی سے جاتے ہیں ہمارے لوگ ان کی کفالت کا کس طرح خیال کیا جاتا ہے؟ ان کی معاونت کون کرتا ہے؟ اصل میں ان کا سوال یہ ہی ہے کیوں تنگی صاحب؟ Foreign Affairs Ministry نے ہمیں جو جواب دیا ہے وہ اس حوالے سے ہے کہ Pakistani community کا established system ہوتا ہے اور ساری gulf states number one کوشش یہ ہوتی ہے کہ جب تک Foreign Affairs کے حوالے سے کوئی consulate میں پہنچے یا embassy میں پہنچے، اس Ministry کا تب ہی عمل دخل ہوتا ہے جب وہ کسی پریشانی، مصیبت، ان کے پاس پیسے ختم ہو گئے یا کوئی دکھ بیماری ہو تو اس صورت میں چیئرمین صاحب وہ وہاں آتے ہیں۔ اس سے پہلے ان کی زیادہ تر private contractor companies ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی companies ہیں اور Overseas Ministry, Employment Ministry ان کو regulate بھی کرتی ہے۔ وہ ان کے ذریعے جاتے ہیں ان کا private contract ہوتا ہے جب کوئی تکلیف ہوتی ہے تو Ministry of Foreign Affairs کی ہدایت ہے کہ فوری طور پر ان کی مدد کی جائے کیوں کہ پاکستانی شہری اس ملک کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں اور پہلا کام embassies کا یہ ہی ہوتا ہے کہ وہ تحفظ دیں۔ چونکہ ہمارا کوئی role نہیں ہے تو کوشش ہوتی ہے کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو community legal assistance کے through provide کی جائے۔ Pakistan community Welfare and Education fund established ہے اس کے ذریعے مدد فراہم کی جاتی ہے۔ کیوں کہ ہماری labour class اس میں بہت exposed and vulnerable ہوتی ہے ان کی سب سے زیادہ مدد کی جاتی

ہےاور اگر کوئی کورٹ کچہری کامسئلہ ہو تو legal assistance بھیprovide کی جاتی ہے، اس تک ان consulates کا exposure ہے۔ اس کے حوالے سے باقی جتنے نجی contracts ہیں کفالت شعاریoverseas private firms ہی کرتی ہیں۔

جناب چیئرمین: ہمارے کافی colleagues, Parliamentarians National Assembly سےSpecial Assistant to Prime Minister بھی بیٹھے ہیں۔left side پر بھی بیٹھے ہیں، رانا صاحب بھی آئے ہوئے ہیں welcome to the House. پہلے یاد نہیں رہا شور شرابا زیادہ تھا۔

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔ سینیٹر دنیش کمار۔

سینیٹر دنیش کمار: میں محترمہ سے یہ سوال کرنا چاہ رہا ہوں جو جواب دیا گیا ہے اس سے یہ لگتا ہے کہ جتنے بھی پاکستانی سفارت خانے ہیں وہ بیرون ملک پاکستانیوں کی مشکلات حل کرنے میں بہت زیادہactive ہیں مگر حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ وزیر صاحبہ آپ سے یہ سوال ہے جو شکایتیں آئیں ہیں، جوmedia پرcomplaints آتی ہیں specially Saudi Arabia, Dubai یا دوسرے ممالک میں کہ پاکستانیوں کے ساتھ ان کا رویہ اچھا نہیں ہوتا تو اس سلسلے میں آپ لوگوں کی جانب سے کوئی کارروائی کی گئی ہے ان کو کوئی سزائیں دیں گئی ہیں؟ سفارت خانوں میں کسی کو معطل کیا گیا ہے؟ اس بارے میں آپ کے پاس کوئی معلومات ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Climate Change.

سینیٹر شیری رحمٰن: جی بلکل آپ کا موزوں سوال ہے۔ دوسرے ممالک میں سزائیں دینا ہمارے لئے بالکلout of range ہوتی ہیں۔ اس ملک کےsovereign قوانینapply ہوتے ہیں۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ sovereign قوانین کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ جی آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

سینیٹر دنیش کمار: ہمارے جو پاکستان کے سفارتکار ہیں ان کی جانب سے کوئی اگر ہمارے پاکستانیوں کے ساتھ صحیح رویہ اختیار نہیں کیا جاتا تو ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے یا نہیں؟

سینیٹر شیری رحمٰن: میرے بھائی اگر کہیں بھی ایسا ہوا ہے تو اگر آپ اس کی case to case example دیں گے تو فوراً تنبیہ کی جائے گی لیکن ہماری نظر میں ایسا کچھ نہیں ہوا

ہے۔Expiredاقامہ کے casesہوتے ہیں، بہت ساروں کو کفالت کی ضرورت ہوتی ہے، اکثر و بیشتر وہ بغیر دیکھے contract signکرکے آتے ہیں، ہمارا labour exploit بھی ہوتا ہے، دل بھی دکھتا ہے۔ میں نے جیسا پہلے عرض کیا کہ جب وہ کسی مشکل میں ہوتے ہیں، ان کے اپنے کفیل کے ساتھ termsخراب ہو جاتے ہیں یا بیماری وغیرہ میں انہیں ادویات کی ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت Pakistani Mission health and accidental coverageفراہم کرتا ہےاور اسے یہ کرنا چاہیے۔Employment contractمیں یہ ضرور ہونا چاہیے کہ ہمارے لوگوں کو تحفظ فراہم ہو۔ میری نظر میں دو بڑی private companiesہیں جو پورے Gulfمیں یہ کام کرتی ہیں، ویسے تو Overseas Ministry انہیں regulateکرتی ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اسے Overseas Committeeمیں لے جائیں، وہاں پر کافی سوچ بچار ہو رہی ہے اور ہمیں آگے بھی کام کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اسے کمیٹی میں بھجوا دیتے ہیں۔ سینیٹر عرفان صدیقی صاحب، supplementary questionکیجئیے۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ نے بڑی تفصیل سے بتایا ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمیں اندازہ ہے کہ ہمارے کتنے پاکستانی Gulf Statesمیں prisonsمیں پڑے ہوئے ہیں، ہمارے پاس ان کے numbers ہیں، وہ کتنے عرصے سے وہاں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے بارے میں کیا کیا جارہا ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Climate Change.

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! Prisonsکو breakdownکرنے کے لیے کافی ممالک ہیں ۔ اس سلسلے میں آپ کو fresh questionڈالنا ہو گا، آپ کو Foreign Office listفراہم کردے گا۔ Prisonsکے حوالے سے کافی کام ہوتا ہے، 24/7 legal meeting and zoomکے ذریعے کام ہوتا ہے لیکن یہ ایک fluid situationہے، جس پر sovereignممالک کے قوانین applyہوتے ہیں، ہر ملک کے اپنے اپنے قوانین ہیں۔ جہاں تک prisoner listکا تعلق ہے تو ایک fresh questionڈال دیں، Foreign Officeآپ کو جواب دے دے گا۔

Mr. Chairman: Next Question No. 57, Senator Mushtaq Ahmed.

(Def.) *Question No. 57 **Senator Mushtaq Ahmed:** Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state that whether it is a fact that about 28% seats against admissions in public and private sector medical and dental colleges remained vacant and could not be filled for the year 2021-2022, if so, the reasons thereof and the steps taken by the Government to address the issue in future?

Mr. Abdul Qadir Patel: No, it is not a fact that 28% vacant seats against admissions in public and private sector medical and dental colleges remained vacant and could not be filled for the year 2021-2022. Only 6.68% seats remained vacant, the detail is annexed-A.

Annex-A

The information related to 28% vacant seats against admissions in public and private sector medical and dental colleges is incorrect. PMC concluded national admissions on 10th March, 2022 including the period granted under the Vacant Seat Policy of the Commission. Accordingly, total vacant seats as of 10th March, 2022 are 1389, which is 6.68% of the total allocated seats. National admissions status as of 10th March, 2022 is given below:

	Total Seats	Students Admitted	Vacant Seats	% Vacant
Public MBBS	8465	8247	218	2.58%
Private MBBS	8652	8455	197	2.28%
Public BDS	1217	1084	133	10.93%
Private BDS	2465	1624	841	34.12%
Total	**20,799**	**19,410**	**1389**	**6.68%**

It is pertinent to mention that Sindh Government issued a Notification allowing MDCAT failed students to be admitted to colleges in Sindh. The Sindh High Court on a Petition by the PMC declared these notifications void upholding the requirement of only MDCAT qualified students to be admitted to college. Eight Private Dental Colleges and Four Private Medical Colleges in Sindh primarily sought to take benefit of these notifications and attempted to admit a large number of MDCAT failed students. Due to this, a large part of the vacant seats in Sindh belong to these identified colleges. These have also skewed the national vacancy averages and for Sindh which would have otherwise matched the national averages. Details are given below:

Private Dental Colleges of Sindh with Highest Vacant Seats			
Sr.	**Name of College**	**Total Seats**	**Vacant Seats**
1	Altamash Institute of Dental Medicine	80	79
2	Baqai Dental College	75	71
3	Bhittai Dental & Medical College	80	76
4	Dental College Sir Syed College for Girls	50	46
5	Dental Section Liaquat College of Medicine & Dentistry	75	72
6	Fatima Jinnah Dental College	80	80
7	Isra Dental College	50	44
8	Muhammad Dental College	50	50
Total		**540**	**518**

Private Medical Colleges of Sindh with Highest Vacant Seats

Sr.	**Name of College**	**Total Seats**	**Vacant Seats**
1	Al-Tibri Medical College	100	29
2	Faculty of Medicine & Allied Medical Sciences - Isra University	150	67
3	Muhammad Medical College	100	28
4	Sir Syed College of Medical Sciences for Girls	100	24
Total		**450**	**148**

It is further informed that seats remaining vacant in each college, after review and hearings of all complaints received from students relating to admissions, shall be notified by the Authority on 1st April, 2022 where after, the Transfer Window as per PMC Medical and Dental Undergraduate Education (Admission, Curriculum and Conduct) Regulations, 2021 shall be open for 1st year transfers subject to respective University Rules.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Senator Mushtaq Ahmed.

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا ہے کہ پاکستان کے private and public medical colleges میں کتنی سیٹیں خالی رہ گئی ہیں۔جواب میں بتایا گیا ہے کہ 6.68% سیٹیں خالی رہ گئی ہیں، جن کی کل تعداد 1389 ہے، یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ انہوں نے بڑا دلچسپ جواب دیا ہے اور لکھا گیا ہے کہ

> "It is pertinent to mention that Sindh Government issued a Notification allowing MDCAT failed students to be admitted to colleges in Sindh."

مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ 1389 سیٹیں خالی رہ گئی ہیں، اس سے بچوں کا، خاندانوں کا اور قوم کا نقصان ہے۔ اس سلسلے میں سندھ حکومت کتنی ذمہ دار ہے، PMC کتنی ذمہ دار ہے اور ان ذمہ داروں کے تعین کے بعد ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for National Health Services.

جناب عبدالقادر پٹیل (وفاقی وزیر برائے صحت): جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب کا بڑا valid سوال ہے۔ اس پر ہر جگہ پر بحث ہو رہی ہے۔ 2020 میں ایک bill pass ہوا تھا جس میں PMDC کو PMC کر دیا گیا اور اس کے standards کچھ اس طرح set کیے گئے کہ اس میں چھوٹے صوبے والوں کا پیچھے رہ جانا ایک لازمی امر تھا، percentage اس طرح high رکھی گئیں کہ اگر کوئی پاکستانی جو Grammar or Oxford background پر نہ آ رہا ہو تو وہ admission نہیں لے سکتا تھا، ہمیں اس چیز کا اعتراف کرنا چاہیے۔ سیٹیں اسی وجہ سے خالی رہیں اور جب صوبوں میں سیٹیں خالی رہ گئیں تو PMC اور ان صوبوں کے درمیان negotiation ہوئی اور صوبوں نے کہا کہ ہم اپنی بات PMC سے منوالیں گے کہ اگر 55% پر یا 60% پر ختم کیا ہے تو 50% پر داخلہ دے دیں۔ صوبوں نے colleges کو ہدایات جاری کیں اور colleges نے یہ admissions صوبوں کی ضمانت پر کر لیے۔ لیکن PMC چھوٹے صوبوں کی بات ماننے کی بجائے کورٹ چلا گیا اور انہیں وہاں سے بھی نکلوا دیا، حالانکہ وہ کوئی duffer بچے نہیں تھے، سارے 45 ,44 سے اوپر percentage لانے والے بچے تھے۔ میں پہلے بھی آپ کے ایوان میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ 16 ہزار سے زیادہ بچے پاکستان سے باہر تعلیم حاصل کرنے کے لیے قازقستان اور چین چلے گئے۔ 50 ارب روپیا سالانہ پاکستان سے باہر منتقل ہو رہا ہے۔ اس سارے عمل کو درست کرنے کے لیے میں نے ایک چھوٹی سی کوشش کی، میں نے یہ التجا آپ سے بھی کی اور آج بھی عرض کر رہا ہوں کہ PMC کا bill زیر غور ہے، وہ کبھی ایک کمیٹی میں جاتا ہے، کبھی دوسری کمیٹی میں جاتا ہے، کبھی سوال اور کبھی جواب۔ جناب چیئرمین! یہ ایک قومی المیہ ہے، اڑھائی تین لاکھ بچوں کے مستقبل کا سوال ہے، پاکستان کی معیشت کا سوال ہے۔ میں آج بھی اس bill کے بارے میں expect کر رہا تھا، یہ کمیٹی سے تو نکل آیا ہے لیکن کمیٹی کی رپورٹ نہیں چھپ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ next Monday کو ہاؤس میں لے آئیں گے۔

جناب عبدالقادر پٹیل: اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے، اگر اسے passage کے لئے لگا دیں تو میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ Monday کو ہاؤس میں لے آئیں گے۔ جی مشتاق صاحب فرمائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا مجرموں یا غلطی کرنے والوں کا تعین کیا گیا اور ان کے خلاف کیا action لیا گیا؟ دوسری بات یہ ہے کہ جو جواب پٹیل صاحب نے دیا ہے اس میں انہوں نے یہ نہیں لکھا ہے کہ merit اگر 70% پر تھا تو اسے 65% پر کر دیں، انہوں نے جواب میں لکھا ہے MDCAT کے failed students، یہ نہیں ہے کہ low merit students, failed students کو داخلہ دیا گیا۔ Failed students کو کس بنیاد پر داخلہ دیا گیا؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for National Health Services.

جناب عبدالقادر پٹیل: جناب چیئرمین! میں معزز سینیٹر صاحب اور اس پورے ہاؤس کو convince کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ جسے فیل کہہ رہے ہیں وہ فیل نہیں ہے، ان کے معیار پر پورا نہیں اترے، انہیں 75% چاہیے تھے۔ میں نے تو وہ بات کی جو پبلک اور politician کی بات ہے۔ میں نے آپ کے سامنے صاف بات کی ہے، اگر میں بابوؤں کے لکھے ہوئے جوابات پر چلوں گا تو پھر ہم کہیں کے نہیں رہیں گے، میں وہ بات کروں گا جو ٹھیک بات ہے، بات یہ ہے کہ جسے یہ فیل کہہ رہے ہیں، وہ دراصل ان کی مقرر کردہ percentage کی حد سے نیچے تھے، جنہیں pass کرنا چاہا، انہیں pass کر دیا۔ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کس کو کیا سزا ملی تو جب جرم ہی معصوم ہو اور کرنے والا جابر ہو تو کیا ہم صوبے کو سزا دیں یا ان بچوں کو سزا دیں۔ ٹیسٹ کیسے لیا گیا، ٹیسٹ لینے والی کمپنیوں کو کس طرح ٹھیکے دیے گئے، اس کی سزا ہم نے خود نہیں دینی، ہم نے اداروں کو شکایات بھجوا دی ہیں، مجرمان کا تعین ہو جائے گا۔ میں پھر اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ میری اس سلسلے میں مدد کریں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر امام دین شوقین صاحب، سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر امام دین شوقین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے کہ سابقہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے یہ admissions رہ گئے تھے۔ میرا سوال ہے کہ MBBS اور BDS میں بڑا فرق ہے، تقریباً 34% بچے admission سے محروم رہ گئے۔ وزیر موصوف بتائیں گے کہ وہ آئندہ ایسی کون سی policies بنانے جا رہے ہیں کہ medical colleges کی جو خالی سیٹیں ہیں وہ fill ہو جائیں تاکہ ہمارے ملک کا زرمبادلہ اور جو ہمارے بچے باہر ممالک میں جا کر پڑھ رہے ہیں وہ یہاں پر پڑھ سکیں اور ان سیٹوں کی enhancement کے لیے کوئی کام ہو رہا ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for National Health Services.

جناب عبدالقادر پٹیل: جناب! آپ کا شکریہ۔ ان کا valid question ہے۔ اس میں honourable Senator کا جواب بھی دوبارہ address ہو جائے گا۔ جناب! آپ کے pass کردہ 2020 Act کے مطابق جو PMDC ابھی لٹکی ہوئی ہے، وہ بن نہیں پا رہی، وہ مکمل ایک خود مختار ادارہ ہے، I cannot direct them. ہم قانون تو بنا سکتے ہیں کہ اس طرح نہیں، اس طرح ہونا چاہیے، ہم ان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کی 70 percentage ہے تو آپ 40% کریں، وہ اس کی Body decide کرے گی۔

جناب! اب وزیراعظم کی منظوری سے Search Committee کے تحت ایک نئی body آئی ہے، میرے خیال میں آج ان کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس percentage کو کم کریں، مجھے جس کی امید ضرور ہے تاکہ پاکستانی بچوں کو زیادہ سے زیادہ accommodate کرنے کے قابل ہو جائیں۔ ہمارا آئندہ ارادہ ہے اور کوشش کریں کہ اگر PMDC bill pass ہو جاتا ہے پھر colleges میں standard کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اتنی گنجائش بڑھائی جائے تاکہ پاکستانی بچے اس میں accommodate ہو جائیں۔ آپ اگر اب تک کی بات کریں گے تو آپ Act دیکھ لیں تو دوسرے اداروں کی طرح 2020 میں سب اداروں کو مدر پدر آزاد کر دیا گیا ہے اور آج تک وہی قانون لاگو ہے۔ جناب! آپ کا شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Fawzia Arshad Sahiba.

(Def.) *Question No. 61 **Senator Fawzia Arshad:** Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state the details of steps taken by the Government to introduce single national curriculum in all educational institutions indicating the stage-wise implementation thereof?

Rana Tanveer Hussain: Keeping in view the prevailing apartheid in the society, curriculum reforms are being carried out. This curriculum is being implemented in three phases. The first phase for Grades Pre 1-5 has been implemented in Islamabad Capital Territory, Punjab, Khyber Pakhtunkhwa, and Gilgit-Baltistan from Academic Year 2021. In Balochistan and Azad Jammu & Kashmir, implementation started from the Academic year 2022.

In the second phase, the curriculum for Grades 6 to 8 has been developed and finalized with contribution of all the federating units, private sector, deeni madaris and religious minorities. Implementation of this curriculum has been started from Academic Year 2022 while SNC for Grades 9 to 12 will be completed in Academic Year 2023.

Following are the core steps taken by the government for introduction of the curriculum reforms.

(i) Reconstitution of National Curriculum Council.
(ii) Multiple meetings of the stakeholders including public, private sector and religious schools.
(iii) Workshops on SDGs, Life Skills Based Education, Critical Thinking etc.
(iv) Workshops in all federating units.
(v) Policy dialogues in all the federating units.
(vi) Engagement of Madaris Boards (Wafaqs and Tanzimat) for consensus on Islamiyat curriculum.
(vii) Engagement with the representatives of different faith groups for development of curriculum and textbooks on Christianity, Hinduism, Sikhism, Bahai, Kalasha, Zoroastrianism, and Budhism.
(viii) Development of quality model textbooks to be shared with the federating units free of cost.

(ix) Development of teacher training modules to ensure effective teacher training across Pakistan.
(x) National level conferences.
(xi) Inter Provincial Curriculum Workshops on standards and textbooks.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: انہوں نے ہمیں جو ساری information دی ہے، انہوں نے اس میں 3 phases کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد انہوں نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں کہ حکومت اس curriculum reforms کو introduce بھی کر رہی ہے۔ انہوں نے بڑی بڑی باتیں لکھ دی ہیں، at around eleven topics, they have mentioned many things. اس میں جو 8 point ہے، it says development of quality model text books to be shared with the federating units free of cost. جناب! یہاں پر جو کتابیں ہیں، ان کو review کیا جا رہا ہے اور ان کی publishing ابھی تک پوری نہیں ہوئی اور وہاں کے بچوں کا 2022 کا session شروع ہو گیا ہے۔ میں نے وہاں پر survey کیا ہے اور مجھے جو معلومات ملی ہیں کہ وہاں پر کتابیں مہیا نہیں کی گئیں جس کی وجہ سے بچوں کا بہت حرج ہو رہا ہے۔ یہ کتابیں کب تک publish ہو جائیں گی اور text books کی چھپائی اتنی دھیمی ہے کہ پڑھا بھی نہیں جا رہا اور تصویر کے اوپر تصویر آئی ہوئی ہے۔ براہ مہربانی آپ ان ساری باتوں کو مد نظر رکھ کر quality text books بنائیں۔

Mr. Chairman: Good suggestions. Yes, honourable Minister for Federal Education.

رانا تنویر حسین (وزیر برائے وفاقی تعلیم، پروفیشنل ٹریننگ، نیشنل ہیری ٹیج اور کلچر): جناب! یہ ضمنی سوال نہیں تھا بلکہ تقریر تھی۔

جناب چیئرمین: اس لیے میں نے suggestions کہہ دیا تھا۔

رانا تنویر حسین: جناب! اچھا ٹھیک ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ books available ہیں، اگر کسی جگہ پر نہیں ہیں تو مجھے بتا دیں لیکن National Book Foundation کے پاس بھی available ہیں۔ ہم نے private طور پر بھی کہہ دیا ہے کہ آپ ان کو print کر

سکتے ہیں تو وہ print کر رہے ہیں۔ کوئی specific بات ہے تو آپ مجھے بتا دیں، we will make available to that school or institution جو بھی ہے۔

جناب! اگر کوئی quality کا مسئلہ ہے تو آپ مجھے بتا دیں، یہ general بات نہ کریں کہ quality بہتر نہیں ہے، ان کے پاس شکایت آئی ہے لیکن میرے پاس Ministry میں کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ البتہ ہم اس کو پنجاب میں نہیں کر سکے، اس لیے کہ جن دنوں میں 2nd phase approve کرنا تھا، اس وقت کوئی Cabinet نہیں تھی، ایک مہینہ وہ issue رہا کیونکہ Cabinet سے approval چاہیے تھی۔ انہوں نے ہم سے کہا کہ اس سال پرانا ہی کر لیتے ہیں، اس phase کو اگلے سال سے execute کر دیں گے۔ وہ بھی اگلے سال ہو جائے گا لیکن Federal area, سندھ اور ہر جگہ پر available ہیں، ان کو کوئی خاص quality کا issue ہے تو یہ مجھے لکھ کر بھی دے دیں، میں اس کی inquiry بھی کرا لیتا ہوں اور جہاں پر books available نہیں ہیں تو وہاں پر books available ہو جائیں گی۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Danesh Kumar Sahib, supplementary please.

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ عیسائیت، ہندوازم، سکھ ازم، کیلاش، آتش پرست، بہائی اور بدھ مت سے وابستہ گروہوں سے نصابی اور نصابی کتب کے تشکیل دینے کے سلسلے میں مشاورت کی گئی۔ جناب! میں آپ سے وثوق سے کہتا ہوں کہ ہمارے 10 MNAs اور یہاں پر 5 Senators اقلیت سے ہیں، ہم سے کوئی مشاورت نہیں کی گئی۔ انہوں نے paid قسم کے پادری اور پنڈت رکھے ہوئے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ہم اقلیتوں سے کوئی چیز بھی نہیں پوچھی جاتی۔ جناب! اقلیتی امور کا محکمہ بھی ایک مولوی کو دیا گیا ہے، اب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم کیا کریں، ہم سے کوئی چیز پوچھی ہی نہیں جاتی۔ میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سچ ہے کہ ہم سے کچھ پوچھا کیا گیا ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education.

رانا تنویر حسین: میں حیران ہوں کہ بجائے اس کے کہ یہ appreciate کریں، میرا خیال ہے اس طرف bench پر بیٹھے ہوئے ہیں، شاید اس کی problem ہے کیونکہ وہاں پر genes ہی ایسے ہوتے ہیں۔

(مداخلت)

رانا تنویر حسین: آپ بیٹھیں اور پہلے میرا جواب سن لیں۔ میں جواب دے رہا ہوں، آپ نے بات کر لی ہے اور آپ نے مولوی صاحب کا بھی کہا ہے، وہاں پر کوئی نہیں بولا تو آپ میرا جواب سنیں۔ جناب! ان کو چپ کرائیں۔

جناب چیئرمین: جی رانا صاحب! آپ بات کریں۔ دنیش صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ وزیر صاحب کی بات سن لیں۔

رانا تنویر حسین: آپ بیٹھ کر جواب سنیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ جواب دیں۔ چلیں معذرت ہو گئی ہے، اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی سمجھ گئے ہیں، معذرت ہو گئی ہے، اب آپ بیٹھ جائیں۔ جی رانا صاحب۔

رانا تنویر حسین: کوئی معذرت نہیں ہے، نئیں جی ایوں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں معذرت ہو گئی ہے۔ جی رانا صاحب! آپ بات کریں۔

رانا تنویر حسین: میں اس طرح شور میں جواب نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین: ابڑو صاحب! براہ مہربانی ان کو جواب دینے دیں، بات ہو گئی ہے، آپ کا شکریہ۔

رانا تنویر حسین: جناب! پہلے ان کو چپ کرائیں۔

جناب چیئرمین: آپ براہ مہربانی جواب سنیں۔

رانا تنویر حسین: جناب چیئرمین! اگر دادا گیری ہم پر چلتی ہے تو ادھر بھی تھوڑی سی چلا لیں۔

جناب چیئرمین: حکومت پر چل جاتی ہے، Opposition مشکل کام ہوتا ہے۔ آپ بات کریں۔

رانا تنویر حسین: تو پھر حکومت جواب نہیں دے گی۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جتنی minorities ہیں، ہم نے ان کو پہلے option دیا ہے کہ آپ اس میں جا سکتے ہیں جو پہلے نہیں تھا، ہم نے یہ آ کر کیا ہے کہ ان کی جو text book ہے، اس میں یہ کیا ہے، ہمارے جتنے کرسچن اور ہندو بھائی ہیں اور جتنے ہیں، ہم نے ان کے لیے کیا ہے، وہ اپنے مذہب کے مطابق پڑھ سکتے ہیں، میں ان کو بتا رہا ہوں کہ پہلے نہیں تھا۔

جناب! باقی یہ بات ہے کہ ہم نے ان سے consult نہیں کیا، اگر ان کو اتنا احساس تھا کیونکہ یہ اس community کے representative ہیں تو ہمارے پاس آتے، ہمارے پاس یہ چیزیں چلتی رہتی ہیں۔

Mr. Chairman: Next supplementary, yes Senator Muhammad Azam Khan Swati Sahib.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ جس objective کے لیے اس curriculum کو 3 phases میں تقسیم کیا گیا تھا، اس کے objective achieve ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education.

رانا تنویر حسین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ میں بتاتا ہوں کہ ہم اس کو 2017 میں لائے تھے، ہم National single curriculum پر گئے تھے، انہوں نے آگے آ کر اس کو بڑھایا۔ ہم نے اس کو زیادہ productive اور ایک قسم کا result oriented کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے میں نے اس میں جو changes کی ہیں، اس میں چاروں صوبے on board ہیں۔ سندھ حکومت نے پچھلے چار سال میں sign نہیں کئے تھے، وہ ابھی document sign کر رہے ہیں اور ایک joint press conference بھی کر رہے ہیں، اس حکومت کی یہ ایک بہت بڑی achievement ہے کہ

ایک national approach کو own کیا گیا ہے اور ہمارے اس concept کو سارے accept کر رہے ہیں۔

جناب! باقی achievement کی بات ہے، ہم نے اس کو بہت زیادہ refine کیا ہے اور reform کیا ہے، اس کو سارے adopt کر رہے ہیں اور اس کے results بہتر آ رہے ہیں۔ پہلے single national curriculum تھا، اس کو single سے delete کیا ہے اور اس کو onward notify کیا ہے، یہ national curriculum ہو گا نہ کہ single national curriculum ہے۔ یہ لمبی بات ہو جائے گی کہ single کیوں کیا گیا، single نہیں ہو سکتا، ہمارے cultures مختلف ہیں، ہمارے بہت سارے طبقات مختلف ہیں، ہماری بہت ساری languages مختلف ہیں، ہماری education میں approaches مختلف ہیں لیکن minimum standard کئے گئے ہیں۔ کوئی higher side پر جتنا جا سکتا ہے، وہ جائے۔ پہلے یہ تھا کہ وہ نیچے سے اوپر لانے کی بجائے اوپر سے نیچے لا رہے تھے۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ نیچے والے اوپر جائیں گے اور ان شاء اللہ تعلیم کا standard بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سید محمد صابر شاہ صاحب، ضمنی سوال۔

سینیٹر سید محمد صابر شاہ: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جواب میں لکھا گیا ہے کہ دوسرے مرحلے میں گریڈ 6 تا 8 کا نصاب ترتیب دے کر اسے تمام وفاقی اکائیوں، نجی شعبے، دینی مدارس اور مذہبی اقلیتوں کے ساتھ مشاورت کر کے حتمی شکل دی گئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اور ہمیں اپنے تعلیمی نظام کے اندر اسلام کو جگہ دینی پڑے گی جہاں ہمارے بچوں کو دینی تعلیم ملے۔ دوسری بات جو میں کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ کے سرکاری اور پرائیویٹ سکول ہیں جو عصری تعلیم دے رہے ہیں لیکن دوسری طرف میرے پاس figures تو نہیں ہیں لیکن اتنے ہی مدارس ہیں جو ہر محلے میں ہیں، ہر شہر میں ہیں، بڑے بڑے مدارس ہیں جہاں دینی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اب دینی تعلیم اور عصری تعلیم بالکل opposite direction کی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ کا specific question کیا ہے؟

سینیٹر سید محمد صابر شاہ: میرا specific question یہ ہے کہ حکومت نے کیا کوئی ایسا نصاب ترتیب دیا ہے کہ جو بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ بچے عصری تعلیم بھی حاصل کریں اور ان کے لیے کوئی ایسا نصاب ترتیب دیا گیا ہے جسے ہم مدارس کے اندر بھی جاری رکھ سکیں؟

جناب چیئرمین: معزز وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

رانا تنویر حسین: جی بالکل ایک Madrasa Reform Authority ہے جسے ایک Major General صاحب head کر رہے ہیں اور اس کی رجسٹریشن کے لیے ہم نے کچھ incentives دیے ہیں اور لگ بھگ 11000 کے قریب مدارس کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ یہ جو عصری تعلیم کی بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ دینی تعلیم ہی اصلی ہے لیکن ہم جسے traditional or formal education سمجھتے ہیں وہ ہم نے وہاں پر introduce کی ہے۔ ہمارے پاس جو رجسٹریشن ہو رہی ہے اس میں ہم کہتے ہیں کہ بچے دوسری سوسائٹی میں جا کر پڑھ سکیں اس میں سائنس اور mathematics کو لازمی قرار دے دیا ہے، یہ ہم نے دینی مدارس میں introduce کیا ہے جن مدارس کی ہمارے پاس رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ اب ایک ایک کر کے رجسٹریشن ہو رہی ہے اور ان شاءاللہ سب کی رجسٹریشن ہو جائے گی اور ہم سب کو اس ambit میں لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

(Def.) *Question No. 64 **Senator Danesh Kumar:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of Pakistan embassies, consulates and missions presently working abroad; and

(b) the grade-wise detail of each staff including ambassadors and consular working therein with the break-up having Baluchistan domicile and belonging to minorities?

Mr. Bilawal Bhutto Zardari: a. The total number of operational Pakistan Missions abroad is 122.

b. (i) Currently twenty five (25) officers belonging to Balochistan quota are working in the Ministry of Foreign Affairs. Out of which fifteen (15) are currently

posted at Pakistan Missions abroad including two (02) Language Trainees (Annex). Break-up is as under:

BPS-22	-	01
BPS-21	-	01
BPS-20	-	01
BPS-19	-	04
BPS-18	-	06
BPS-17 (LT) -	-	02

(ii) As per record, seven (07) officers belonging to minorities are working at the Ministry of Foreign Affairs. Out of which six (03) are posted in Pakistan Missions abroad including one (01) Language Trainee (Annex-**B**).

The requisite information in respect of officials from BS-1-16 is as under:

a. (i) Currently twenty nine (29) officials belonging to Balochistan quota are working at Pakistan Missions abroad (Annex-**C**). Break-up is as under:

BPS-17	-	01
BPS-16	-	11
BPS-15	-	05
BPS-14	-	01
BPS-09	-	08
BPS-05	-	02
BPS-01	-	01

(ii) As per record, Seventeen (17) officials belonging to minorities are currently working at Pakistan Missions abroad (Annex-**D**).

Annex-A

LIST OF OFFICERS AT PAKISTAN MISSIONS ABROAD BELONGS TO BALOCHISTAN QUOTA

Sr. No.	Name of the Officer	BPS	Post/Designation	Deployment
1	Moin ul Haque	22	Ambassador	Beijing
2	Sajid Bilal	21	Ambassador	Cairo
3	Muhammad Khalid Jamali	20	Ambassador	Prague
4	Fareha Bugti	19	Counsellor	Washington
5	Muhammad Sheryar Khan	19	Counsellor	Sydney
6	Sheraz Ali	19	Counsellor	Vienna
7	Ghulam Haider	19	Counsellor	Kuala Lumpur
8	Jehanzeb Khan	18	First Secretary	Dhaka
9	Habib Munir Baloch	18	First Secretary	Beijing, SCO Sectt.
10	Fatima Hamdia Tanweer	18	First Secretary	The Hague
11	Mariam Bugti	18	Second Secretary	Dubai
12	Abdul Bari	18	Second Secretary	Kabul
13	Khayal Muhammad	18	Second Secretary	Dakar
14	Agha Hunain Abbas Khan	17	Language Trainee	Beijing
15	Joshua Arthur	17	Language Trainee	Moscow

Annex-B

LIST OF OFFICERS AT PAKISTAN MISSIONS ABROAD BELONGS TO MINORITY QUOTA

Sr. No.	Name of the Officer	BPS	Religion	Post/Designation	Deployment
1.	Mr. Marwan Alex Ayyash	19	Christian	Director	Research
2.	Mr. Giyan Chand	19	Hindu	Counsellor	Dubai
3.	Mr. Roshan Lal	18	Hindu	Second Secretary	Abu Dhabi
4.	Mr. Jetha Nand	17	Hindu	Assistant Director	Afg-I
5.	Mr. Imad Naseem	17	Christian	Assistant Director	SCO-II
6.	Mr. Joshua Arthur	17	Christian	Language Trainee	Moscow
7.	Ms. Rabail Kennedy	17	Christian	Assistant Director	Spokesperson

Annex-C

LIST OF OFFICIALS AT PAKISTAN MISSIONS ABROAD BELONGS TO BALOCHISTAN QUOTA

S. No.	Name	Designation	BPS	Balochistan/ Minority	Place of Posting
1.	Abdul Ghaffar Ansari	Superintendent	BS-17	Balochistan	Parep Beijing
2.	Mohammad Salman	Assistant/ Accountant	BS-16	Balochistan	Parep Addis Ababa
3.	Ms. Ayesha Nasreen	Assistant/ Accountant	BS-16	Balochistan	Parep Tokyo
4.	Muhammad Umair	Assistant/ Accountant	BS-16	Balochistan	Parep New York (CG)
5.	Sohail Ahmed	Assistant/ Accountant	BS-16	Balochistan	Pahic Abuja
6.	Syed Muhammad Ismail	APS	BS-16	Balochistan	Geneva
7.	Abdul Qadir Khetran	APS	BS-16	Balochistan	Tehran
8.	Zakir Hussain	APS	BS-16	Balochistan	Oslo
9.	Imran Ahmed	APS	BS-16	Balochistan	Chengdu
10.	Abdul Razaq Ansari	APS	BS-16	Balochistan	Moscow
11.	Muhammad Qasim	APS	BS-16	Balochistan	Abu Dhabi
12.	Syed Muhammad Ismail	APS	BS-16	Balochistan	Havana
13.	Muhammad Kashif Khan	Cypher Assistant	BS-15	Balochistan	Paris
14.	Muhammad Asim Raza	Cypher Assistant	BS-15	Balochistan	The Hague
15.	Muhammad Irfan Khan	Cypher Assistant	BS-15	Balochistan	New York (UN)
16.	Muhammad Naseem Baig	Cypher Assistant	BS-15	Balochistan	Seoul
17.	Saeed Ahmed	Cypher Assistant	BS-15	Balochistan	Bucharest
18.	Haider Ali	Stenotypist	BS-14	Balochistan	SAARC Sectt., Kathmandu
19.	Muhammad Adnan	LDC	BS-09	Balochistan	Canberra
20.	Shahid Shakeel	LDC	BS-09	Balochistan	London
21.	Arif Ullah	LDC	BS-09	Balochistan	London
22.	Asad Ali	LDC	BS-09	Balochistan	Sofia
23.	Syed Taimur Ashfaq	LDC	BS-09	Balochistan	London
24.	Shahid Shamoun	LDC	BS-09	Balochistan	Washington
25.	Arif Hussain	LDC	BS-09	Balochistan	Jeddah
26.	Ahmed Hussain	LDC	BS-09	Balochistan	Jeddah
27.	Jaffar Hussain Shah	Driver	BS-05	Balochistan	Baku
28.	Allah Waraya	Driver	BS-05	Balochistan	Doha
29.	Attaullah	Naib Qasid	BS-01	Balochistan	Colombo

Annex-D

LIST OF OFFICIALS AT PAKISTAN MISSIONS ABROAD BELONGS TO MINORITY QUOTA

S. No.	Name	Designation	BPS	Minority	Place of Posting
1.	Waseem Bhatti	Assistant/ Accountant	BS-16	Minority	Parep Tripoli
2.	Arif Gulzar	Assistant/ Accountant	BS-16	Minority	Parepun Geneva
3.	Sosheel Arif	Assistant/ Accountant	BS-16	Minority	Parep Havana
4.	Kanwal Sunil	Assistant/ Accountant	BS-16	Minority	Pahic Accra
5.	Irfan Rafaqat	Assistant	BS-16	Minority	Parep Dublin
6.	Imran Yousaf	Driver	BS-06	Balochistan/ Minorities	Bucharest
7.	Fayyaz Bhatti	Driver	BS-05	Minorities	London
8.	Aslam Masih	Sanitary Worker	BS-03	Minorities	New Delhi
9.	Ilyas Masih	Sanitary Worker	BS-03	Minorities	Oslo
10.	Gulfraz Khalid	Sanitary Worker	BS-02	Minorities	Kabul
11.	Javed Masih	Sanitary Worker	BS-02	Minorities	London
12.	Asif Masih	Sanitary Worker	BS-02	Minorities	Abu Dhabi
13.	Shahzad Masih	Naib Qasid	BS-02	Minorities	Copenhagen
14.	Shahbaz Masih	Naib Qasid	BS-02	Minorities	London
15.	Michael Jackson	Naib Qasid	BS-01	Minorities	Dakar
16.	Imran Masih	Naib Qasid	BS-01	Minorities	Pretoria
17.	Waqar Binyameen	Naib Qasid	BS-01	Minorities	Washington

****

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! پہلے تو میرے سوال کا مکمل جواب ہی نہیں دیا گیا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ اس وقت پاکستان کے سفارت خانوں، قونصلیٹس اور مشنز کی تعداد کیا ہے اور ہر سفارت خانے، قونصلیٹ اور مشن میں سفیروں اور قونصلروں سمیت کام پر مامور عملے کی گریڈوار تعداد کیا ہے۔ میرے سوال کے جواب میں گریڈوار تعداد بھی نہیں بتائی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ 122 ہے لیکن اس میں کتنا عملہ تعینات ہے اس کا جواب نہیں دیا ہے، اس لیے یہ ادھورا جواب ہے۔ دوسرا میں نے آگے پوچھا کہ ان میں سے بلوچستان کا ڈومیسائل رکھنے والے اور اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی تعداد کیا ہے؟ جناب عالیٰ! یقین جانیں اگر چلو بھر پانی ہوتا تو میں اس میں ڈوب مرتا۔ جناب چیئرمین! 122 سفارت خانے ہیں، آپ مجھے بولنے دیں، میرا دل جل رہا ہے۔ 122 سفارت خانوں میں ٹوٹل 17 اقلیتوں کے افسران اور وہ بھی 19 گریڈ کے دو افسران ہیں۔ جناب یہ میرے لیے شرم کا مقام ہے، جب میں بیرون ملک جا کر پاکستان کی نمائندگی کرتا ہوں تو وہ میرے

منہ پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کے پاس اقلیتی لوگ نہیں ہیں جو پاکستان کے بیرون ملک سفارت خانوں میں جا کر کام کر سکیں۔ یہ میرے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ صرف دو افسران ہیں وہ بھی 19 گریڈ کے ہیں اور lower grade کے ٹوٹل 17 افسران ہیں جن میں سے 06 بھنگیوں کی posts ہمیں بیرون ملک دی گئی ہیں۔ جناب یہ اقلیتوں کے ساتھ مذاق ہے، یہ پاکستان کے جھنڈے میں سفید رنگ کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ special committee بنائیں تاکہ یہ پتا لگے کہ ہمارے ساتھ یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ جواب تو سنیں۔ معزز وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی۔ آپ تشریف رکھیں، سوال کا جواب تو دینے دیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن (وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی): فاضل سینیٹر صاحب کے جذبات کا بہت احترام کرتے ہوئے، آپ جن جذبات کا اظہار کر رہے ہیں وہ اقلیت کے حوالے سے پوری ریاست میں، پورے ملک میں، ہر صوبے میں اور اس کی جہاں جہاں نمائندگی ہوتی ہے اس میں موذوں نمائندگی ضروری ہے۔ آپ نے کوٹا اور گریڈ کے حوالے سے جو کہا اس کا بالکل احترام ہوتا ہے اور کرنا بھی چاہیے۔ شاید آپ کو تفصیل نہیں ملی ہے لیکن یہاں 17 officers/ officials کی بات کی گئی ہے۔ وہ جتنے بھی لوگ ہیں یہ Foreign Office کی صوابدید نہیں ہے، یہ سارے Federal Public Service Commission کے ذریعے آتے ہیں، ان کے کوٹے ہیں، ان کی سفارشات ہیں اور ان کی verification ہوتی ہے جو امتحان کے ذریعے آتے ہیں۔ اب جو candidates آ رہے ہیں، جس گریڈ میں آ رہے ہیں، چاہے وہ خواتین کا کوٹا ہو، disability quota ہو، اقلیتوں کا کوٹا ہو، ایک inclusive ریاست ہمیشہ اپنے کمزور طبقے کے اراکین کو پہلے ضرور موقع دیتی ہے اور یہ موقع دینے کے حوالے سے ہی یہ postings کی تھیں۔ آپ نے جو پوچھا Parep Tripoli, Parepvn Geneva, Parep Havana, Pahic Accra, یہاں سب grade-16 کے ہیں، Parep Dublin and Bucharest میں grade-6 ہیں۔ دیکھیں ہر جگہ بڑے بڑے Missions نہیں ہیں، کہیں کہیں، چار چار officials ہوتے ہیں، جہاں بڑے Missions ہیں وہاں آپ دیکھ رہے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سن لیں پھر ہم اس کا حل نکالتے ہیں۔ میں یہاں تو فیصلہ نہیں کر سکوں گا کہ ان کو appoint کر دیں۔ براہ مہربانی تھوڑا سا صبر کریں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: آپ کی برہمی سر آنکھوں پر ہے لیکن آپ اس میں جو بھی چاہ رہے ہیں یہ Public Service Commission سے جس کوٹے میں جس گریڈ میں آتے ہیں انہیں پہلے پوزیشن دی جاتی ہے۔ خواتین کے ساتھ بھی ایسے ہی ہے، یہ existing quotas ہیں، جہاں جہاں وہ qualify کرتے ہیں، آپ کا کوئی candidate ہو تو بتا دیں، بلکہ ہمیں تو ڈھونڈنا پڑتا ہے کہ یہ posts کس طرح سے پر کی جائیں۔ اکثر و بیشتر یہ ہو رہا ہے اور یہ صرف Foreign Office نہیں بلکہ یہ ہر وزارت میں ہو رہا ہے۔ ہم بھی اس دن ڈھونڈ رہے تھے کہ ہمیں دو صوبوں سے representation چاہیے، تین تین ماہ سے Commissions رکے رہے ہیں تاکہ ہم موذوں طور پر نمائندگی دے سکیں لیکن qualification ایک گریڈ میں ایک معیار کے مطابق دیں۔ ہم اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارے بلوچستان کے بہن بھائی اس وقت بھی پسماندگی کا شکار ہیں اور ہمیں ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیے کہ خاص طور پر minorities کو دیکھیں ہم آپ کو بھی minorities نہیں سمجھتے ہیں یہ لفظ ہی افسوس ناک ہے، آپ non-Muslim Pakistani ہیں، آپ کا رتبہ ہم سے بڑھ کر ہونا چاہیے اور یہ قائداعظم کا پاکستان ہے جہاں کہا گیا تھا کہ ہر پاکستانی شہری برابری کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قول اور فعل کے مطابق یہ کام کیے گئے ہیں، اب آپ ضرور کسی candidate کو لے آئیں جو Federal Public Service Commission کا امتحان پاس کر چکا ہے، جس گریڈ میں آ سکے، آپ کو پتا ہے کہ bureaucratic promotions, procedures اور منتقلی کیسے ہوتی ہے۔ سنجرانی صاحب اس بابت آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ کس طرح کسی کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہاں میں آپ کو گریڈ 16 کی تفصیل دے دیتی ہوں جو بہت سے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہم اس پر کمیٹی میں discussion کروا لیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں اس بابت Leader of the House کوئی وضاحت دینا چاہتے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! سینیٹر دنیش کمار اور باقی دوستوں کے لیے ایک اچھی خبر یہ ہے کہ ہم نے Establishment Division کے ساتھ مل کر Ministry of

Law and Justice نے ایک قانون تیار کیا ہے کہ جو seats quota کی ہیں اور کسی وجہ سے وہ CSS examination میں fill نہیں ہو سکیں، سندھ interior سے، بلوچستان سے، south Punjab سے، خواتین کا کوٹا ہے، even ہمارے non-Muslim بھائی بہنیں ہیں ان کا کوٹا ہے وہ as a special examination, as a special case approve ہوا ہے، اس پر بہت جلد قانون سازی ہو کر ان شاء اللہ العزیز مستقبل قریب میں ایک special امتحان لیا جا رہا ہے تاکہ وہ تمام آسامیاں جو lapse کر رہی تھیں کہ اس پر candidates required marks لے کر نہیں آ سکے تھے تو وہ تمام candidates جو پہلے بھی امتحان دے چکے ہیں، one time opportunity دی جا رہی ہے کہ وہ آپس میں compete کر لیں، ان شاء اللہ العزیز آپ کی seats fill ہو جائیں گی۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! کیا چوکیداروں اور ڈرائیوروں کی بھی Public Service Commission کے ذریعے بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ جونیئر کلرک بھی بھرتی نہیں ہوئے ہیں۔ یہی تو میں رونا رو رہا ہوں۔ میں اس لیے تو کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: دنیش صاحب! ایک کام کرتے ہیں۔ میں آپ کا مسئلہ سمجھ گیا ہوں۔ اس کو کمیٹی میں لے جا کر community کا پورا کوٹا وہاں پر نکال لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: جی ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Naseema Ehsan Sahiba, supplementary?

سینیٹر نسیمہ احسان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں ضمنی سوال سے پہلے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب نے جو فرمایا کہ چپ بیٹھئے۔ جناب چیئرمین! کامیابی ہمیشہ عاجزی میں ہوتی ہے اور تکبر سے کامیابی نہیں ملتی بلکہ بربادی ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین! ویسے تو دنیش کمار صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی ہے۔ بیرون ملک operational missions میں پاکستانیوں کی کل تعداد 122 ہے۔ ان 122 میں سے بلوچستان کے گریڈ 22 میں ایک، گریڈ 21 میں ایک، گریڈ 20 میں ایک، گریڈ 19 میں چار، گریڈ 18 میں چھ اور گریڈ 17 میں دو افسران کام کر رہے ہیں۔ یہ کل 15 افسران بنتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اگر کوٹے کے حساب سے لیا جائے تو بلوچستان کا 6 فیصد کوٹا بنتا ہے۔ 6 فیصد کوٹے کے حساب سے گریڈ 22 میں 8 بندوں کو ہونا چاہیے لیکن یہاں پر

صرف ایک بندہ تعینات ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو پندرہ لوگوں کا تعلق بلوچستان سے ہے ان میں بھی زیادہ تر لوگوں کا تعلق بلوچستان سے نہیں ہے بلکہ انہوں نے جعلی ڈومیسائل بلوچستان کا بنایا ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! اس کو کمیٹی میں بھجوادیں تاکہ اس کی تحقیقات ہو جائیں۔ آپ کو یہی لگ رہا ہے کہ بلوچستان میں قابل بندے نہیں ہیں یا بلوچستان کے لوگ پڑھے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت بھی ناسا میں جو سب سے کم عمر scientist ہے وہ بھی بلوچستان سے تعلق رکھتا ہے۔ بلوچستان میں وہ مکران سے تعلق رکھتا ہے۔ مکران میں وہ تربت سے تعلق رکھتا ہے جو میرا حلقہ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ آرجان نامی بندہ ہے۔ بلوچستان کے لوگ کھجور اور مچھلی کھاتے ہیں۔ ان کا IQ level بڑا زبردست ہوتا ہے۔ وہ آپ کے بھی علم میں ہے۔ بلوچستان والوں کے ساتھ یہ ناانصافی کیوں ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی میں بجھوادیا جائے تاکہ اس کی تحقیقات ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: بھیج دیا ہے۔ آپ بھی کمیٹی میں جائیں اور اس کو discuss کریں۔

سینیٹر نسیمہ احسان: چلیں، بڑی مہربانی۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Dilawar Khan Sahib, supplementary?

سینیٹر دلاور خان: جناب چیئرمین! Foreign Affairs Ministry سے سوالات پوچھے جارہے ہیں۔ Honourable Minister Sahiba سے میرا سوال ہے کہ افغان وار کے دوران KP اور بلوچستان کے لوگ لندن اور یورپ چلے گئے تھے۔ وہاں پر انہوں نے political asylum لیا تھا۔ انہوں نے جب وہاں پر citizenship لی تو انہوں نے پاسپورٹ پر افغانستان کا address لکھوا دیا تھا۔ بعد میں حکومت پاکستان نے ان کو Pakistan Origin Card دے کر ان کو declare کروادیا کہ آپ پاکستانی ہیں۔ اب جب ان لوگوں کی فوتگی وہاں پر ہو جاتی ہے تو وہ ہفتوں اور مہینوں میں اپنی dead boy پاکستان نہیں لا سکتے۔ ان کے NOC کا بہت لمبا process ہے۔ تو آیا منسٹر صاحبہ یہ بتانا پسند فرمائیں گی کہ اس کے لیے کوئی سہل طریقہ کار بنائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمٰن : Pakistan Origin Card کی بات ہو رہی ہے ناں؟جو لوگ جا چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ہاں ان کی بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر شیری رحمٰن: اس کے لیے آپ fresh question لائیں یا آپ کا سوال کمیٹی میں پوچھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کمیٹی میں پھر وزارت خارجہ کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

(Def.) *Question No. 68 **Senator Mushtaq Ahmed:** Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is extraordinary increase in the number of diabetic patients in Pakistan and only in Khyber Pakhtunkhwa 17% of total population is reported diabetic, if so, the reasons for increase in diabetes in Pakistan;
(b) the steps taken by the Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination regarding creating awareness among the public about diabetes; and
(c) the steps taken by the Government for the treatment and to provide other medical facilities to diabetic patients?

Mr. Abdul Qadir Patel: (a) Pakistan utilizes data from Global Burden of Disease Study (GBD) (along with National and Subnational surveys) which provides data on annual basis. It is evident from the estimates by GBD that number of diabetic patients in Pakistan are on the rise from year 2010 to year 2020 as follows:

Diabetes Mellitus		
Year	Prevalence (%)	Prevalence (Number)
2010	3.42%	5,986,218
2015	3.83%	7,462, 723
2018	4.08%	8,516,572
2019	4.18%	8,908,110

Pakistan has conducted National Diabetes with regards to the query, Survey (2016-2017) which revealed prevalence of 13.2% diabetic patient above age 20 in KP Province.

- While the insufficient physical activity (prevalence 41.5%, STEPS Survey 2014) increased tobacco use (19.1% currently used tobacco in any form, Global Adult Tobacco Survey, 2014) and use of unhealthy diet (The increase consumption "desi ghee", meat, and sweets along with over eating are common dietary practices, STEPS Survey 2014) are one of the major factors that contribute to increased diabetes prevalence in country.

(b) Following are the steps taken by Government of Pakistan to stop the spread of diabetes:

- In alignment with the Global NCD Action Plan 2013-2030, Government of Pakistan has developed National for Non-Communicable Diseases and Mental Health Action Framework that comprehensively focuses on reducing preventable burden of mortality, morbidity and disability caused by these disorders including diabetes. Situation Analysis, Strategic challenges and Actions have been well incorporated in the document to review current diabetes services & care and

maximize the use of existing, limited healthcare resources in diabetes area.

- To provide knowledge associated with good metabolic control and prevention of complications associated with diabetes mellitus and its therapy, Ministry of NHSR&C as a part of Pakistan's Public private partnership program, is involved in Diabetes Education & Awareness Campaigns. This will help in raising awareness, improving diabetic patient's knowledge and making people conscious of the impact of diseases.
- Capacity building of health care professional on diagnostic and treatment of Diabetes at Primary Health Care level.
- Government of Pakistan is having public private partnership (PPP) with Novo Nordisk to bring diabetes challenge on National Agenda. This PPP can make a significant contribution to halt the rise in diabetes and improve the lives of those living with the disease.
- In 2013-14, The step wise approach to Surveillance (STEPS) survey was conducted to collect, analyze and disseminate data on key NCD risk factors including diabetic indicators i.e., overweight and obesity, raised blood pressure, raised blood glucose, and abnormal blood lipids.
- Another survey was conducted in same year (2013) i.e., Global Youth Tobacco Survey (GYTS) by Ministry of NHSR&C in joint collaboration with relevant organizations. This was a school-based survey which used a self-administered questionnaire to monitor tobacco use among youth and to guide the implementation and evaluation of tobacco prevention and control programs.
- Ministry of NHSR&C in close collaboration with WHO carried out National Global Adult Tobacco Survey (GATS) Pakistan in 2014 to systematically monitor adult tobacco use and track key tobacco control indicators.

Increased tobacco use is one the factors of development of diabetes mellitus.

- The Second diabetes survey of Pakistan was conducted by Ministry of NHSR&C along with collaborators like PHRC, DAP, WHO, and BIDE to ascertain the updated prevalence of diabetes, pre-diabetes and associated risk factors at the national and provincial levels

(c)
- Pakistan has been identified as the first country to adopt Disease Control Priority-3 recommendation for the development and implementation of Universal Health Coverage Benefit Package, considering cost structures and epidemiological needs. Development of costed benefit package for essential diabetes services has been developed at National and Provincial level which include best practices at Primary Health Care level and First Level Care Hospital.
- Sehat Sahulat Program is a public sector funded social health protection initiative of to provide financial health protection to targeted families against catastrophic (extra-ordinary) health care expenditure. It provides services to families which requires indoor health care services including management of complications of diabetes mellitus.

Mr. Chairman: Any supplementary?

آج آپ کا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! آپ کسی دن کہہ دیں کہ میرا ضمنی سوال نہیں ہے تو میں بڑا خوش ہوں گا۔

سینیٹر مشتاق احمد: پٹیل صاحب آج نشانے پر ہیں۔ جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ خیبر پختونخوا اور پاکستان میں شوگر کے مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ جو جواب آیا ہے وہ بہت Eye opening ہے۔ شوگر کے مریضوں میں سوا چار فیصد سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ جناب چیئرمین! اس سے پتا چلتا ہے کہ پاکستانی قوم ایک بیمار قوم ہے۔ بڑی تیزی سے شوگر

پوری پاکستانی قوم کو لگ رہا ہے۔ اب انہوں نے اس حوالے سے جو اقدامات اٹھائے ہیں تو پیٹل صاحب نے کہا کہ بابوؤں نے جواب لکھا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ جواب بھی پٹیل صاحب بابوؤں نے ہی لکھا ہے اس لیے کہ جتنے بھی اقدامات لکھے ہیں وہ 2010 and 2013 کے ہیں۔ اب اگر 2010 and 2013 کے وہ پلان ٹھیک تھے تو یہ اضافہ جو 2019 and 2020 میں 4.18% ہوا ہے اس کو نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پلان صرف کاغذ کے اوپر ہیں۔ یہ صرف paper work ہے۔ اس کے نتیجے میں شوگر کنٹرول نہیں ہوئی۔ ایک تو مجھے ان پلان کے بارے میں بتا دیجیے۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ہمیں حفظان صحت کو نصاب میں شامل کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! Suggestions نہیں، جلدی جلدی ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: متوازن غذا اور ورزش بہت ضروری ہے۔ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ junk food, Pepsi and Coke پر پاکستان میں پابندی ہونی چاہیے۔ یہ بیماریوں کا سبب ہے۔ قیمتی زرمبادلہ بھی جا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں لوگ بیمار بھی ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! آپ خود بھی گھر نہیں جانا چاہتے۔ بچے آپ کو گھر میں چھوڑیں گے نہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: Long term اقدامات کریں۔ قوم کی صحت کو محفوظ بنائیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

Mr. Abdul Qadir Patel (Minister for National Health Service, Regulations and Coordination): Sir, again I totally agree with the honourable Senator.

کہ پاکستان میں شوگر کے مریضوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا آخری سروے بھی جس طرح معزز سینیٹر نے فرمایا 2013 میں ہوا تھا۔ جناب چیئرمین! یہ اضافہ اتنی تیزی سے کیوں ہے؟ اس پر مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ ایک تو بہت بڑا factor یہ ہے جو کہ پوری دنیا میں ہو رہا ہے کہ غذا میں ملاوٹ ہے۔ ورزش کا نہ ہونا اور جس طرح انہوں نے کچھ مشروبات کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس کی سب

سے بڑی وجہ stressہوتی ہے۔ اب گزشتہ دو چار سالوں سے قوم اس قدر stressکا شکار ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین! اگرorder in the House ہو جائے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! منسٹر صاحب ناراض ہو رہے ہیں کہ رانا صاحب میری بات نہیں سن رہے ہیں۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ کا بڑا قریبی رشتہ ہے۔

جناب عبدالقادر پٹیل: جناب چیئرمین! وہ سینیئر لوگ ہیں۔ ہم ان سے کچھ سیکھنے کے لیے آئے ہیں۔ شوگر میں جو اضافہ پچھلے چار سالوں میں زیادہ ہوا ہے۔ اب قوم اس قدر stressکا شکار ہے اور ان کو ایسی ایسی باتیں سننے کو مل رہی ہیں کہ لوگوں کو سمجھ میں ہی نہیں آ رہا ہے کہ یہ حقیقت ہے یا افسانہ ہے۔ جناب چیئرمین! ایک وجہ یہ بھی ہے۔ میں کسی کی طرف بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب۔

جناب عبدالقادر پٹیل: جناب چیئرمین! میں نے کسی کا نام نہیں لیا ہے۔ اگر یہ بولیں گے تو پھر میں نام بھی لوں گا۔ Stressکی وجہ سے بھی لوگ بہت زیادہ شوگر کا شکار ہو رہے ہیں۔ آخری سروے 2013 میں ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! اس پر کوئی عملی کام نہیں ہوا۔ میں مانتا ہوں اور جواب بابوؤں نے تیار کیا ہے۔ حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ابھی تک اس پر کوئی عملی کام نہیں ہو رہا ہے لیکن پوری دنیا میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ خدارا! سب سے پہلے میں اپنے آپ سے شروع کروں گا کہ قوم ہماری باتیں بڑے غور سے سن رہی ہے۔ وہ ہمیں منتخب کرکے اپنا راہنما مانتی ہے۔ ہمیں اپنی باتیں سوچ سمجھ کر کرنی چاہیں۔ قوم کو ذہنی تذبذب کا شکار نہیں کرنا چاہیے ورنہ شوگر بڑھ جائے گی۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب! ضمنی سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں وزیر محترم سے پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے چند اسباب کا ذکر کیا ہے، stressکا ذکر کیا، food habitsکا ذکر کیا، ورزش نہ ہونے کا ذکر کیا، ایک چیز وہ چھوڑ گئے ہیں اور وہ ہے ادویات کا پہنچ سے باہر ہو جانا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ diabetic related جتنی medicines ہیں، وہ پہنچ سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔ میں ایک دوائی کا نام یہاں ہاؤس میں نہیں لینا چاہتا جو دو مہینے پہلے تک ایک ہزار پچاس روپے میں آتی تھی، آج

صبح میں نے وہ دو ہزار پانچ سو روپے میں خریدی ہے۔ جب یہ ratio ہوگا کہ دوائیوں کی prices آپ کے control میں نہیں ہیں تو exercises کیا کریں گی۔ ورزش کیا کرے گی اور stress کیا کرے گا؟ آپ دوائیوں کی قیمتوں کو control کیوں نہیں کر پا رہے؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for National Health.

جناب عبدالقادر پٹیل: جناب! بہت شکریہ۔ بہت اچھا سوال ہے۔ آپ کے توسط سے میں ہاؤس کے علم میں ایک دو باتیں لانا چاہوں گا۔ دوائیوں کی قیمتوں میں دو بار اضافہ ہوا۔ دونوں بار ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کی حکومت تھی اور کیانی صاحب وزیر تھے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے، پیراسیٹامول ایک بڑی عام سی دوائی ہے، اس پر اتنا stress رہا، اس کی کمی بھی ہوئی لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں ہم نے ذخیرہ اندوزوں سے وہ برآمد کی لیکن اس کے باوجود ہم پر اس کی قیمت بڑھانے کا دباؤ رہا۔ وفاقی حکومت نے دو بار وہ summary reject کی کہ ہم دوائی کی قیمت میں اضافہ نہیں کریں گے، کسی اور طریقے سے پیراسیٹامول کو accommodate کریں گے، اس حوالے سے subsidy دیں یا کچھ بھی دیں لیکن موجودہ حکومت دوائیوں کی قیمت میں اضافہ نہیں کرے گی کیونکہ گزشتہ حکومت کے دور میں دوائیوں کی قیمت میں دو بار ہوش رُبا اضافہ کیا گیا جس کے باعث آج یہ مارکیٹ آپ کے سامنے ہے اور غریب آپ کو دوائی سے محروم نظر آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر انجینیر رخسانہ زبیری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ عبدالقادر پٹیل صاحب کو welcome کرتی ہوں، وہ بہت اچھے جواب دے رہے ہیں۔ دوائیوں کی کمپنی میں جو raid ہوا ہے، انہوں نے اس کا ذکر کیا۔ Paracetamol is generic name of that medicine. پیناڈول کے گودام پر چھاپا مارا گیا اور اڑھائی کروڑ packets برآمد ہوئے جبکہ سیلاب متاثرین پیناڈول کے لیے پریشان ہیں، ایک معمولی سی چیز ہے جو ان کو نہیں مل رہی جبکہ زور اس بات پر ہے کہ آپ پیسے بڑھائیں۔ اگر آپ یاد کریں تو 1974 میں بھٹو صاحب کی حکومت میں ڈاکٹر مبشر حسن جو اس وقت وزیر خزانہ تھے، generic system لائے تھے۔ دوائیوں کی قیمتیں کم کرنے کا واحد علاج generic system ہے۔ We have solutions but

unfortunately جس انسان نے اس solution پر اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا، اس انسان کی زندگی اسی لیے گئی کیونکہ he was working for the nation. We need such leaders. مجھے یقین ہے کہ عبدالقادر پٹیل صاحب generic system کو ضرور عملی شکل دیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for National Health Services. Minister sahib, have you noted the suggestion?

جناب عبدالقادر پٹیل: جناب! اس پر کام بھی ہو رہا ہے۔ اگر اجازت ہو تو ایک عرض کرنا چاہوں گا۔ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے اور اس کے بعد لیڈرشپ نے یہ ذمہ داری دی ہے، میری پہلی میٹنگ اسی معاملے پر تھی کہ one formula, one price and generic name ہونا چاہیے۔ دوائیوں کے جتنے stakeholders ہیں، جو PPA میں دوائیں بناتے ہیں، ایک domestic جبکہ دوسرے international ان سب سے میٹنگ کی۔ آج بھی میری اپنی خواہش ہے کہ میں یہ system آپ کی support کے ذریعے رائج کروں اور چیئرمین صاحب بھی اس میں ہمارا ساتھ دیں۔ اس میں ایک چیز یہ سامنے آ رہی ہے کہ جو بھی میڈیکل اسٹور register ہوتا ہے، وہ بی۔فارمیسی کا لائسنس دکھا کر کھولا جاتا ہے۔ میں نے generic name کے حوالے سے جب PPA سے اور دوسرے لوگوں سے میٹنگ کی تو میں نے ان سے کہا کہ میں generic name متعارف کروانے جا رہا ہوں جبکہ آپ brand name پر چل رہے ہیں جو کہ لوگوں کے لیے مہنگا پڑ رہا ہے۔ ایک بات بڑے زور اور وثوق سے یہ سامنے آئی کہ جناب! بی۔فارمیسی کا لائسنس حاصل کرنے والے اسٹورز شہروں میں یا بڑی جگہوں پر تو ٹھیک ہیں لیکن ستر سے پچہتر فیصد ان میں سے ایسے ہیں جو بی۔فارمیسی کی بنیاد پر اسٹور کھول لیتے ہیں، آپ اور ہم اس تلخ حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتے کہ ان اسٹورز پر میٹرک پاس بچے، مڈل پاس بچے بیٹھے ہوتے ہیں۔ گاؤں دیہات میں یہ practice زیادہ ہے۔ اگر ہم فوری طور پر generic name رائج کرتے ہیں تو چونکہ وہ نسبتاً مشکل اور بڑا ہوتا ہے تو اس سے وہ اسٹورز کہیں بند نہ ہو جائیں، گاؤں اور دیہات کے لوگ دوائیوں سے محروم نہ ہو جائیں۔ لہٰذا، ہمیں اس معاملے کو ایک مرحلہ وار طریقے سے آگے لے جانا پڑے گا۔ نمبر ایک۔

نمبر دو، محترم سینیٹر نے پیناڈول کے متعلق بات کی۔ اصل میں ہم جب ذخیرہ اندوزوں پر raid کررہے تھے تو اس کے ذریعے ہم نے لاکھوں کے حساب سے دوائی برآمد کی لیکن یہ particular raid غلط تھا۔ یہ اس طرح تھا کہ وہ کمپنی جو دوائی بنا کر باہر بھیج رہی تھی تو کچھ inspectors ادھر چلے گئے۔ وہ لوگ تو خود دوائی بنا کر باہر بھیج رہے تھے، تو جو دوائی بنا رہا ہو اس پر تھوڑی ہی raid ہوتا ہے۔ لہٰذا، وہ اسی کا go-down تھا اور اس سے وہ supply ہو رہی تھی تو that was a little misunderstanding which is resolved.

جناب چیئرمین: محترمہ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ۔ تشریف نہیں لائی ہیں۔

(Def.) *Question No. 70 **Senator Samina Mumtaz Zehri:** Will the Minister for Maritime Affair be pleased to state whether it is a fact that Karachi Coastal Comprehensive Development Zone (KCCDZ) under CPEC project has been recently launched in Karachi, if so, details thereof, indicating proposed revamping of existing towns, colonies or areas adjacent to this mega project?

Senator Syed Faisal Ali Subzwari: 1. A MoU between M/s KPT and M/s. CRBC was signed on 20-09-2021. The aim of the MoU is to seek the commitment of M/s. CRBC to deliver a commercial, technical & financial feasibility study of the project.

2. In the 10th JCC meeting of CPEC held on 23-09-2021 the project was included under the CPEC framework.

3. On September 2021, the Chinese Counter Part M/s CRBC delivered a feasibility study to KPT. As per KPT it is a mere "conceptual study" without carrying out the necessary Technical, Financial, Environmental and Hydrological studies.

4. KPT has asked M/s CRBC to prepare the requisite comprehensive study encompassing all aspects as stated in MoU.

5. Until the above stated studies, are conducted, furnished and analyzed, at this stage, it is premature to opine regarding any revamping of existing town, colonies or areas adjacent to the project.

6. The Prime Minister Office, after taking stock of the proposed project allocated time frame to Maritime affairs, KPT & Government of Sindh to thrash out the issues & furnish concrete way forward in consultation with the stakeholders.

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر دنیش کمار صاحب! آخری سوال۔

(Def.) *Question No. 71 **Senator Danesh Kumar:** Will the Minister for Maritime Affairs be pleased to state:

(a) progress made on new Gwadar Port Project as of 30th January, 2022; and

(b) funds allocated by the Federal / Balochistan Government for development of the said port during last three years?

Senator Syed Faisal Ali Subzwari: (a) Following development works and projects have been completed since the inception of the Port i.e. February 2007:

Rs. In Million

S#	Project Name	Project Awarded to (where applicable)	Date of Completion	Project Cost	Source of funding	Status
01	Gwadar Deep Water Port Project (GDWPP	M/s China Harbour Engineering Co.	30th June 2010	16,675.00	China	Completed
02	Maintenance Dredging of Gwadar Port	M/S CHEC	30th June 2011	301.520	PSDP	Completed
03	Gwadar Port Civic Centre	M/s Appollo Builders	8th March 2012	227.00	PSDP	Completed
04	Installation of Two Pontoons	Deen Muhammad Govt. Contractor	November 2014	40.00	PSDP	Completed
05	Rehabilitation of Harbour Road		June 2015	35.845	PSDP	Completed
06	Acquisition of land for Gwadar Port Free Zone	N/A	June 2015	6499.150	PSDP	Completed
07	Port-related Infrastructures for development of Misc. Works		January 2015	40.00	PSDP	Completed
08	Acquisition of Fiberglass Security Boats	Deen Muhammad Govt. Contractor	October 2014	55.00	PSDP	Completed
09	Rehabilitation of Auction Hall of Gwadar Mini Port	M/s R.A.B Construction Company	June 2019	58.578	PSDP	Completed
10	Development & Construction of Port Allied Structures in Mullah Bund Area	M/s Shaheen Construction Company M/s Times Group (Pvt.) Ltd M/s Deen Muhammad Govt. Contractor M/s Al-Saat & Company	30th June 2021	2381.884	PSDP	Completed

11	Up gradation of GPA Housing Complex	M/S Coastal Construction Company M/s R.A.B Construction Company M/s Syed Muhammad Govt. Contractor	30th June 2021	578.024	PSDP	Completed
12	Supply, Installation and Commissioning of Floating Jetty at Gwadar Port	M/s R.A.B Construction Company	June 2021	56.650	PSDP	Completed
13	Equipment for Safety of Navigation	M/s R.A.B Construction Company	June 2021	14.00	PSDP	Completed
14	Acquisition of Mobile Cranes & Fork Liters for Gwadar Port	M/s Akbar Ali & Sons	June 2021	111.450	PSDP	Completed

(b) The following development works were in progress / completed during last 03 years:

Rs. In Million

S#	Project Name	Project Awarded to (where applicable)	Date of Completion	Project Cost	Source of funding	Status
		Financial Year 2019-2020				
01	Development & Construction of Port Allied Structures in Mullah Bund Area	M/s Shaheen Construction Company M/s Times Group (Pvt.) Ltd M/s Deen Muhammad Govt. Contractor M/s Al-Saat & Company	30th June 2021	2381.884	PSDP	Completed
02	Up gradation of GPA Housing Complex	M/S Coastal Construction Company M/s R.A.B Construction Company M/s Syed Muhammad Govt. Contractor	30th June 2021	578.024	PSDP	Completed
		Financial Year 2020-2021				
01	Supply, Installation and Commissioning of Floating Jetty at Gwadar Port	M/s R.A.B Construction Company	June 2021	56.650	PSDP	Completed
02	Equipment for Safety of Navigation	M/s R.A.B Construction Company	June 2021	14.00	PSDP	Completed
03	Acquisition of Mobile Cranes & Fork Liters for Gwadar Port	M/s Akbar Ali & Sons	June 2021	111.450	PSDP	Completed
04	Feasibility Study Construction of Breakwater	Techno Consultant	June 2021	191.20	PSDP	Completed

Financial Year 2021-2022						
01	Acquisition of Marine Services Vessel for Gwadar Port	Zabad Construction Company & Supplier	June 2022	307.300	PSDP	Completed
02	Up-gradation of Berthing Facility for Boats at Gwadar	M/s R.A.B Construction Company	June 2022	131.975	PSDP	Completed
03	Feasibility Study of Capital Dredging of Berthing areas & channel for Additional Terminals	National Engineering Company	In progress	148.00	PSDP	In progress
04	Establishment of Off-Dock Terminal	N/A	June 2022	287.540	PSDP	Completed
05	Rehabilitation of Leading light Towers	M/s R.A.B Construction Company	June 2022	20.590	PSDP	Completed
06	Establishment of Port Control Tower	M/s R.A.B Construction Company	In progress	192.168	PSDP	In progress
07	Study to make Gwadar Port more Competitive	CCCC-FHDI	In progress	295.00	PSDP	
08	1.2 MGD Reverse Osmosis Desalination (ROD) Plant at Gwadar (Chinese Grant)	M/s China Harbour Engineering Co.	In progress	2,213.986 - FEC 90.00 LC	Chinese Grant / PSDP	Ongoing

1. **BRIEF ON CONSTRUCTION OF EASTBAY EXPRESSWAY (CPEC) AT GWADAR**

PC-I of the project titled "**Construction of Eastbay Expressway at Gwadar**" at the cost of Rs. 14,061/- Million was approved by ECNEC in January 2015 with the completion period of 30 months. Administrative approval was issued on 23-01-2015 which expired on 23-07-2017 due to completion of formalities by the Government of China and Pakistan. Contract for construction of Eastbay Expressway was accordingly awarded to M/S CCCC of China at a cost of Rs. 15,088/- millions. The project is being funded by the Government of China through an interest free loan. Initially, the project completion date was October, 2020. however, the work on the project was partially held up due to protest by the local fisherman who demanded construction of 3 bridges, each 100 feet long on the offshore portion of Eastbay Expressway that was not the part of the original design. It is worth mention here that the Minister of Planning & Development, during his visit to Gwadar on 25th March 2019, formulated the committee of the concerned Pakistan Government and Chinese Officials to chalk out a plan for settlement of the issues of the local fishermen and prepare a report for approval. Accordingly, committee deliberated over the issues, examining all pros and cons of the prevailing

situation, and agreed for Incorporating 03 additional bridges in the offshore portion of the Eastbay Expressway at appropriate locations.

ii. Accordingly, revised PC-I was submitted to M/o PDSI for approval and ECNEC in its meeting held on 2nd October, 2019 approved the revised PC-I at a cost of Rs. 17.369 billion. Administrative Approval of the revised PC-I was issued on 29th October, 2019 with the implementation period of 42 months. It is worth mentioning that the physical progress of the project is 99%, the major construction work of the project is almost completed and the project is officially handed over to the GPA during end of May 2022 and is formally inaugurated by the Prime Minister of Pakistan on his visit to Gwadar dated 03rd June, 2022 for the port traffic. However, the few ancillary works i.e. Installation of Security Cameras in front of Bridges and Wards, Security Surveillance System alongwith Eastbay and its culverts, construction of toll gates, security check posts, fixation of iron bars and proper fencing of culverts was to be completed in the April 2022 but work on the site was severely affected due to protests of fishermen, movement of heavy traffic on daily basis to provide the construction material. The abovementioned work is required due to security issues, threats and few recent incidents of terrorist attacks and during the coordination meeting held in Headquarters 440 Brigades, Gwadar it was decided for placement of iron bars at culverts due to security issues. The execution period of the project is going to be expired in mid of April 2022 and second extension is principally approved by the competent forum for the completion of the remaining miscellaneous works that were to be completed after major construction work. Total approved cost for the local component was Rs. 934.29 Million according to the authorization of the project, out of which an amount of Rs. 666.00 million has already been released. Remaining authorized funds amounting to Rs. 268.29 million that are already demanded for the Year 2022-23 will be utilized for the abovementioned construction and installation of security equipments. On 28th July, 2022 Ministry of Maritime approved and release Rs. 55.600 Million for its utilization of 1st quarter of CFY 2022-23.

2. PAK-CHINA TECHNICAL & VOCATIONAL INSTITUTE AT GWADAR

This project is Chinese grant-in-aid for all major works met by Chinese fund and supporting infrastructure is the responsibility of Pakistani side met through PSDP.

The Chinese government awarded the construction work to M/s. China Harbour Engineering Company and consultant the joint entity of ECADI & AE&C, as the Project Management Enterprise, the Chinese team (construction and consultant) mobilized to site in December 2019, and commencement of wok was awarded on 01st January 2020 to Chinese nominated construction contractor, i.e. M/s. CHEC.

Commencement & Completion of Project

- Commencement on 01st January 2020
- Completed on 20th September 2021 (Chinese side of works)

The progress of project upto July 2022:

➢ **Chinese side of works:**

- Physical Progress 100%
- Financial Progress 100%

➢ **PSDP works:**

- Physical Progress 75%
- Financial Progress 70%

The PSDP part of works will be completed in this financial year.

Governance Model of PCT&VI

GPA has formulated the governance model under Executive Committee, the Principal shall execute day to day affairs of institute upon the recommendation of the Executive Committee of PCT&VI. The Executive Committee constitutes the following members;

i.	Chairman GPA	- Convener
ii.	Secretary Industry, Govt of Balochistan	- Member
iii.	President SICT (China)	- Member
iv.	Chairman COPHCL, Gwadar	- Member
v.	Dr. Nasir Khan, Ex-ED NAVTTC	- Member
vi.	Joint Secretary MoMA	- Member
vii.	Director General, NAVTTC, Quetta	- Member
viii.	Director B-TEVTA, Quetta	- Member
ix.	Rep. of Engineering Developing Board,	- Member

The classes of six (06) vocational courses are started from 07 March 2022 with the help of National Vocational Technical Training Commission (NAVTTC), there are 130 students are studying, the detail of courses are as follows;

i. Cargo Handling.
ii. Financial Accounting.
iii. Office Management (Male).
iv. Office Management (Female).
v. Overhead Crane Operator.
vi. Chinese Language.

The Execution Committee/BoD functions are as follows;

i. To approve the courses
ii. To formulate development strategy and direction
iii. To provide macro and policy guidance
iv. To support the improvement of PCT&VI
v. To decrease or increase number of courses

The approval for establishment of Execute Committee and its composition was approved by the GPA Board during 41st meeting held on 31st December 2021 and concurrence obtained by the Ministry of Maritime Affairs Government of Pakistan.

Further, the operational agreement with Chinese authority for operation and maintenance of the institute in a sustainable manner has been submitted to MoMA on 28 February 2022, which is under process for getting approval from competent forum.

Furthermore, Gwadar Port Authority was going to sign a tripartite operational agreement with Shandong Institute of Commerce & Technology (SICT) and China Overseas Port Holding Company Limited (COPHCL). The SICT is one of the top Public Sector Institutes in China.

There were several webinars held with the President of SICT with the Chairman Gwadar Port Authority in which Chairman COPHCL was also present. The President SICT agreed to operate the PCT&VI for the next three years and hand over the institute to Gwadar Port Authority once the institute is fully operational in all respect. The team (including teachers) of PCT&VI were supposed to arrive in Gwadar in early 2022, when the case moved to (MoMA) on February 2022. However, due to delay in approval despite repeated requests verbally, the then Joint Secretary-II Mr. Zahid Masood kept the file in process.

However, the situation took a turn with the incident of suicide bombing which took placed on 26th April 2022 in Karachi University.

Government of China though Ministry of Education conveyed by Chairman COPHCL informed that SICT team will not be able to travel to Gwadar at this point in time.

Moreover, Gwadar Port Authority is pro-actively pursuing efforts for successful and smooth operation of diploma programs, in this regard the way forward is proposed first to sign the agreement with stake holder as follows;

- The tripartite operational agreement may be signed with SICT and COPHCL for start and smooth operation of PCT&VI. (The operational agreement is enclosed for ready reference).

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

سینیٹر دنیش کمار: جناب عالی! بہت شکریہ۔ میں سید فیصل علی سبزواری صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جب سے Ports and Shipping کا charge سنبھالا ہے، ان کا کام بڑا اچھا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: دنیش! شکر ہے آپ بھی کسی سے خوش ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحب سے میری صرف یہ گزارش ہے کہ گوادر میں جو پانی صاف کرنے کا پلانٹ ہے، یہ کافی عرصے سے تاخیر کا شکار ہے۔ ایک تو مجھے یہ بتایا جائے کہ وہ کب complete ہوگا۔ دوسری بات، وہاں پر ووکیشنل سینٹر میں ہمارے بچے مارچ سے چھ سات subjects میں training حاصل کررہے ہیں، 130 کے قریب students ہیں، جب وہ اپنی vocational training ختم کریں گے تو کیا ان کو روزگار دیا جائے گا؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Maritime Affairs.

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں محترم سینیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ اس میں دو چیزیں ہیں گو کہ اس سوال میں پانی کے متعلق دریافت نہیں کیا گیا تھا لیکن جہاں تک مجھے علم ہے، دو مختلف programmes ہیں۔ ایک وہاں desalination کا معاملہ ہے۔ دوسرا، گوادر پورٹ اتھارٹی الگ ہے جبکہ گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی الگ ہے۔ بلوچستان حکومت بہت سارے projects میں lead لیتی ہے لیکن چونکہ سینیٹر صاحب نے توجہ دلائی ہے تو میں مزید بھی دریافت کرکے ان کے گوش گزار کردوں گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ 130 بچوں کے پڑھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ معزز سینیٹر صاحبان کی توجہ دلانے پر ہم نے یہ بھی کہا ہے، کم از کم میں اپنی وزارت کے حوالے سے کہہ سکتا ہوں کہ Ministry of Maritime Affairs میں جو بلوچستان کوٹے کی jobs advertise ہوتی ہیں، سینیٹر صاحبان کی جانب سے ہمیں یہ بتایا گیا کہ ان میں سے شاید بہت سارے بچے انٹرویو کے لیے نہیں آسکتے یا کوئی اور problems ہوتی ہیں تو جناب! ٹیسٹ تو اگر کسی ایک reputable institution سے conduct کیا جاتا ہے تو that is something else. ہم نے کہا کہ انہیں facilitate کرنے کے لیے، چونکہ وہاں ہمارا setup ہے تو ان کے انٹرویوز بلوچستان میں اور mainly گوادر میں ہم conduct کرلیں گے۔

تیسری بات، یہ 130 نہیں ہے، ہماری کوشش یہ ہے کہ اسے اور آگے لے کر جائیں۔ آپ کے بھی علم میں ہے کہ Shandong Institute کے باقاعدہ instructors وہاں آنا چاہ رہے تھے because of certain incidents, April onwards یہ سلسلہ رکا ہے لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ، اس کو ہم ابھی اور آگے لے کر جائیں گے۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر تاج حیدر صاحب! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب عالی! شکریہ۔ کسی بھی جدید بندرگاہ میں نقطہ آغاز breakwater بنانا ہوتا ہے۔ ہماری سی۔پیک کی کمیٹی نے بھی بہت زور دیا تھا کہ گوادر کے اندر breakwater شروع کیا جائے۔ Breakwater نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت گوادر کی depth کوئی ساڑھے سات میٹر کے قریب رہ گئی ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ feasibility تیار ہو چکی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ breakwater کب تک complete ہو جائے گا؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Maritime Affairs.

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرے خیال میں سینیٹر تاج حیدر صاحب کا بہت مناسب اور جائز سوال ہے کہ واقعتاً یہ کام ہو جانا چاہیے تھا۔ کیوں نہیں ہوا؟ یہ ہمیں وزیراعظم کی جانب سے بھی اور ان کی inspection team کی جانب سے بھی پوچھا جا رہا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ، ہم اسے probe کریں گے and we will present it before the Parliament کہ کیوں نہیں ہوا۔ میں صرف یہ بتادوں کہ breakwaters کے حوالے سے ہماری Ministry of Planning کے ساتھ کل بھی meeting ہوئی ہے۔ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ dredging کے حوالے سے ہم نے technical tenders call کیے تھے، اس کی تاریخ 16th August تھی، three major companies نے اس میں participate کیا ہے، ان کی numbering بھی ہو گئی لیکن بدقسمتی کے ساتھ ایک company grievance redressal committee میں چلی گئی، and hopefully it will be resolved dredging کا سلسلہ بھی ہم شروع کر دیں گے۔

Mr. Chairman, we had to have certain feasibilities

کیونکہ breakwaters میں جب تک آپ کے hydrographic survey and oceanic surveys نہ ہو جائیں، یہ نہیں ہو سکتا لیکن ہم نے آتے ہی اس سلسلے کو شروع کیا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! ابھی تو دنیش ساتھ بیٹھا ہے، انہوں نے اچھی بات کی، یہ دوست بھی ہیں۔ یہاں جو data آیا ہے شاید یہ سارا بابوؤں نے ہی بنایا ہے، سارے پاکستان کو چلانے والے بابو ہی ہیں، یہ سارے محکموں میں بیٹھے ہیں۔ جب آپ کسی بھی project کی detail دیتے ہیں تو اس میں date of start بھی لکھی جانی چاہیے، اس میں date of start ہے ہی نہیں، پتا ہی نہیں چلتا یہ منصوبے کب سے تھے اور کب یہ pending or complete ہوئے۔ اس کے علاوہ financial year 2021-22 میں No. 3, feasibility study of capital dredging of berthing areas and channel for additional terminals; 148 million کا ہے، اسے تقریباً دو سال ہو گئے ہیں لیکن یہ complete نہیں ہوا۔ یہ 148 million کا معمولی کام ہے اور اس پر کام مکمل نہیں ہوا ہے۔ No. 6, establishment of port control tower; 192 million اس کی cost ہے اور یہ بھی دو سالوں سے complete نہیں ہوا۔ یہ تو نہیں ہے کہ جن بابوؤں نے یہ بھیجا ہے وہ یہ کام نہیں کرنا چاہتے؟

جناب والا! میں اپنے بھائی سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ شاید مجھے اس کا جواب مل جائے، Chairman PNSC بابو رضوان احمد جو پچھلے پانچ، چھ سالوں سے ایک department میں dominant ہے، اسے کابینہ نے ہٹایا بھی تھا اور کسی دوسرے officer کی appointment بھی کی، وہ ابھی تک کس طرح وہاں بیٹھا ہوا ہے؟ یہ ہماری Standing Committee میں بھی discuss ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بابو سے ہماری جان چھوٹ جائے گی یا وہ اب بھی continue کرے گا؟

جناب چیئرمین: ہمارے سابق سینیٹر حافظ حمد اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں، گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں، حافظ صاحب. welcome to the House جی سبزواری صاحب۔

سینیٹر سید فیصل علی سبزواری: شکریہ، جناب چیئرمین! Saifullah Abro sahib, thank you for your kind words. Let me admit جوابات تو بابو ہی بناتے ہیں، میں نے تھوڑی بہت کوشش یہ کی ہے کہ شاید پڑھ بھی لیا کریں، ان سے سمجھ بھی لیا کریں اور بعض چیزوں کا پتا بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دو سالوں میں projects complete نہیں ہوئے، بالکل ایسا ہی ہے۔ ہم نے تاریخ new Gwadar Port Project as of 30th January, 2022, یعنی خاکسار جنوری 2022 میں وزیر نہیں تھا، میرے پیش رُو وزیر کے دور کی یہ تفصیلات ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو projects دو سالوں میں مکمل نہیں ہوئے وہ 30th January. 2019 میں شروع کیے گئے اور دو سالوں میں بھی مکمل نہیں ہوئے۔ مجھ سے پوچھا جائے کہ ابھی کیا صورت حال ہے تو میں وہ بتادوں گا۔ میں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ dredging کی صرف feasibility نہیں
we have gone into the tender as well.

جناب والا! ابڑو صاحب نے PNSC کے بارے میں سوال کیا ہے، ان کا concern بلاشبہ بہت justified ہے۔ PNSC کے حوالے سے وزیر اعظم پاکستان نے Board member کو تبدیل کیا، ایک ممبر کو انہوں نے Chairman nominate کیا۔ Somehow جنہیں Chairmanship سے ہٹایا گیا جو اسی وزارت میں دو، تین برسوں تک سابق Secretary بھی رہے، وہ پہلے PNSC کے چیئرمین بھی رہے، وہ ہمارے بہت محترم officer ہیں۔ وہ عدالت میں چلے گئے، incoming Chairman کے ادارے پاکستان نیوی نے یہ سمجھا کہ شاید اس میں عدالت کی جانب سے کہا گیا ہے کہ اس پر stay ہے which is not the case in our eyes. اس وقت وہ مقدمہ عدالت میں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وزیراعظم اور کابینہ کا کسی بھی حوالے سے جو حکم ہے اسے مانا جانا چاہیے۔ ان شاءاللہ جہاں جہاں ضرورت پڑے گی according to the law appropriate action لے کر اسے منوائیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Question Hour is over. [1]The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read. Leave applications.

(Def.) *Question No. 72 **Senator Saleem Mandviwalla:** Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Government of Pakistan has received foreign funds and relief from different countries under Covid-19, if so, its country-wise detail alongwith complete utilization report; and

(b) whether any audit of those utilized funds is being performed?

Mr. Abdul Qadir Patel: (a) In-kind assistance was received by the government of Pakistan from different countries during COVID-19 pandemic as per details attached herewith at **Annex-I**.

(b) As the support did not involve any financial assistance, therefore audit is not required.

[1] [The remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read.]

Annex-I

Ministry of National Health Services, Regulations and Coordination - COVID-19 donor-financing (Updated on 7th April 2022)

Sr#	Donor / Source	Grant / Loan	Window / Project	Purpose/Detail
1	China	Grant / Donation	Construction of Isolation Hospital and Infectious Diseases Treatment Centre (IHITC) in Islamabad	Isolation Hospital and Infectious Diseases Treatment Centre (IHITC) Islamabad
		Donation / Gratis	COVID-19 Vaccine	8.9 million doses have been received as in-kind support from China. The doses are enough to vaccinate at least 4.5 million person
2	USAID	Grant	COVID-19: In-kind support via JSI: Strengthening of 154 DDSRU and 6 PDSRU	Strengthening of 154 DDSRU and 6 PDSRU
		Grant	TA Support via Chemonics: PoEs capacity building on surveillance management information system, online calculator and course for COVID-19 PPE, COVID-19 inventory management system developed	Technical Assistance via Chemonics
		Grant	In-kind support via Chemonics 200 Ventilator delivered, installed, and relevant staff trained in various districts across the country	200 Ventilators

(Def.) *Question No. 138 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state whether it is a fact that the Lever Transplant section of Sheikh Zaid Hospital, Lahore is non-functional for the last three years, if so, the reasons thereof and the steps taken / being taken by the Government to make the same functional?

Mr. Abdul Qadir Patel: The Liver Transplant Section of Sheikh Zayed Hospital, Lahore is non-functional for the last three years.

However it is stated that the Liver Transplant Unit was established in 2011 and it has delivered 200 Living Donor Liver Transplants (LDLT) with the first Cadaveric Liver Transplant in the history of Pakistan and more than 2,300 Liver, Pancreas Cancer, Benign and Trauma Surgeries.

At present, Liver Transplant / HPB Unit at Sheikh Zayed Hospital, Lahore is performing the Liver, Pancreas Cancer, Benign and Trauma Surgeries. Furthermore, the Hospital has been registered with Punjab Human Organ Transplant Authority (PHOTA) and soon Liver Transplant will start with the inclusion of requisite Human Resource in the department.

This unit has issues related to Human Resource, otherwise infrastructure and logistic wise it is very well equipped. As per FMTI Act 2021, the requisite staff will be appointed through Board of Governors (BoG), SZPGMI, Lahore.

(Def.) *Question No. 140 **Senator Mushtaq Ahmed:** Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) the total number of Pakistani students currently enrolled in O and A levels, under the ambit of Federal Government indicating also the number of students who appeared in these examinations during the last three years with year-wise breakup; and
(b) the total expenditure incurred on these examinations during the years 2019 and 2021-2022?

Rana Tanveer Hussain: (a) Currently there are 18 Pakistani students enrolled in O and A levels in Educational Institutions under FDE. Number of students appeared in these examination during the last three years is as under:

Institution	2019	2020	2021	Total Student
IMCB, F-8/4	27	18	10	55
IMCG, I-10/4	9	5	5	19
Total	36	23	15	74

(b) The total expenditure incurred on these examinations is Rs. 1,815,536/- in last three years which was borne by the students as O level is running on self-finance basis. Year wise break-up is as under:

Institution	Total Expen. 2019	Total Expen. 2020	Total Expen. 2021
IMCB, F-8/4	352,000	142,000	495,000
IMCG, I-10/4	122,840	115,192	588,504
Total	474,840	257,192	1,083,504

(Def.) *Question No. 145 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be please to state whether it is a fact that Pakistan Medical Commission has abolished the policy of 20 extra marks to Hafaz-e-Quran for admission in medical colleges, if so, reasons thereof?

Mr. Abdul Qadir Patel: PMC has not barred any government authority or private university / college to restrain from addition of Hafaz-e-Quran marks for admission into medical or dental colleges.

As per PMC policy, all other criteria for admission into MBBS / BDS programs are the prerogative of federal, provincial and regional government authorities in case of public colleges and universities / colleges in the private sector.

Section 18 of the PMC Act, 2020 and admission regulations, 2021 made there under state that passing National MDCAT and having atleast 65% marks in F.Sc / equivalent are mandatory requirements for admission into medical or dental education programs (MBBS / BDS) across the country.

(Def.) *Question No. 146 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that 6 frontier regions of erstwhile FATA had quota of 26 seats for admission in Medical and Dental Colleges before 25th Constitutional Amendment, if so, the details and distribution thereof;
(b) whether it is also a fact that after 25th Constitutional Amendment the quota of erstwhile FATA was doubled as per decision of the Cabinet and the six frontier regions were given 52 seats for admission in Medical and Dental colleges during the years 2019-20 and 2020-21, if so, the details thereof;
(c) whether it is further a fact that during the current admission year 2021-22, the number of seats of those frontier regions were reduced from 52 to 42, if so, the reasons and justification thereof indicating also the name of authority which approved the reduction of the said seats and the rule(s) under which the same have been reduced and the areas to which the 10 seats of those regions were transferred / allocated; and
(d) whether it is also a fact that despite announcement / allocation of 42 seats to those regions for admission in Medical and Dental Colleges during the current admission year 2021-22, the KMU only admitted 36

students from those areas, if so, the reasons thereof, indicating also the areas to which the remaining 6 seats those areas were allocated?

Mr. Abdul Qadir Patel: (a) Pakistan Medical Commission is the apex regulator of medical and dental education with mandate to ensure minimum uniform standards for the betterment of the profession across the country. As per PMC Act, 2020 and Regulations framed there under, PMC does not allocate provincial/ regional quota seats. It is the prerogative of the federal, provincial or regional government authorities to decrease or increase quota seats in the public medical / dental colleges. Therefore, it is appropriate to approach provincial health department of the KP and Khyber Medical University, the admitting authority of the province.

(b) As above.
(c) As above.
(d) As above.

(Def.) *Question No. 147 **Senator Zeeshan Khanzada:** Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) the number of educational institutions working under the control of the Federal Government in the country, with province- wise breakup;
(b) the number of total teaching staff working in those institutions with regular, adhoc and daily basis breakup; and
(c) the status of the policy and time frame for regularization of teaching staff working on adhoc / daily basis?

Rana Tanveer Hussain: Reply of FDE (a) There are 430 educational institutions working under the ambit of Federal Directorate of Education (FDE), Islamabad as under:

Category of Institutions	Urban				Rural			Total
	Boys	Girls	Co-Edu	Sub Total	Boys	Girls	Sub Total	
Islamabad Model Schools (I-V)	--	--	60	60	68	63	131	191
Islamabad Model Schools (I to VIII)	02	09	--	11	21	28	49	60
Islamabad Model Schools (I or VI-X)	15	21	--	36	31	30	61	97
Islamabad Model Colleges (I or VI-XIII)	05	04	--	09	12	22	34	43
Islamabad Model Colleges (XI to XIV or XVI)	04	05	--	09	01	03	04	13
Islamabad Model College (Prep-XII,XIV or XVI)	10	09	--	19	--	01	01	20
Total	**36**	**48**	**60**	**144**	**133**	**147**	**280**	**424**
Newly established Model Colleges*	**02**	**02**	**-**	**04**	**02**	**-**	**02**	**06**
Grand total	**38**	**50**	**60**	**148**	**135**	**147**	**282**	**430**

*The academic session of these 06- newly established Model Colleges from August 2022-23.

(b) The number of total teaching staff working in educational institutions with regular, adhoc, and daily basis breakup are as under:

Breakup Working Teaching Staff				
S.No.	Sections of FDE	Regular	Adhoc	Daily Wages
1.	Schools	5218	00	441
2.	Colleges	550	00	31
3.	Model Colleges	1271	00	469
	Total	**7039**	**00**	**941**

(c) At this stage, learned AAG has submitted the Cabinet decision on the subject of adhoc, temporary, contractual daily wages or project appointments in the light of judgments rendered by the Apex Court reported as 2021 SCMR 1045 (Government of KPK vs. Muhammad Younas), 2021 SCMR 824 (Shahzad Shahmir vs. Government of Sindh through Chief Secretary, Karachi), 2021 SCMR 673 (Government of KPK vs. Shahzad Iqbal), 2020 SCMR 185 (Muhammad Jawed Hanif Khan vs. NAB Sindh), 2020 SCMR 1664, 2020 SCMR 507 (Province of Punjab through Secretary Agriculture Department, Lahore vs. Muhammad Arif), as a result whereof it has been declared by the Cabinet that all such employees have no vested right to seek regularization.

Reply of HEC

(a) Universities by law are autonomous institutions governed in accordance with the provisions of their acts and laws and rules and regulations framed thereunder. There are total of 143 public sector HEIs in the county of which 29 are chartered by the Federal Government as per the following details:

Province/Region	Total No. of HEIs	Federally Chartered
Federal	17	17
Azad Jammu & Kashmir	5	-
Balochistan	9	-
Gilgit-Baltistan	2	2
Khyber Pakhtunkhwa	31	2
Punjab	49	5
Sindh	30	3
Total	**143**	**29**

The detail is attached at Annex-I.

(b) As per data received from 127 public sector HEIs (including 21 federally chartered HEIs), a total of 43890 teaching staff (2709 Professors, 4108 Associate Professors, 13981 Assistant Professors, and 23092 Lecturers), is working in the HEIs. The detail is as under:

Type	Total no of teaching staff in 127 HEIs	Total no of Teaching Staff in 21 Federal Charted HEIs
Regular	23826	2948
Contract	6322	3721
Visiting faculty	12670	3441
Adhoc	605	58
Daily basis	467	196
Total	**43890**	**10364**

The detail is attached at Annex-II.

(c) Universities (Public as well as Private) are corporate entities by the prescribed name and enjoy self-governing status in accordance with the provisions of their Act or Ordinance, as the case may be. Response based on feedback received form 127 Public Sector HEIs is as under:

i. A total of 35 (27.55%) HEIs follow the recruitment policy/ statutes/ syndicate/ selection board/ provincial regulations for the regularization of teaching staff working on adhoc/ daily basis. The appointment/ regularization is made after fulfilment of all codal formalities upon recommendations of the Selection Board by the respective Syndicate/Senate, as per the HEI's Statutes/Act.

ii. A total of 55 (43.30%) ,HEIs do not regularize the teaching staff working on adhoc/daily basis, as such staff is engaged for a defined period only, as per the requirements of the respective HEI.

- A total of 29 (22.85%) HEIs do not engage/recruit teaching staff on adhoc/daily basis.
- A total of 8 (6.30%) HEIs have formulated a policy and approval of which is in-process.

The detail is attached at Annex-III.

Annex-I

LIST OF PROVINCE/CHARTER-WISE HEC RECOGNIZED HEIS ACROSS THE COUNTRY

SN	*Name of University*
	Federal
1	Air University, Islamabad
2	Allama Iqbal Open University, Islamabad
3	Bahria University, Islamabad
4	COMSATS University, Islamabad
5	Health Services Academy (HSA) Islamabad
6	Institute of Space Technology, Islamabad
7	International Islamic University, Islamabad
8	National Defence University, Islamabad
9	National Skills University, Islamabad
10	National University of Medical Sciences, Islamabad
11	National University of Modern Languages, (NUML) Islamabad
12	National University of Sciences and Technology (NUST), Islamabad
13	National University of Technology (NUTECH), Islamabad
14	Pakistan Institute of Development of Economics (PIDE), Islamabad
15	Pakistan Institute of Engineering and Applied Sciences (PIEAS), Islamabad
16	Quaid-i-Azam University, Islamabad
17	Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Medical University, (SZABMU), Islamabad
	Azad Jammu & Kashmir
18	Mirpur University of Science and Technology (MUST), Mirpur
19	The University of Azad Jammu & Kashmir, Muzaffarabad
20	The University of Poonch, Rawalakot, AJK
21	The Women University of Azad Jammu & Kashmir, Bagh
22	University of Kotli, AJK
	Balochistan
23	Balochistan University of Engineering & Technology, Khuzdar
24	Balochistan University of Information Technology, Engineering & Management Sciences, Quetta
25	Bolan University of Medical and Health Sciences, Quetta
26	Lasbela University of Agriculture, Water and Marine Sciences, Uthal, District Lasbela
27	Mir Chakar Khan Rind University, Sibi
28	Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta
29	University of Balochistan, Quetta
30	University of Loralai, Loralai
31	University of Turbat, Turbat
	Gilgit-Baltistan
32	Karakorum International University, Gilgit-Baltistan
33	University of Baltistan, Skardu
	Khyber Pakhtunkhwa
34	Abbottabad University of Science and Technology (AUST), Abbottabad
35	Abdul Wali Khan University, Mardan
36	Bacha Khan University, Charsadda
37	Gomal University, D.I. Khan
38	Hazara University, Mansehra

39	Institute of Management Sciences, (IM Sciences), Peshawar
40	Khushal Khan Khattak University Karak
41	Khyber Medical University, Peshawar
42	Kohat University of Science and Technology, Kohat
43	Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur
44	Shaheed Benazir Bhutto University, Sheringal, Dir Upper
45	Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar
46	Shuhada-e-Army Public School, University of Technology, Nowshera
47	The Islamia College, Peshawar
48	The University of Agriculture, D. I. Khan
49	The University of Agriculture, Peshawar
50	The University of Lakki Marwat
51	University of Buner
52	University of Chitral, Chitral
53	University of Engineering. & Technology, Mardan
54	University of Engineering. & Technology, Peshawar
55	University of Haripur, Haripur
56	University of Malakand, Malakand
57	University of Peshawar, Peshawar
58	University of Science & Technology, Bannu
59	University of Swabi, Swabi
60	University of Swat, Swat
61	Women University Mardan, Mardan
62	Women University, Swabi
63	Pakistan Military Academy, Abbottabad
64	University of FATA, Kohat
	Punjab
65	Bahauddin Zakariya University, Multan
66	Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences, Bahawalpur
67	Faisalabad Medical University, Faisalabad
68	Fatima Jinnah Medical University, Lahore
69	Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi
70	Ghazi University, Dera Ghazi Khan
71	Government College University (GCU), Lahore
72	Government College University, Faisalabad
73	Government College Women University, Faisalabad
74	Government College Women University, Sialkot
75	Government Sadiq College Women University, Bahawalpur
76	Information Technology University of the Punjab, Lahore
77	Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan
78	King Edward Medical University, Lahore
79	Kinnaird College for Women, Lahore
80	Kohsar University, Murree
81	Lahore College for Women University, Lahore
82	Mir Chakar Khan Rind University of Technology, Dera Ghazi Khan
83	Muhammad Nawaz Shareef University of Agriculture, Multan

84	Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering & Technology, Multan
85	Nishtar Medical University, Multan
86	Pir Mehr Ali Shah Arid Agriculture University, Rawalpindi
87	Punjab Tianjin University of Technology, Lahore
88	Punjab University of Technology, Rasul-Mandi Bahauddin
89	Rawalpindi Medical University, Rawalpindi
90	Rawalpindi Women University, Rawalpindi
91	The Islamia University of Bahawalpur
92	The Women University, Multan
93	University of Agriculture (UAF), Faisalabad
94	University of Chakwal, Chakwal
95	University of Education, Lahore
96	University of Engg. & Technology (UET) Taxila
97	University of Engineering and Technology Lahore
98	University of Gujrat, Gujrat
99	University of Health Sciences, Lahore
100	University of Home Economics, Lahore
101	University of Jhang, Jhang
102	University of Mianwali, Mianwali
103	University of Narowal, Narowal
104	University of Okara
105	University of Sahiwal, Sahiwal
106	University of Sargodha, Sargodha
107	University of the Punjab, Lahore
108	University of Veterinary and Animal Sciences, Lahore
109	National College of Arts (NCA), Lahore
110	National Textile University, Faisalabad
111	NFC Institute of Engineering and Technology, Multan
112	Pakistan Institute of Fashion and Design, Lahore
113	Virtual University of Pakistan, Lahore
	Sindh
114	Begum Nusrat Bhutto Women University, Sukkur
115	Benazir Bhutto Shaheed University of Technology & Skill Development, Khairpur Mirs
116	Benazir Bhutto Shaheed University, Lyari, Karachi
117	Dawood University of Engineering and Technology, Karachi
118	Dow University of Health Sciences, Karachi
119	Gambat Institute of Medical Sciences, Khairpur
120	Government College University, Hyderabad
121	Institute of Business Administration, Karachi
122	Jinnah Sindh Medical University, Karachi
123	Liaquat University of Medical and Health Sciences (LUMHS), Jamshoro
124	Mehran University of Engg. & Technology, Jamshoro
125	NED University of Engineering & Technology, Karachi
126	Peoples University of Medical & Health Sciences for Women, Shaheed Benazir Abad
127	Quaid-e-Awam University of Engineering, Science & Technology, Nawabshah
128	Shah Abdul Latif University, Khairpur

129	Shaheed Benazir Bhutto University of Veterinary & Animal Sciences, Sakrand
130	Shaheed Benazir Bhutto University, Shaheed Benazirabad, Nawabshah
131	Shaheed Mohtarma Benazir Bhutto Medical University (SMBBMU), Larkana
132	Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto University of Law, Karachi
133	Shaikh Ayaz University, Shikarpur
134	Sindh Agriculture University, Tandojam
135	Sindh Madressatul Islam University, Karachi
136	Sukkur, IBA
137	The Sindh Institute of Physical Medicine and Rehabilitation, Karachi
138	University of Karachi, Karachi
139	University of Sindh, Jamshoro
140	University of Sufism and Modern Sciences, Bhitshah
141	Air War College Institute, Karachi
142	Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi
143	Pakistan Naval academy, Karachi

FEDERALLY CHARTERED

SN	*Name of University*
1	Air University, Islamabad
2	Air War College Institute, Karachi
3	Allama Iqbal Open University, Islamabad
4	Bahria University, Islamabad
5	COMSATS University, Islamabad
6	Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi
7	Health Services Academy (HSA) Islamabad
8	Institute of Space Technology, Islamabad
9	International Islamic University, Islamabad
10	Karakorum International University, Gilgit-Baltistan
11	National College of Arts (NCA), Lahore
12	National Defence University, Islamabad
13	National Skills University, Islamabad
14	National Textile University, Faisalabad
15	National University of Medical Sciences, Islamabad
16	National University of Modern Languages, (NUML) Islamabad
17	National University of Sciences and Technology (NUST), Islamabad
18	National University of Technology (NUTECH), Islamabad
19	NFC Institute of Engineering and Technology, Multan
20	Pakistan Institute of Development of Economics (PIDE), Islamabad
21	Pakistan Institute of Engineering and Applied Sciences (PIEAS), Islamabad
22	Pakistan Institute of Fashion and Design, Lahore
23	Pakistan Military Academy, Abbottabad
24	Pakistan Naval academy, Karachi
25	Quaid-i-Azam University, Islamabad
26	Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Medical University, (SZABMU), Islamabad
27	University of Baltistan, Skardu
28	University of FATA, Kohat
29	Virtual University of Pakistan, Lahore

Annex-II

The detail of Professors, Associate Professor, Assistant Professors, and Lecturers

Type	Total Number of Professors
Regular	2102
Contract	324
Visiting faculty	278
Adhoc	3
Daily basis	2
Total	**2709**

Type	Total Number of Associate Professors
Regular	3040
Contract	708
Visiting faculty	355
Adhoc	5
Daily basis	0
Total	**4108**

Type	Total Number of Assistant Professors
Regular	9380
Contract	2333
Visiting faculty	1864
Adhoc	330
Daily basis	74
Total	**13981**

Type	Total Number of Lecturers
Regular	9304
Contract	2957
Visiting faculty	10173
Adhoc	267
Daily basis	391
Total	**23092**

Annex-III

UNIVERSITY-WISE POLICY AND TIME FRAME FOR REGULARIZATION OF SAID TEACHING STAFF WORKING ON ADHOC/DAILY BASIS

A total of **35** (27.55%) HEIs follow the recruitment policy/ statutes/ syndicate/ selection board/ provincial regulations for the regularization of teaching staff working on adhoc/ daily basis. The appointment/ regularization is made after fulfilment of all codal formalities upon recommendations of the Selection Board by the respective Syndicate/Senate, as per the HEI's Statutes/Act.

SN	Name of University
1	Abbottabad University of Science and Technology (AUST), Abbottabad
2	Bacha Khan University, Charsadda
3	Benazir Bhutto Shaheed University of Technology & Skill Development
4	BUITEMS, Quetta
5	Faisalabad Medical University, Faisalabad
6	Fatima Jinnah Medical University, Lahore
7	Government Sadiq College Women University, Bahawalpur
8	Institute of Management Sciences, (IM Sciences), Peshawar
9	Karakorum International University, Gilgit-Baltistan
10	Khushal Khan Khattak University Karak
11	King Edward Medical University, Lahore
12	Mirpur University of Science and Technology (MUST), Mirpur
13	Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering & Technology, Multan
14	National Defence University, Islamabad
15	National Textile University, Faisalabad
16	National University of Medical Sciences, Islamabad
17	Nishtar Medical University, Multan
18	Pakistan Institute of Development of Economics (PIDE), Islamabad
19	Pakistan Institute of Fashion and Design, Lahore
20	Shah Abdul Latif University, Khairpur
21	Shaheed Benazir Bhutto University, Shaheed Benazirabad
22	Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Medical University, (SZABMU), Islamabad
23	Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto University of Law, Karachi
24	Shaikh Ayaz University, Shikarpur
25	Sukkur, IBA
26	The University of Lakki Marwat
26	University of Agriculture (UAF), Faisalabad
28	University of Balochistan, Quetta
29	University of Engineering. & Technology, Peshawar
30	University of Haripur, Haripur
31	University of Loralai, Loralai
32	University of the Punjab, Lahore
33	University of Turbat, Turbat
34	Women University Mardan, Mardan
35	Women University, Swabi

A total of **55** (43.30%) HEIs do not regularize the teaching staff working on adhoc/daily basis, staff is engaged for a defined period only, as per the requirements of the respective HEI

SN	Name of University
1	Abdul Wali Khan University, Mardan
2	Bahauddin Zakariya University, Multan
3	Begum Nusrat Bhutto Women University, Sukkur
4	Benazir Bhutto Shaheed University, Lyari, Karachi
5	Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi
6	Gomal University, D.I. Khan
7	Government College University (GCU), Lahore
8	Government College Women University, Faisalabad
9	Government College Women University, Sialkot
10	Hazara University, Mansehra
11	International Islamic University, Islamabad
12	Jinnah Sindh Medical University, Karachi
13	Khyber Medical University, Peshawar
14	Kinnaird College for Women, Lahore
15	Kohat University of Science and Technology, Kohat
16	Kohsar University, Murree
17	Lahore College for Women University, Lahore
18	Liaquat University of Medical and Health Sciences (LUMHS), Jamshoro
19	Mehran University of Engg. & Technology, Jamshoro
20	Mir Chakar Khan Rind University, Sibi
21	Muhammad Nawaz Shareef University of Agriculture, Multan
22	NED University of Engineering & Technology, Karachi
23	Pak-Austria Fachhochschule Institute of Applied Sciences and Technology, Haripur
24	Peoples University of Medical & Health Sciences for Women
25	Pir Mehr Ali Shah Arid Agriculture University, Rawalpindi
26	Punjab Tianjin University of Technology, Lahore
26	Quaid-i-Azam University, Islamabad
28	Sindh Agriculture University, Tandojam
29	Sindh Madressatul Islam University, Karachi
30	The Islamia University of Bahawalpur
31	The University of Agriculture, D. I. Khan
32	The University of Agriculture, Peshawar
33	The University of Azad Jammu & Kashmir, Muzaffarabad
34	The University of Poonch, Rawalakot, AJK
35	The Women University, Multan
36	University of Baltistan, Skardu
37	University of Buner
38	University of Engg. & Technology (UET) Taxila
39	University of Engineering and Technology Lahore
40	University of FATA

A total of **29** (22.85%) HEIs do not engage/recruit teaching staff on adhoc/daily basis	
SN	**Name of University**
1	Air University, Islamabad
2	Air War College Institute, Karachi
3	Allama Iqbal Open University, Islamabad
4	Bahria University, Islamabad
5	Cholistan University of Veterinary and Animal Sciences, Bahawalpur
6	COMSATS University, Islamabad
7	Dow University of Health Sciences, Karachi
8	Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi
9	Government College University, Faisalabad
10	Government College University, Hyderabad
11	Health Services Academy (HSA) Islamabad
12	Information Technology University of the Punjab, Lahore
13	Institute of Business Administration, Karachi
14	Institute of Space Technology, Islamabad
15	National Skills University, Islamabad
16	National University of Modern Languages, (NUML) Islamabad
17	National University of Sciences and Technology (NUST), Islamabad
18	NFC Institute of Engineering and Technology, Multan
19	Punjab University of Technology, Rasul-Mandi Bahauddin
20	Rawalpindi Women University, Rawalpindi
21	Shuhada-e-Army Public School, University of Technology, Nowshera
22	The Women University of Azad Jammu & Kashmir, Bagh
23	University of Chakwal, Chakwal
24	University of Education, Lahore
25	University of Jhang, Jhang
26	University of Okara
26	University of Peshawar, Peshawar
28	University of Sindh, Jamshoro
29	University of Veterinary and Animal Sciences, Lahore

*Question No. 1 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the number of drugs that have been declared as sub-standard or counterfeit since 2012;

(b) the steps being taken for preventing the manufacturing and supply of such drugs in the country during the said period; and

(c) action taken against individuals / firms involved in manufacturing and supply of sub-standard and counterfeit drugs in the country indicating names of such firms / individuals?

Mr. Abdul Qadir Patel: (a) Number of samples declared Substandard/Counterfeit by Central Drugs Laboratory, Karachi since 2012 is given as under:

Year	Substandard products	Counterfeit products
2012	50	00
2013	56	01
2014	80	00
2015	14	00
2016	48	03
2017	45	02
2018	81	01
2019	33	03
2020	53	00
2021	41	00
2022	20	00

(b) The regulators are vigilant about their duties and responsibilities. The inspectors of drugs monitor the markets and take appropriate actions under law. Drug Regulatory authority of Pakistan (DRAP)/Federal Government has serious concerns on the matter of manufacturing substandard medicines and has adopted zero tolerance policy against the culprits and has taken following measures in order to eliminate sale of substandard and counterfeit drugs in the market:

- Drug Regulatory Authority of Pakistan (DRAP) is in phase of its accreditation/ certification from World Health Organization (WHO). In this regard, DRAP

striving to achieve level III of Global Benchmarking Tool (GBT) which endorses that NRA has systematic regulatory approach and function with the essential capacity are implemented.

- To achieve the purpose of an up-to-date and international level testing facility, Central Drugs Laboratory (CDL) Karachi has tremendously upgraded. Its facility in the last three years. Which include implementation of an extensive Quality Management System. System, State of the art equipment for compliance and investigate testing, Laboratory information management system for managing all laboratory activities with full traceability, integrities and reliability, Specialized laboratories for pharmaceuticals, medical devices, alternative medicines and chemical reference standards preparation under comprehensive architectural master plan and International standard safety and security arrangements.

Moreover, following steps are also being taken by DRAP in this regard;

- Trainings of Federal Inspector of Drugs and DRAP officers by International trainers.
- Implementation of PIRIMS (Pakistan Integrated Regulatory Information Management System) for efficient and transparent regulatory activities.
- DRAP has also achieved ISO 9001:2015 in July, 2019.
- Issuance of technical guidelines. Relating to pharmacovigilance to provide clear guidance to the industry and the general public.
- A National framework for post-marketing surveillance for eradication of spurious drugs was developed in July 2019 and MOUs are being signed with the Health Departments, of the Provincial Governments for countrywide implementation of the system.

- The Federal Government has notified Bar Coding System (Serialization) for prompt identification of spurious/ counterfeit drugs at every level. It would be easily detectable whether product is genuine or counterfeit by the use of smart phone application by the patient/ retailer/ wholesale/ regulator.

(c) The culprits are awarded punishment under the relevant provisions of DRAP Act 2012 which include:

- Suspension/Cancellation of Registration of Drug.
- Suspension/Cancellation of section.
- Suspension/Cancellation of Drugs Manufacturing License.

Details of fines and imprisonment are given as under:

Sr No.	Type of Offence	Punishment
1	Manufacturing and sale of sub-standard Drugs	Up to five (5) years, and with fine of up to 500,000/- rupees
2	Manufacturing and sale of Counterfeit Drugs	Up to seven (7) years, or with fine up to 500,000/- rupees or both

Names of firms/individuals and products declared substandard are attached as Annex-I.

(Annexure has been placed in the Library and on the Table of the mover/concerned Member)

*Question No. 2 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the broad contours of Pakistan's foreign policy towards India in the current paradigm?

Mr. Bilawal Bhutto Zardari: Pakistan is pursuing a foreign policy that looks to build partnerships for peace, friendship and prosperity in the region and beyond. However, India's illegal and unilateral actions of August 5, 2019 in IIOJ&K were a huge setback to our efforts to build regional peace. With its illegal and unilateral actions of 5 August 2019, India not only smothered the legitimate aspiration of the Kashmiri people to determine their own destiny

but also shattered the prospects of a constructive and result oriented dialogue on all issues including IIOJK.

The Jammu and Kashmir dispute remains one of the oldest unresolved disputes on the agenda of the UN Security Council. India has denied Kashmiris their inalienable right to self-determination. India has unleashed ruthless oppression and has committed grave human rights violations with impunity in the IIOJK. India is pursuing a treacherous agenda to alter the demographic composition of IIOJK as part of its sinister strategy to disenfranchise the Kashmiri Muslim majority and reduce it to a minority.

Pakistan's full spectrum response to India's illegal and unilateral actions of 5 August, 2019 is geared through a well-coordinated national effort involving all state institutions and segments of the society, media and all political parties in the parliament. Our extensive diplomatic, political and media campaign continues to highlight the legal, human rights, and peace & security dimensions of the Jammu & Kashmir dispute, globally.

Pakistan has been raising the Jammu and Kashmir dispute in all my bilateral and multilateral engagements. Foreign Office and its Missions abroad continue to make concerted efforts to internationalize the Kashmir cause.

Pakistan remains extremely concerned over the rising Islamophobia and systematic violence against Muslims in India. Pakistan's response in Islamabad as well as through its missions abroad, to the alarmingly rising Islamophobia and the ominous trend of making sacrilegious comments against the Holy Prophet (PBUH) has been forceful and robust.

Following India's launch of supersonic missile into Pakistani territory on 9 March 2022, Pakistan is highlighting India's dubious credentials regarding the use of strategic weapons in upcoming events / meetings including the Session of the UN General Assembly.

While Pakistan appreciates socio-economic dividends of trade with India, we are not ready to partake in any such activity with a country that perpetuates its brutality through illegal and

unilateral measures in the IIOJK. The future of South Asia cannot be held hostage indefinitely by the vitriol and communal hate mindset of the Indian government. As an exponent for regional connectivity, collective prosperity and sustainable peace, Pakistan remains committed to result-oriented and constructive engagement with India.

*Question No. 3 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the broad contours of Pakistan`s foreign policy toward Saudi Arabia during the last four years?

Mr. Bilawal Bhutto Zardari: Pakistan and Saudi Arabia enjoy strong fraternal ties that are deeply rooted in our shared history, common values, faith, culture, and mutual respect for each other. The cooperation between Pakistan and Saudi Arabia is structured within the framework of the Saudi-Pakistan Supreme Coordination Council (SPSCC). Under the SPSCC framework, bilateral cooperation between Pakistan and Saudi Arabia falls under the following three pillars:

(i) Political & Security pillar: mainly includes strategic cooperation, security and defence collaboration.
(ii) Economic pillar: mainly includes cooperation in investments, trade, climate change, minerals, renewable energy, technology, infrastructure development, IT, manufacturing and food security.
(iii) Social & Culture pillar: mainly includes cooperation in media, culture, sports, labour recruitment, and religious fields.

*Question No. 4 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the broad contours of Pakistan`s foreign policy towards Russia during the last four years?

Mr. Bilawal Bhutto Zardari: In line with our foreign policy objective of having friendly relations with all major powers of the world, Pakistan is committed to building and maintaining productive and cooperative relations with Russia.

Our relations have made progress over the last two decades and all successive governments in Pakistan have contributed to it. The two countries enjoy close friendly relations based on mutual respect, trust and understanding. Bilateral cooperation spans across multiple domains including trade, food security, energy, defense, and people to people contacts.

The two countries have maintained leadership contacts over the years. Recently, the Prime Minister had a very cordial meeting with President Putin on the sidelines of Shanghai Cooperation Organization (SCO) Council of Heads of Government Meeting in Samarkand, Uzbekistan. The two leaders agreed to work together to expand bilateral relations across all areas of mutual benefit.

Pakistan has a number of institutional mechanisms with Russia which hold regular meetings across various fields of cooperation ranging from trade & investment, political consultations, defense, to security and energy.

Bilateral trade, though growing steadily, still remains below its potential. We are engaging with the Russian side to discuss ways and means to improve quantum of trade. As a gesture of solidarity with the flood stricken people of Pakistan, the Russian government has sent a planeload of relief assistance comprising tents, food, medicines and drinking water facility.

Pakistan and Russia have converging views on matters of regional importance. Both countries also coordinate closely at multilateral forums including United Nations and Shanghai Cooperation Organization.

*Question No. 5 **Senator Mushtaq Ahmed:** Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that number of Pakistani women suffering from breast cancer is highest in Asian

countries, if so, the findings / results acquired by the Ministry; and

(b) indicating steps being taken for early diagnosis, treatment and facilitation of women suffering from breast cancer?

Mr. Abdul Qadir Patel: (a) The breast cancer data in Pakistan is in scattered form. No data is being recorded on daily basis. However, Pakistan utilizes data from Global Burden of Disease Study (GBD) that provides statistics on annual basis. According to GBD, approximately **4.52%** of total deaths of females of all ages were reported in year 2019 in Pakistan. So far, no such survey has been conducted for gathering breast cancer data. The data is present in scattered form maintained by cancer hospitals (public and private).

(b) **"Federal Breast Cancer Screening center"** has been established at Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS) hospital, ICT which is the first dedicated public facility in Pakistan to provide awareness, detection and subsequent treatment of the breast cancer disease. While after devolution in 2011, provinces are responsible for the delivery of health related services. So, it is the responsibility of provinces to establish breast cancer screening facilities and services in their geographical area.

*Question No. 9 **Senator Seemee Ezdi:** Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state whether it is a fact that Federal Directorate of Education had signed a memorandum of understanding with Tech Valley, the country partner of Google for Education to digitize all Government schools in Islamabad in May 2021, if so, the present status of the said initiative?

Rana Tanveer Hussain: Yes it is a fact that for phase one of the collaboration between M/o FE&PT and Tech Valley, an agreement was signed on 24th May, 2021.

Current Status

a. A total of 424 schools have been added in the Admin Portal and the IDs of students and teachers have been created. This amounts to over 220,000 entries comprising of Students, Teachers & Administration Staff.

b. Carried out physical training of teachers on Google Workspace for Education tools. In all 6 sectors i.e Urban I, Urban II, Bhara Kahu, Tarnol, Nilore and Sihala, 400+ Master Trainers from FDE have been trained on Google Workspace for Education tools by March 2022. These Master Trainers are advised to cascade the training in their respective schools.

c. Level 1 certification exam is to be conducted by the end of 4th Quarter, Google Tech Valley is supposed to conduct level l certification exam.

*Question No. 10 **Senator Seemee Ezdi:** Will the Minister for National Health Services Regulation and Coordination be pleased to state:

(a) whether the Government has recently conducted any survey regarding increase in the number of kidney, heart, hepatitis B&C, HIV and tuberculosis patients at Federal and Provincial level, if so, details thereof;
(b) the steps by the Government to extend medical treatment to patients for above disease at Federal Government hospitals; and
(c) the steps taken by the Federal Government for provision of technical and financial assistance to provinces regarding prevention and treatment of the said diseases?

Mr. Abdul Qadir Patel: (a) Recently, no survey has been conducted at the Federal and Provincial level to know the number

of kidney and heart patients in Pakistan. Before the devolution in 2011, Pakistan Medical Research Council (PMRC) carried out a national hepatitis-B and C prevalence survey in which the national -prevalence of hepatitis B was 2.5% and hepatitis C was 5%. After devolution, provinces have their own hepatitis control programs. As regards HIV/AIDS, the most recent survey was conducted in 2016-17.The findings showed that HIV prevalence in general population is less than 1%, and it varies in different key populations. The last TB prevalence survey was conducted in 2010-2011.

(b) Federal Government hospitals are dispensing free of cost medicines on Out Patient Department (OPD) basis for Hepatitis B&C. Regarding HIV/AIDS, three new HIV clinics/Anti Retroviral Treatment (ART) centers, one each in Gilgit Baltistan Azad Jammu & Kashmir and Islamabad Capital Territory have been established where free of cost antiretroviral medicines to HIV patients are also provided. The Government is also providing free of cost HIV diagnostic services Furthermore, to enhance treatment adherence, nutrition and social support is also provided to them. For TB, the Federal Government Hospitals provide free of cost diagnostic and treatment services to patients diagnosed with Tuberculosis.

(c) Ministry of NHSR&C, in collaboration with Provincial Governments, started a landmark health care initiative called the Sehat Sahulat Program, with an objective to lead a path towards Universal Health Coverage (UHC) in Pakistan. The program has Priority Treatment Package that includes heart disease and Dialysis of Kidney patients.

For the prevention and control of Hepatitis, a national Technical Advisory Group (TAG) has been formulated to provide strategic guidance and support to all the national and provincial stakeholders for the prevention, control and elimination of Hepatitis in Pakistan. National Testing and treatment guidelines to

provide guidance on the standardized screening, testing and treatment of viral hepatitis lave been developed.

For HIV/AIDS the Federal Government is providing normative guidance and technical support in the development of evidence-guided and costed provincial AIDS strategies to the provinces. It is also providing support in development of costed PC1 for HIV/AIDS. response in provinces, implementation of the Global Fund grant, integration of national HIV management information system, the development of national HIV treatment and prevention guidelines, standard operating procedures, checklists, reporting tools etc.

The National TB Control Program (NTP) is providing regular technical assistance to provinces by developing diagnostic and treatment guidelines on drug sensitive and drug resistant TB. In addition, NIP provides on-job training to relevant health care providers by regular monitoring and hand holding. NTP has developed Guidelines on Drug Sensitive TB management, Multi Drug Resistant (MDR) TB, programmatic management of TB preventive treatment, guidance on diagnostic services and monitoring and evaluation modules. Providing technical assistance is an ongoing activity and in this context, NTP has close liaison and coordination with provinces. After devolution, the Federal Government is not providing any financial support to the provinces after devolution.

*Question No. 11 Senator Zeeshan Khanzada: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government of Saudi Arabia has recently announced scholarships for Pakistani students, if so, the details indicating the percentage share for Khyber Pakhtunkhwa in the said scholarships; and
(b) the detailed eligibility criteria and procedures for availing the said scholarships?

Rana Tanveer Hussain: (a) Yes, it is a fact that the Government of Saudi Arabia has announced 600 scholarship opportunities for Pakistani nationals to pursue PhD, Masters, Undergraduate, and Diploma studies in Saudi Arabia Universities. The Scholarship information has been communicated by Pakistani Embassy, Saudi Arabia to HEC through diplomatic channels. All the above scholarships are offered on merit and no percentage share for Khyber Pakhtunkhwa, or any other province has been specified

(b) The details of eligibility criteria and procedure for availing the said scholarships is attached at Annex-I.

Annex-I

THE DETAILS ELIGIBILITY CRITERIA AND PROCEDURE FOR AVAILING SCHOLARSHIPS

Eligibility Criteria

- Applicant must be a Pakistani or AJK national.
- 75 percent students will be awarded scholarship from Pakistan. Whereas 25 percent scholarships will be given to Pakistani students residing in the Kingdom.
- Male and female both can apply for these scholarships.
- The applicant should be between 17 to 25 years for Bachelor programme, must be below 30 years for Master programme and less than 35 for PhD programme on closing date of the application portal of respective university.
- The selected applicants will join the respective programme in September /October each year in Saudi Arabia.
- The applicant must not be holding any other scholarship at the time of availing Saudi scholarship.
- The applicant must not have any criminal record.
- The applicant must not have been suspended from any educational institution on disciplinary or any other valid ground.
- Any other requirement set by the respective Saudi University or Saudi Government.

Procedure to Apply for Scholarships

- Students must apply directly on the respective Saudi's university website/ online portal.
- Each university has its own eligibility criteria and application time frame. Students need to consult website for eligibility criteria of each discipline/course /university.
- The scholarships are offered at diploma, bachelors, masters and PhD Level.
- These scholarships are offered for almost all discipline, political science, Law, Education, Administration, Economics, Engineering, computer science, Agriculture, Arabic/ Islamic studies and Media sciences.
- These scholarships are offered by 25 universities in the Kingdom as given below.
- University will forward the application to the Saudi Ministry of education which decides the final award of scholarships to eligible applicants.
- Applicants should share copy of the submitted application on the official email of the embassy of Pakistan, Riyadh **Pahrepriyad@mofa.gov.pk** for follow up with Ministry of Education, Saudi Arabia and respective university for grant of scholarships.

*Question No. 12 Senator Zeeshan Khanzada: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in the wake of protests by Indian Muslims against blasphemous remarks by a BJP politician, the violence against Muslims and damages to their properties has increased in India; if so,
(b) the steps taken by the Government to highlight the issue at regional and international forums?

Mr. Bilawal Bhutto Zardari: (a) & (b) Over last one year, several controversies have been sparked by BJP-RSS to incite anti-Muslim hate and communal violence. Muslim places of worship in many states of India are facing threat and remain under constant attacks from Hindu fanatics. Other blatant atrocities against Indian Muslims including mob lynching, cow vigilantism and vandalization of Muslim places of worship by Hindu fanatics continue unabated.

The tense communal environment in India was further vitiated by the sacrilegious remarks made by two BJP officials against the Holy Prophet (PBUH) in end May 2022. These remarks were strongly condemned by the Muslim countries including Pakistan, Qatar, Kuwait, Iran, Saudi Arabia, UAE, Indonesia, Iraq, Afghanistan and organizations like OIC and GCC.

There has been a strong reaction from the Muslims in India. Widespread protests were reported in many cities in which 2 people were killed. Numerous videos of police brutality surfaced on social media that clearly showed the treatment meted out to peaceful Muslim protestors.

There has been no condemnation of these remarks by any BJP leader. The perfunctory disciplinary action that has been taken is nothing but an "eye wash" for public consumption. Rather than taking decisive action against the BJP officials to assuage the pain caused to the Indian Muslims and those around the world, the BJP government in the state of Uttar Pradesh has instead retaliated by razing the houses of those Muslims leaders who were suspected of leading protests against the hideous outburst. This campaign is

being ominously called `bulldozer justice' and is being flaunted as a symbol of state supremacy.

The principal accused, Nupur Sharma, who is now a suspended Spokesperson of BJP is being relentlessly defended despite Indian Supreme Court's categorical comments holding her responsible for unrest in the country.

As the world awaited any demonstrable action by the Indian government against those responsible for making sacrilegious comments T. Raja Singh another BJP official and member of Telangana's state assembly uttered highly objectionable remarks about the Holy Prophet (PBUH) in an inflammatory video. Widespread protests in Hyderabad led to arrest of Singh. BJP has reportedly suspended his party membership in what is a cosmetic disciplinary action while he continues to enjoy patronage of his party.

Government of Pakistan's response to the sacrilegious remarks and the situation arising from these remarks has been forceful and robust. The steps taken so far include:

i. Strong condemnation at the level of the President, the Prime Minister and Foreign Minister;

ii. The Foreign Minister apprised the President of the UN General Assembly as well as the OIC Secretary General about the alarming situation of Islamophobia in India and vivid possibility of communal situation growing out of control following the sacrilegious remarks;

iii. Foreign Secretary briefed envoys of the P-5 countries and met with OIC Ambassadors in Islamabad to register Pakistan's strong concern at the alarming trajectory of Islamophobia and targeting of Muslims in India;

iv. Pakistan's Permanent Representative to the UN, New York during a debate on Hate Speech, condemned India for virtually condoning the blasphemous remarks made by political representatives of the ruling party and for fanning communal hatred across the country;

v. Pakistan has also strongly condemned the incident of sacrilegious remarks by BJP state legislator Mr. T. Raja Singh from Telangana.

*Question No. 13 **Senator Fawzia Arshad:** Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) the names, and places of medical and law colleges currently affiliated with the universities (recognized and unrecognized); and
(b) steps being taken to combat the growth of fake institutions?

Rana Tanveer Hussain: (a) In 2005, HEC devised an Affiliation Criteria and the same was notified with all public sector HEIs and provincial governments for compliance. As per these criteria, only public sector universities can grant affiliation. In provinces, the public sector universities and respective HEDs are looking after the affiliation matters, however, a college/institute located in Islamabad Capital Territory (ICT) needs to seek HEC's NOC before affiliation with any public sector university.

Medical & Dental Colleges are being regulated by Pakistan Medical Commission (PMC) erstwhile PM&DC, therefore, list of recognized/ unrecognized colleges could be obtained from Pakistan Medical Commission (PMC). Similarly, Pakistan Bar Council (PBC) is regulating the undergraduate Law degree (LLB), therefore, list of Law Colleges affiliated with recognized Universities, across the country could be obtained from PBC.

(b) HEC is working in close coordination with all provincial Higher Education Departments to trace/identify illegal/unlawful operation of universities/institutions and taking strict action against the identified illegal institutions.

- Based on information received through admission advertisements made by HEIs, social media, request of any organization/entity or walk in queries of the students/public, HEC takes appropriate action against the illegal/unauthorized institution(s) and name(s) of such institution(s) is included in the list of fake/illegal universities/ campuses/affiliated colleges and the same list is uploaded/updated on HEC web site.

- HEC places an advisory on its web site along with periodic alerts published in national and regional dailies regularly cautioning parents, students, and public not to seek admission in such unlawful universities/institutions as qualifications held from these would not be recognized/ validated. For awareness of public/students, the HEC has also placed list of recognized institutions on the HEC web site.

- HEC has suspended operations of illegal colleges/ campuses of various universities and few of the cases have been referred to different government functionaries from time to time for taking stern action against illicit activities of such illegal institutions.

- All the recognized Universities/Institutions/ campuses are regularly monitored by HEC Quality Assurance Agency and the compliance of HEC rules and regulations is ensured by these institutions. On account of non-compliance, the degree program(s) are either halted or fresh intake is stopped till adhering all requirements of HEC.

- HEC is combating the menace of fake/illegal educational institutions and seeks continuous support of all stakeholders in promoting this national cause.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 320 ویں اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔اس لیے انہوں نے اس مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پرنس احمد عمر احمد زئی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 319 اور 320 ویں اجلاسوں میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔اس لیے انہوں نے ان مکمل اجلاسوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 27 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کہدہ بابر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بزنجو صاحب! دو منٹ دے دیں، agenda کے بعد بات کرلیجیے گا۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب والا! ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی بزنجو صاحب۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب چیئرمین! کل سینیٹر سیف اللہ نیازی صاحب کے حوالے سے motion move ہوا تھا، اس پر صرف movers نے ہی گفتگو کی تھی، ہم نے چار گھنٹے

انتظار کیا لیکن آپ نے ہمیں موقع نہیں دیا۔ آج سیلاب کے حوالے سے پھر انہی کا ہی motion ہے، آپ اس میں بھی پہلی ترجیح movers کو دیں گے یا ہمیں بھی موقع ملے گا؟

جناب چیئرمین: جناب والا! کل رات نو بجے conclude کرنے سے پہلے ہم نے موقع دیا تھا لیکن آپ ایوان میں موجود نہیں تھے۔ جو movers ہوتے ہیں ہم انہیں priority دیتے ہیں لیکن ہم تین اور ایک کے تناسب سے کر لیں گے۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب والا! میری گزارش ہے کہ parliamentary leaders کو وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، ہم آج رات نمٹا دیں گے چاہے رات بارہ بجے تک بیٹھنا پڑے، ڈاکٹر صاحب! آج بیٹھ جائیں کوئی بات نہیں۔

Mr. Chairman: Order No. 3. Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, please move Order No. 3.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding the Limited Liability Partnership (Amendment) Bill, 2022

Senator Saleem Mandviwalla: Sir, I, Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue present report of the Committee on the Bill further to amend the Limited Liability Partnership Act, 2017 [The Limited Liability Partnership (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Mushtaq Ahmed, on 14th February, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4. Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, please move Order No. 4.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding the Limited Liability Partnership (Amendment) Bill, 2022

Senator Saleem Mandviwalla: Sir, I, Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue present report of the Committee on the Bill further to amend the Limited Liability Partnership Act, 2017 [The Limited Liability Partnership (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Zeeshan Khan Zada, on 30th May, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 5. Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, please move Order No. 5.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding the Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022

Senator Saleem Mandviwalla: Sir, I, Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue present report of the Committee on the Bill to establish the Export-Import Bank of Pakistan for the promotion of international trade [The Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 6. Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, on his behalf Senator Azam Swati, please move Order No. 6.

Presentation of Report of the Standing Committee on Law and Justice regarding the Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Sir, I on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice present report of the Committee on the Bill further to amend the Publication of Laws of Pakistan Act, 2016 [The Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 7. Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, please move Order No. 7.

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! میں اسے پیش کرنے سے پہلے آپ سے پانچ منٹ کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب! please for God's sake, پانچ منٹ بڑی لمبی کہانی ہے۔ ابھی آپ اس کو نمٹائیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohsin Aziz: Sir, I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2022 Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Fawzia Arshad on 30th May, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 8. Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, please move Order No. 8.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohsin Aziz: Sir, I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Mohsin Aziz on 23rd May, 2022.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 9. It stands in the name of Senator Mohsin Aziz. Please move Order No. 9.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Islamabad Capital Territory Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the West Pakistan Maternity Benefit Ordinance, 1958 [The Islamabad Capital Territory Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Fawzia Arshad on 30th May, 2022.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 10. It stands in the name of Senator Mohsin Aziz. Please move Order No. 10.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the

Capital Development Authority Ordinance, 1960 [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Fawzia Arshad on 6th June, 2022.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 11. It stands in the name of Senator Mohsin Aziz. Please move Order No. 11.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Islamabad Capital Territory Prohibition on Employment of Children (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill to prohibit the employment of children and to regulate the employment of adolescents in certain works [The Islamabad Capital Territory Prohibition on Employment of Children (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Fawzia Arshad on 6th June, 2022.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 12. It stands in the name of Senator Mohsin Aziz. Please move Order No. 12.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding the shifting of Department of Libraries to Sector H-9 Islamabad

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 45, asked by Senator Fida Muhammad on 29th December, 2021, regarding the shifting of Department of Libraries to Sector H-9 Islamabad.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 13. It stands in the name of Senator Mohsin Aziz. Please move Order No. 13.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Rana Maqbool Ahmad on 23rd May, 2022.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 14. It stands in the name of Senator Mohsin Aziz. Please move Order No. 14.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2022

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Rana Maqbool Ahmad on 30th May, 2022.

Mr. Chairman: The report stands laid. Please sit down, Mohsin Sahib.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! بس مجھے پانچ منٹ دیں۔

جناب چیئرمین: میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! ساڑھے چار منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی میری بات تو سنیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میں اس ایوان میں پچھلے سات سال سے بیٹھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: معذرت کے ساتھ پھر تو آپ نے ان سات سالوں میں کچھ نہیں سیکھا ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! گزارش یہ ہے کہ یہ میرے صوبے کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو وقت دوں گا۔ مجھے پانچ منٹ دیں کہ پہلے House business ختم کروں۔ میں جب وہ motion take up کروں گا تو اس میں already یہ چیزیں شامل ہیں جن پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر بات کرنے سے پہلے آپ پانچ منٹ لے لیجیئے گا۔

We now move on to Order No. 15. It stands in the name of Senator Irfan-Ul-Haque Siddiqui. Please move Order No. 15.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on The Pakistan Global Institute Bill, 2022

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: I, Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, hereby present report of the Committee on the Bill to provide for establishment of the Pakistan Global Institute [The Pakistan Global Institute Bill, 2022].

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 16. It stands in the name of Senator Muhammad Humayun Mohmand. Please move Order No. 16.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination Mohmand regarding the number of children below ten years of age in Pakistan suffering from anemia and stunting

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! یہ ایک بہت ہی important سوال تھا جسے سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ نے اٹھایا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ جب اس پر بات چیت ہو رہی تھی تو ہمیں یہ پتہ چلا کہ حکومتی اقدامات کی وجہ سے ساڑھے تین سال کے عرصے میں یہ 3 to 5 percent drop ہوا ہے۔ اب میں رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

I, Senator Muhammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 83, asked by Senator Seemee Ezdi on 21st January, 2022, regarding the number of children below ten years of age in Pakistan suffering from anemia and stunting and the steps being taken by the Government to deal with the alarming issue.

I must congratulate the Government of that time which worked a lot on this matter and got it effectively solved in a very short period of time, thank you.

Mr. Chairman: Well done, Dr. Sahib. Keep working in such a manner. The report stands laid. We now move on to Order No. 17. It stands in the name of Senator Farooq Hamid Naek. Please move Order No. 17.

Presentation of Report of the Standing Committee on Foreign Affairs on The Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) (Amendment) Bill, 2022

Senator Farooq Hamid Naek: I, Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Foreign

Affairs, hereby present report of the Committee on the Bill further to amend the Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) Act, 1948 [The Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) (Amendment) Bill, 2022].

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move onto Order No. 18. It stands in the name of Senator Muhammad Tahir Bizinjo. Please move Order No. 18.

Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges on the proposed amendment in Rule 57 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I, Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on the proposed amendment in Rule 57 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, moved by Senator Bahramand Khan Tangi on 1st August, 2022.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 19. It stands in the name of Senator Muhammad Tahir Bizinjo. Please move Order No. 19.

Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding the irresponsive attitude of Acting Governor, State Bank of Pakistan towards the Parliamentarians

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I, Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on the Privilege Motion moved by

Senator Manzoor Ahmed against the Acting Governor, State Bank of Pakistan due to his irresponsive attitude towards the Parliamentarians which amounts to obstruction in discharge of Parliamentary functions of the Parliamentarians.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No. 20. It stands in the name of Senator Muhammad Tahir Bizinjo. Please move Order No. 20.

Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding the misbehavior of the SHO, Women Police Station, with the Female Senators

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I, Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur on her behalf and on behalf of Senators Seemee Ezdi, Fawzia Arshad, Falak Naz, Zeeshan Khan Zada, Ejaz Ahmad Chaudhary, Faisal Javed, Faisal Saleem Rehman, Muhammad Humayun Mohmand, Syed Shibli Faraz and Mohsin Aziz against the SHO, Women Police Station, Islamabad due to misbehavior with the female Senators during peaceful protest outside Election Commission of Pakistan (ECP) Office, Islamabad.

Mr. Chairman: The report stands laid. You are doing a great work in the Privilege Committee. We now move on to Order No. 21. It stands in the name of Senator Rana Maqbool Ahmad. Please move Order No. 21.

Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat regarding ownership of PTDC Properties/Hotels

Senator Rana Maqbool Ahmad: I, Senator Rana Maqbool Ahmad, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee on a Calling Attention Notice moved by Senator Mohsin Aziz on 16th November, 2021, regarding present status of properties/hotels of Pakistan Tourism Development Corporation (PTDC) in relation to their ownership.

Mr. Chairman: The report stands laid. Mohsin Dawar, who is MNA, is sitting in the lobby. We welcome him. We now move on to Order No. 22. It stands in the name of Senator Syed Muhammad Sabir Shah, Chairman, Standing Committee on Water Resources. On his behalf Senator Sana Jamali, please move Order No. 22.

Presentation of Report of the Standing Committee on Water Resources regarding details of violation committed by India under the Indus Water Treaty causing water scarcity in Pakistan

Senator Sana Jamali: I, on behalf of Chairman, Standing Committee on Water Resources present report of the Committee on the subject matter of the Starred Question No.112, asked by Senator Seemee Ezdi on 1st February, 2022, regarding details of violations committed by India under the Indus Water Treaty causing water scarcity in Pakistan, indicating also the details of those articles of IWT violation by India so far.

Mr. Chairman: Report stands laid. Honourable Minister for Finance and Revenue, on his behalf Federal

Minister of State for Finance and Revenue, please move Order No. 23.

Laying of the Half Year Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on state of Pakistan's Economy for the year 2021-22

Dr. Aisha Ghaus Pasha: I beg to lay before the Senate the Half Year Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the State of Pakistan's Economy for the year 2021-2022 under sub-section (2) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 24, Minister-In-charge for Establishment Division

آپ move کریں جناب،

Honourable Minister of State for Law, please move Order No. 24.

Laying of the Federal Public Service Commission's Annual Report for the year 2020

Senator Shahadat Awan: I, on behalf of the Minister-In-charge of the Establishment Division lay before the Senate the Federal Public Service Commission's Annual Report for the year 2020, as required under sub-section (1) of Section 9 of the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 (Ordinance NO.XLV of 1977).

Mr. Chairman: Report stands laid. Thank you.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ شوکت ترین صاحب کے بعد آپ کا نمبر ہے، پانچ منٹ آپ اس پر بولیں پھر اپنی motion پر بولیں۔ شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Please، اس طرح آج نہیں چلے گا۔ آج آپ نے بھی تعاون کرنا ہے۔

Order No. 25, Discussion on the following motion moved by honourable Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition, on his behalf and on behalf of Sentors Muhammad Azam Khan Swati, Syed Shibli Faraz, Faisal Saleem Rehman, Muhammad Humayun Mohmand, Moshin Aziz, Faisal Javed, Fida Muhammad, Dost Muhammad Khan, Shaukat Fayyaz Ahmed Tarin, Liaqat Khan Tarakai, Seemee Ezdi, Walid Iqbal, Zeeshan Khan Zada, Sania Nishtar, Dr. Zarqa Suharwardy Taimur, Falak Naz, Gurdeep Singh, Fawzia Arshad, Saifullah Sarwar Khan Nyazee, Aon Abbas, Ejaz Ahmad Chaudhry, syed Ali Zafar, Saifullah Abro and Muhammad Abdul Qadir on 26th September, 2022.

تو یہ دو آپ کے آج رہ گئے ہیں، شوکت ترین صاحب، بسم اللہ کریں گے جی۔ جی جناب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! آج چونکہ time کافی ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، کوئی کافی نہیں ہوا۔ کل بھی اسی وقت پر start کیا تھا۔ ہم آپ کو دو گھنٹے بالکل دیں گے۔ آپ بسم اللہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: نہیں، آج آپ ایک motion لے لیں۔ flood والا معاملہ بھی بڑا اہم ہے، سارے لوگ اس پر بات کرنا چاہیں گے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ flood issue آپ Friday کو لے لیں، آج صرف economy پر کر لیں۔

جناب چیئرمین: جناب! Friday کو ہو نہیں سکے گا۔ آپ کو پتا ہے کہ ہم نے specially rules relax کر کے لیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ flood matter لے لیں۔

جناب چیئرمین: میں کہتا ہوں کہ آپ ان دونوں کو club کر لیں۔ تشریف رکھیں جی، آپ لوگ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! پہلے دو ہم نے کر لیے تھے۔

جناب چیئرمین: جی اکانومی پر، جناب شوکت ترین صاحب پلیز۔

Discussion on the Commenced Motion under Rule 218 moved by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition and other Senators regarding iii) Deteriorating Condition of economy, iv) Inefficiency of the Government to cope with floods

Senator Shaukat Fayyaz Ahmad Tarin

جناب شوکت فیاض احمد ترین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Order in the House, کل Leader of the House نے جاتے جاتے یہ کہا کہ ان کا سر جھک گیا کیونکہ شوکت ترین صاحب نے آڈیو لیک پر جو کہا تو میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ کیوں جھک گیا۔ Audio Leaks or Audio Taping تو illegal ہے۔ ایک private conversation tape کر دی گئی اور پھر اس کو لیک کر دیا گیا۔ اس کا لب لباب تو صرف یہی تھا نا کہ تیمور جھگڑا نے فنانس کے وزیر کو ایک خط لکھا کہ ہمیں سو بلین روپے چاہییں جو آپ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے اور by the way floods ہیں اور اس میں جو آپ نے surplus کی بات کی ہے وہ شاید ممکن نہ ہو۔ یہی چیز تھی نا۔ ٹیپ تو illegal تھی لیکن اللہ الحق ہے، اس نے تین ہفتے کے اندر اندر ان کو شیشہ دکھا دیا۔ یہ کل اور پرسوں جو leaks ہوئی ہیں اس میں ان کے بڑے بڑے وزراء وغیرہ نے جو باتیں کی ہیں، کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ ہم اس کے contents publicly discuss کریں۔ کیا یہ صحیح چیز ہوئی ہے۔ ابھی پہلی چیز پر میرا یہ موقف ہے کہ private conversations کو ٹیپ نہیں کرنا چاہیے جو بھی کر رہے ہیں۔ ابھی بھی میرا موقف یہ ہے کہ جو ابھی leaks ہوئی ہیں یہ بھی غلط ہیں because اس سے ہماری سیکورٹی compromise ہوتی ہے۔ اگر یہ میری وجہ سے جھکا رہے تھے تو میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے والد صاحب نے پاکستان کے لئے انگریز کی جیل بھی بھگتی ہے اور انہوں نے ہندوستان کی جیل بھی بھگتی ہے پاکستان کے لئے۔

میں جب حبیب بنک میں آیا اور میاں نواز شریف ہی مجھے لے کر آئے تھے، اس وقت میری تنخواہ ایک ملین ڈالر تھی، اس وقت میری تنخواہ چھ کروڑ روپیا تھی اور مہینے کا میں پچاس لاکھ روپیا لیتا تھا۔ یہاں مجھے ایک لاکھ پچھتّر ہزار دیا، ٹیکس دے دلا کر میرے پاس پچیس تیس ہزار بچتا تھا لیکن میں

نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اور وہ ڈوبا ہوا بنک، حبیب بنک جو کہ دس ارب روپے کے loss پر تھا، اس کا تین سال میں operating profit ڈیڑھ ارب روپے کا کیا اور آج وہی بنک چالیس ارب روپے منافع کماتا ہے۔ جو ورلڈ بنک کی، Vice President, Meeco تھیں، انہوں نے وزیراعظم کو خط لکھا کہ جو کام یہاں ہوا ہے banking میں وہ ہم دوسری جگہ پر کریں گے۔

اس لئے اس کے بعد 7th NFC Award کروایا، اور انیس سال کے بعد کوئی اور نہیں کر رہا تھا۔ ان سب کی حکومتیں آئیں لیکن اس کے بیچ میں جو آج کے وزیراعظم ہیں انہوں نے بھی role play کیا لیکن ہم نے وہ بھی کروایا اور چیئرمین صاحب! تیسری چیز میں کہنا چاہتا ہوں کہ recently Reko Diq، آپ کو معلوم ہے اس میں کیا ہوا۔ اس پر کچھ progress نہیں ہو رہی تھی۔ جب میں آیا تو میں نے اس کے بارے میں اپنے decisions لئے اور گیارہ ارب ڈالر کا جو ہمیں جرمانہ ہونا تھا وہ ختم کروایا اور اب اس میں دس ارب ڈالر کی investment ہو گی۔ میں یہ کہوں گا کہ شوکت ترین پر اس قسم کی questioning نہ کی جائے تو اچھا ہے۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ ہماری جو breaches ہو رہی ہیں، اس کو ہم investigate کریں اور ان چیزوں پر ہم مل کر politics on political matters نہ کریں اور اس سے اوپر نکلیں اور ان کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ اب میں اکانومی پر آؤں گا۔

جناب والا! 2018 آیا اور اس کے بعد پی ٹی آئی کی حکومت آئی، اس سے پہلے 19 بلین ڈالر کا current account deficit تھا اور وہ current account deficit کیوں ہوا؟ وہ اس لئے ہوا کہ آپ کی exchange rate policy میں fault lines تھیں۔

میں آپ کو مثالیں دیتا ہوں کہ 2014 میں جب oil prices گرنا شروع ہوئیں تو اس سے currencies safety کی طرف جاتی ہیں، ڈالر کی طرف جاتی ہیں تو ڈالر against all currencies مضبوط ہو گیا، ین کے against مضبوط ہوا، یورو کے against مضبوط ہوا، Renminbi کے against مضبوط ہوا، دنیا کی کوئی ایسی کرنسی نہیں تھی جس کے against ڈالر مضبوط نہ ہوا ہو لیکن ایک کرنسی نے کہا کہ میرے ساتھ تو تم ایسا نہیں کر سکتے ہو اور وہ تھا پاکستانی روپیا۔ پاکستانی روپیا ڈالر کے against depreciate نہیں ہوا بلکہ appreciate ہوا اور ایک سو تین، ایک سو چار کے درمیان رہا۔ اس کا کیا نتیجہ ہوا؟ پیپلز پارٹی کی حکومت 2013 میں 25

بلین ڈالر کی exports چھوڑ کر گئی تھی اور اس وقت بنگلہ دیش کی exports 27 billion dollars تھیں۔

یہ exports over valued rupee کی وجہ سے یہ پہلے 21 billion تک گئیں مطلب یہ تو شاستری کا ٹینک بن گئیں، پچھلا گیئر لگنا شروع ہو گیا۔ پھر جب ہمارے ڈار صاحب گئے کیونکہ یہ ان کا ہی ایک منتر تھا۔ اس کے بعد مفتاح صاحب اور خاقان عباسی نے اپنی پالیسی کچھ تبدیل کی، اس کی وجہ سے وہ 21 سے واپس 24.5 billion پر آئی۔ لیکن meantime کیا ہوا، جناب چیئرمین! meantime یہ ہوا کہ آپ کا روپیا overvalued تھا، آپ کی imports بڑھ گئیں، آپ کی imports ان پانچ سالوں میں 23 billion dollar سے بڑھ گئیں۔ آپ کی exports 10 billion سے کم ہو گئیں۔ پاکستان کی معیشت کو 33 billion dollars کا ٹیکہ لگا۔ میں اس لیے یہ کہتا ہوں کہ بنگلادیش نے بھی وہی پالیسیاں کیں، وہ 27 billion سے 37 billion پر چلے گئے۔ آج وہ 48 سے 50 billion dollar پر ہیں۔ Flawed policies نے ہمارے لیے ایک massive current account deficit چھوڑ دیا۔ اس میں اور چیزیں دیکھ لیں، پیپلز پارٹی ساڑھے چار ملین ٹن گندم کے stock چھوڑ کر گئی۔۔۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین: جناب! تقریر جاری رکھیں۔

سینیٹر شوکت فیاض ترین: جب پی ٹی آئی کی حکومت آئی تو 19 ارب ڈالر کا current account deficit تھا۔ ظاہر ہے کہ 10-12 billion کے loans pay ہوتے ہیں، اس کے لیے پیسے ہی نہیں تھے۔ پی ٹی آئی حکومت میں وزیر اعظم عمران خان اپنے دوست ممالک گئے، وہ جتنے بھی پیسے اکٹھے کر سکتے تھے، finally یہ نتیجہ ہوا کہ اس سے کام نہیں چلے گا۔ ہمیں IMF کے پاس جانا پڑا، ہمیں IMF کی کڑوی گولی کھانی پڑی۔ ہم پر IMF کی بہت سخت شرائط تھیں کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ اس وقت geopolitical environment کیا تھی۔ مغرب ہمارا friendly نہیں تھا۔ جب میں 2009 میں پہلی مرتبہ IMF کے پاس گیا تھا تو اس وقت یہ سارے لوگ friendly تھے، مجھے بڑی آسان شرائط پر بہت اچھا package مل گیا۔ اس مرتبہ ان کو شرائط ذرا سخت ملیں۔ ابھی یہ اس چیز کو stabilize کر ہی رہے تھے کہ کورونا آ گیا۔ ایک مرتبہ ایک صدی

میں اس قسم کی وباء آتی ہے۔ اس سے صرف پاکستان کی معیشت نے suffer نہیں کیا، پوری دنیا کی economies negative growth میں چلی گئیں لیکن کورونا کے حوالے سے عمران خان کی pragmatic policies تھیں جن کو پاکستان سے باہر recognize کیا گیا، مطلب انہوں نے top تین ملکوں کا نام لیا جنہوں نے کورونا کو بہترین طریقے سے tackle کیا، ان میں ایک پاکستان تھا۔ وہ invest کرتے رہے، انہوں نے housing میں invest کیا، انہوں نے بہت کچھ کیا، اس سے کیا ہوا۔ جناب چیئرمین! اس سے 2021-2022 کی record economic growth ہوئی۔ 2021 کے بیچ میں 5.74 اور 2022 میں 6% کی growth ہوئی اور صرف یہ نہیں کہ GDP کی total growth ہوئی، اس کے بیچ میں large scale اس کے بعد agriculture, highest growth in 17 years. manufacturing, 11.7% highest growth in 17 years. آپ کی services کا بھی وہی حساب ہے، highest exports, highest remittances at 31 billion and highest tax collection. یہ سب کچھ ہوا کیونکہ ایک pragmatic قسم کی economic policies دی گئیں، جن میں ہم نے کہا کہ inclusive and sustainable growth, ہم نے کہا کہ یہ سب کے لیے ہونی چاہیے، یہ امیر، درمیانہ طبقہ اور غریب، سب کے لیے ہونی چاہیے۔ ہم نے اس کے لیے بہت سے programmes کیے، میں آپ کو کچھ statistics دے سکتا ہوں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے چوتھے اور پانچویں سال میں 4.7 and 4.8% growth ہوئی تھی، ہماری 5.74 and 6% growth ہوئی تھی، یہ GDP کی growth ہے۔ ان کے دور میں زراعت میں highest growth 4.6% ہوئی تھی اور ہماری major crops میں 6.6% growth ہوئی تھی۔

اس کے بعد manufacturing, میں نے بتایا ہے کہ 11.7% highest تھی، ان کی 6.9% highest تھی۔ ایک بڑا فرق ہے۔ Services sector میں ان کی تقریباً 5.5% تھی، ہماری 6.2% تھی۔ کورونا کے باوجود یہ کیا گیا۔ پی ٹی آئی کی annual employment 1.84 million تھی، مسلم لیگ (ن) کی 1.1 million تھی اور پیپلز

پارٹی کی 1.4 million تھی۔ یہ تمام چیزیں ہم کر رہے تھے کہ اتنی دیر میں regime change ہو گئی۔ ایک سازش ہوئی اور ہمیں destabilize کر دیا گیا۔ اس وقت اور آج کیا ہو رہا ہے۔ میں نے GDP کے numbers بتا دیے، ہمارے reserves 2021 میں 21 billion تھے، جب ہم تبدیل ہوئے تو اس وقت تقریباً 14 billion تھے۔ آج وہ 8.4 billion ہیں۔ اس مرتبہ جو growth projected ہے، وہ دو فیصد ہے، شاید وہ بھی نہیں ہو گی۔

مارچ میں ڈالر کے مقابلے میں ہمارا exchange rate 178 تھا، اب وہ 200 اور آج کی تاریخ میں سنا ہے کہ وہ 235 ہو گیا ہے۔ بہتر ہوا ہے، 240 سے 235 ہوا ہے۔ Consumer Price Index 12.2% تھی، وہ آج 27.3% ہے۔ Sensitive Price Index 15% تھی، وہ آج 29% ہے۔ یہ کیوں ہوا؟ اگر آپ دیکھیں کہ انہوں نے جو قیمتیں بڑھائی ہیں، پٹرول کی قیمت 150 روپے فی لیٹر تھی، آج 238 روپے فی لیٹر ہے، ڈیزل کی قیمت 144 روپے فی لیٹر تھی آج 250 روپے پر ہے، بجلی جو 16 روپے کا یونٹ تھا آج وہ 26 روپے پر ہے اور اس کے اوپر جب add on ہوتے ہیں تو وہ تقریباً 38 سے 40 روپے چلا جاتا ہے۔ لوگوں کی کمر توڑ دی ہے جس کی 22 ہزار روپے آمدن ہے اس کو 20 ہزار کا بل آ رہا ہے اور یہ universal ہے اور پورے ملک میں یہ ہو رہا ہے، اس کے بعد گیس پر انہوں نے کہا ہے کہ 45% قیمتیں بڑھا دیں گے اور یہ کہا ہے کہ سب سے جو چھوٹا طبقہ ہے اس کی 235% بڑھے گی، آٹا جو 20 کلو 1100 روپے کا تھا آج 1385 سے لے کر 2200 تک جا رہا ہے، 1385 کا پنجاب میں مل رہا ہے اور باقی جگہوں پر 2200 کا مل رہا ہے اس کا مطلب ہے 110 روپے فی کلو۔ پیاز 48 روپے پر تھی، آج 88 روپے پر ہے، دال ماش جو 241 روپے فی کلو تھی آج 366 روپے فی کلو ہے، اسی طرح دال مسور جو 157 روپے کی تھی آج 331 کی ہے ہر چیز کی قیمت دگنی ہو گئی ہے۔ مرغی 160 روپے تھی آج 271، گھی جو 340 روپے کلو تھا آج 568 کا ہے تو اتنی crippling جو آپ کہہ سکتے ہیں جو inflation ہو رہی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وزیر صاحب کو میں نے نماز کی اجازت دی ہے وہ ادھر ہی ہیں۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: جناب والا! سونے پر سوہاگہ میرا خیال ہے میں تو بس خالی کرسیوں سے خطاب کر رہا ہوں پر چلیں ٹیپ تو ہو گیا ہوگا۔

جناب چیئرمین: وہ note کر رہے ہیں افسران بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: افسران کیا کہیں گے۔ crippling inflation ہے، غریب آدمی پس رہا ہے اور ہم نے جو bottom up programme شروع کیے تھے صحت کارڈ 10 لاکھ روپے فی گھرانے کو وہ بند کر دیا گیا ہے، آج کل tapes میں بھی آگیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ خرچہ کم کرنے کے لیے اس کو بند کر دو۔ دوسرا کامیاب پاکستان پروگرام اور کامیاب پاکستان پروگرام کو World Bank نے بھی سراہا کہ اس سے بہتر بلا سود قرضے زراعت کے لیے، کاروبار کے لیے اور گھروں کے لیے چھوٹے لوگوں کو دیے نہیں جا سکتے، اس کو بند کر دیا گیا ہے۔ کامیاب جوان پروگرام بند کر دیا گیا ہے، احساس کے اور پروگرام بند کر دیے گئے ہیں اور جو اتنی inflation ہو رہی ہے تو یہ ہو رہا ہے۔ پی ڈی ایم میں ایک ہی منترا تھا کہ پی ٹی آئی والے land mines کر کے گئے ہیں ہم کیا کریں یہ ان کا قصور ہے اور کہنے لگے کہ جب تک آئی ایم ایف نہیں ہوگا ہم لوگوں کا کچھ نہیں ہو سکتا اور روپیا گر رہا ہے اور جب آئی ایم ایف ہو گیا تو پھر کیوں روپیا گرا؟ اور یہ مسائل کیوں ہو رہے ہیں؟ Inflation بڑھتی جا رہی ہے تو point صرف یہ ہے کہ یہ جو روپیا گر رہا ہے وہ اس لیے گر رہا ہے کہ لوگ یہ سمجھنا چاہتے ہیں اس حکومت سے کہ جو آپ کی liabilities آنے والی ہیں ڈالر میں، مطلب یہ کہ جو آپ نے loan repayment کرنا ہے، آپ نے current account deficit کے بیچ میں جو نمبر ہے وہ دینا ہے، اس کے ڈالر کہاں سے آئیں گے؟ کوئی ڈالر نہیں دے رہا، دوست ممالک roll over کر رہے ہیں وہ ویسے additionality نہیں دے رہے، باقی bilateral بھی باتیں کر رہے ہیں کسی نے ابھی تک ایک ٹکہ بھی نہیں دیا تو جب وہ یہ دیکھتے ہیں تو مارکیٹ nervous ہو جاتی ہے اور مارکیٹ nervous صرف یہاں نہیں ہو رہی بلکہ بین الاقوامی مارکیٹ nervous ہو گئی ہے، international markets میں جو آپ کے جو loans ہیں Eurobonds and Sukuk bonds ہیں وہ 40%, 45% کے discount پر بک رہے ہیں 224 والا جو ہے اس کی 113% yield ہے آپ کے پاس تین چار طریقے ہوتے ہیں جس سے ڈالر آتے ہیں ایک برآمدات ہے وہ گر رہی ہیں، آپ کے

remittances گر رہے ہیں، آپ کی foreign direct investment گر رہی ہے اور اس وقت یہ ڈالر پورا کریں گے تو کیسے کریں گے ؟آپ باہر جائیں گے اور آپ باہر جا کر مارکیٹ سے borrow کریں گے وہ کیا آپ مارکیٹ سے 13% پر پیسے واپس لے سکیں گے ؟ نہیں لے سکیں گے۔ لہٰذا میرا کہنا صرف یہ ہے کہ اس وقت ایک disastrous situation ہے اور اگر ہم ہوتے اس situation میں تو ہم کیا کرتے ؟ صرف تنقید کرنا کافی نہیں ہوتا۔ ہم یہ کرتے کہ ہم پہلے روس سے سستا تیل لیتے اور یہ بات ہم بڑے عرصے سے ان کو کہہ رہے ہیں لیکن اب ان کو سمجھ آ رہی ہے کہ ہم واقعی ٹھیک کہہ رہے تھے۔ پھر ہم بین الاقوامی سطح پر یہ بات کرتے کہ یہ جو سیلاب آیا ہے یہ ہماری وجہ سے نہیں آیا ہے، یہ آپ ہی کے کرتوت ہیں جن کی وجہ سے یہ سیلاب آیا ہے۔ لہٰذا ہمیں interest free loans چاہییں جو کہ پہلے دیگر ممالک کو مل چکے ہیں۔ ہمیں یہ debt rescheduling والا کام نہیں چاہیے۔ ہمیں پیسے additionally چاہییں۔ آپ IMF سے کہیں کہ آپ کے اس programme کو re-negotiate کریں۔ ہمیں کچھ space چاہیے۔ ہم نے جس طرح پہلے بھی کہا کہ ہمارے صوبوں کا 750 ارب روپے تو provincial surplus ہے۔ اس کے علاوہ عمران خان صاحب نے COVID-19 کے زمانے میں IMF سے تقریباً 850 ارب روپے لیے۔ اس وقت بھی ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ پھر کامیاب پاکستان، صحت کارڈ، کامیاب جوان وغیرہ، یہ احساس پروگرام کو دوبارہ شروع کریں کیونکہ اس وقت غریب آدمی پس رہا ہے۔

جناب چیئرمین ! اس وقت دنیا میں oil prices گر رہی ہیں۔ ہمارے دور میں تو یہ US$120 per barrel تک بھی قیمت گئی تھی لیکن اب تو یہ تقریباً 80 US$ پر آ گئی ہیں۔ جب دنیا میں US$ 80 per barrel تک پٹرول کی قیمت گر گئی ہے لیکن انہوں نے پھر بھی پچھلے ہفتے قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ وہ کیوں بڑھائیں کیونکہ یہ IMF کی conditionality ہے اور اس طرح آپ نے 500 یا 855 ارب روپے petroleum levy کی مد میں اکھٹا کرنے ہیں، ارے بھائی ان سے کہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا، اس طرح تو ہمارے لوگ پس رہے ہیں۔ آپ ان سے کہیں کہ جیسے جیسے oil prices نیچے آئیں گی ہم ان کو آگے pass on کریں گے لیکن یہ ایسا نہیں کر رہے ہیں۔

میں floods پر بات نہیں کروں گا کیونکہ ہمارے قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ ہمیں آپ وقت دیں، ہم جمعے والے دن اس پر بات کریں گے لیکن آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ جناب چیئرمین! جو regime change تھا وہ economy کی خاطر نہیں تھا، اس کا مقصد economy نہیں تھا، اس کا مقصد تھا کہ ہم NAB Law کو تبدیل کریں، اس کا مقصد electoral reforms کو change کرنا تھا۔ جب NAB Law change ہوا تو آج ڈار صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ تھا اور اس پر ہمارا موقف یہ ہے کہ جس طریقے سے یہ economy نیچے جا رہی ہے، اس کی سب سے بڑی ایک وجہ یہ ہے کہ political uncertainty breeds economic instability. آپ کے ہاں political uncertainty ہے جس کی وجہ سے economic instability ہو گئی ہے۔ لہٰذا ایک ہی طریقہ ہے اس political instability کو ختم کرنے کا اور وہ ہے fair and fresh elections immediately. شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب۔ منسٹر صاحبہ یہیں موجود ہیں اور وہ ساری باتیں سن رہی ہیں۔

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! پہلے جو میں نے آپ سے پانچ منٹ مانگے تھے، اس میں سے آپ بیشک مجھے ساڑھے چار منٹ دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ساڑھے چار منٹ بولیں تاکہ میں سکون کا سانس لے سکوں اور آپ بھی لیں۔

سینیٹر محسن عزیز: اس کے بعد میں پھر بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی جی۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! disparity کے حوالے سے جو ایک صوبے کے حقوق کی بات جو یہاں اٹھائی گئی تھی جو چھوٹے صوبوں سے متعلق تھی۔ اسی سے متعلق میں نے ایک motion July, 2020 میں move کیا تھا اور اس motion کو آپ نے کمیٹی کو refer کر دیا تھا۔ کمیٹی میں اس پر 02 meetings اکتوبر میں اور فروری میں ہوئی تھیں۔

اس کے بعد انہوں نے اپنی سفارشات دی تھیں اور یہ کہا تھا کہ اس کو بینک والے نہیں مان رہے ہیں اور بینک والے کہہ رہے ہیں کہ State Bank سے آپ یہ نہیں کرا سکتے کہ ہم چھوٹے صوبوں کو اس طریقے سے loan دیں۔ بات یہ تھی، موشن یہ تھا کہ آج سے پچیس تیس سال پہلے خیبر پختونخوا کا تقریباً loan portfolio 10% تھا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتے ہوتے میں جب سٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹر میں تھا اس وقت یہ کم ہو کر 5.5% پر آگیا تھا۔ آج سے ساڑھے تین چار سال پہلے جب enquire کیا گیا تو وہ ڈھائی فیصد پر آگیا ہے۔ آج اس کی پوزیشن یہ ہے کہ خیبر پختونخوا میں، جو total loan portfolio دیا جاتا ہے اس کا صرف 0.98% خیبر پختونخوا کے پاس ہے اور 0.38% بلوچستان کے پاس ہے۔ اس کے لیے مختلف جگہوں پر آواز اٹھائی گئی اور یہاں پر unanimous resolution بھی پاس ہوا۔ کل مجھے بڑا افسوس ہوا، حالانکہ جو پچھلی میٹنگ تھی اس میں کہا گیا تھا کہ اس کے اوپر legislation لائی جائے۔ اس میں سٹیٹ بینک کے گورنر صاحب بھی موجود تھے۔ اس میں ہمارے وزراء بھی موجود تھے۔ اس میں تمام پارٹیوں کے عہدیداران بھی موجود تھے۔ جو میرا بل تھا اس میں amendment بھی کی گئی۔ اس کو نرم کیا گیا کیونکہ میں نے کہا تھا کہ جتنا ہمارا deposit ہے اس کے مطابق قرضہ دیا جائے جبکہ اس کو amend کروا کر یہ کہا گیا چونکہ بینکوں نے کچھ deposits رکھنے ہوتے ہیں اس لیے اس کو 60% کر دیا جائے وہ amendment بھی مان لی گئی۔ اس کے باوجود آج یہاں پر جو بات ہوئی اس پر میرا دل ناراض ہوا، اس لیے کہا کہ ہم پھر یہاں پر بیٹھے کیوں ہیں۔ یہ ہاؤس آف دی فیڈریشن ہے یہاں پر اگر آپ یہ بات کرتے ہیں کہ یہ Money Bill ہے، آیا یہ Money Bill ہے؟ یہاں پر ہم بجٹ پر بحث کرتے ہیں۔ ہم یہاں recommendations دیتے ہیں وہ recommendations یہاں سے نیشنل اسمبلی میں جاتی ہیں۔ حالانکہ نیشنل اسمبلی کی کمیٹی اس کو پڑھتی بھی نہیں ہے۔ ہم یہاں پر چار چار دن بیٹھ کر recommendations دیتے ہیں۔ ایک تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ recommendations ہم دیتے ہیں اور وہ پڑھتے نہیں ہیں۔

جناب والا! دوسری طرف یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ یہ Money Bill ہے۔ سٹیٹ بینک کے laws یہاں پر ہم نے کبھی نہیں پڑھے ۔ ہم نے یہاں پر سٹیٹ بینک کے laws میں

amendments نہیں کیں۔ آیا یہ جو سٹیٹ بینک کے متعلق یہاں پر بات کہی جا رہی ہے وہ Money Bill ہے۔ میں یہاں پر اپنے تمام بھائیوں، کامران صاحب، بزنجو صاحب ، تنگی صاحب، دلاور صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں میں ان سب سے یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو disparities ہوتی ہیں، اللہ مجھے معاف کرے، اللہ میرے منہ میں خاک ڈالے کہ میں بات سوچوں بھی لیکن بات یہ ہے کہ پھر اسی طریقے سے بنگلہ دیش بنتا ہے۔ آپ کس طرح سے accept کرتے ہیں ایک صوبے کو جہاں پر 0.38%بلوچستان میں اور 0.98% خیبر پختونخوا میں قرضہ دیا جائے۔ وہ کیوں نہیں دیا جا رہا، وہاں پر defaulters موجود نہیں ہیں۔ وہاں پر اور کوئی خرابی نہیں ہے اس میں صرف خرابی یہی ہے کہ اس war against terror میں پاکستان کا ساتھ دیا۔ یہ دونوں صوبے پاکستان کی شیلڈ کی طرح کھڑے ہوئے۔ انہوں نے قربانی دی، باقی پاکستان نے بھی دی لیکن ان دونوں صوبوں کا حلیہ بگڑ گیا۔ وہاں کا fabric change ہو گیا۔ وہاں پر قتل و غارت ہوئی۔ وہاں پر معیشت destroy ہوئی۔ وہاں پر جس طریقے سے سکول بند ہوئے۔ وہاں پر جس طریقے سے انڈسٹری بند ہو گئی کامرس بند ہو گئی۔ اس کا بجائے اس کے کہ یہ صلہ دیا جائے، ان صوبوں کو زیادہ مراعات دی جائیں۔ ان کو مراعات دی جائیں تاکہ وہ باقی صوبوں کے برابر آ جائیں۔ یہاں پر یہ بات جب کی جاتی ہے تو اس پر کہا جاتا ہے کہ Money Bill ہے۔

جناب والا! میں نے جو آپ سے ٹائم مانگا تھا وہ پورا ہو گیا ہے، اس پر زیادہ گفتگو نہیں کرتا، آپ سے میری درخواست ہے کہ اس پر آپ رولنگ دیں۔ آپ kindly ruling دیں، یہ House of the Federation ہے اس کو تبھی House of the Federation کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں equal representation ہے۔ نیشنل اسمبلی میں equal representation نہیں ہے۔ صوبے کے مطابق ہے وہاں پر اگر بڑے صوبے والے اس زیادتی کو کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کم از کم یہاں سے آواز اٹھانی چاہیے ورنہ ہمیں یہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنے subject پر آئیں، میں اس پر کل سے discussion کر رہا ہوں۔ میں میڈیم سے بعد میں بھی کر لوں گا۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! میں اب motion پر بات کرتا ہوں جو آج کا subject matter ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں کہاں سے شروع کروں، کہاں پر ختم کروں، باتیں زیادہ ہیں، وقت کم ہے۔ بات یہ ہے کہ یہاں پر سننے والے کم بیٹھے ہیں کیونکہ ان کو بھی معلوم ہے کہ معیشت کا ہم نے کیا حشر کر دیا ہے۔ اس لیے سننے کے لیے بھی دل چاہیے، حوصلہ چاہیے جو میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں میں کم ہے۔ اس لیے آپ دیکھتے ہیں چار آدمی بیٹھے ہیں باقی نہیں ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج تو ان کے مطابق بہت اہل لوگ، بہت سمجھدار لوگ، معیشت کو سمجھنے والے لوگ اور اس پر عبور رکھنے والے لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ہم چالیس پینتالیس سال سے اس ملک کا جو حشر دیکھ رہے ہیں۔ ویسے تو یہ انہی پارٹیوں کی بدولت ہے جو آج ہم یہاں پر پہنچے ہیں۔ ہمیں تو کہا گیا تھا کہ پاکستان کو ایشین ٹائیگر بنا دیا جائے گا۔ ایشین ٹائیگر تو چھوڑو ہم ایشین بلی بھی نہیں بن سکے۔ آج ہمارے مقابلے میں جو لوگ ہیں، ہمارے مقابلے میں جو ممالک تھے، جب ہم نے ایشین ٹائیگر کا نعرہ لگایا تھا، ویت نام کی آپ مثال لے لیں، آپ تھائی لینڈ کی مثال لے لیں، آپ بنگلا دیش کی مثال لے لیں، آپ کوریا کی مثال لے لیں، آپ ملائیشیا کی مثال لے لیں یہ وہ لوگ تھے جو ہم سے نیچے تھے۔ ہماری معیشت ان سے بہتر جا رہی تھی لیکن چالیس پینتالیس سالوں میں ان اہل لوگوں نے جو اپنے آپ کو اہل کہتے ہیں انہوں نے ملک کو یہاں تک پہنچایا۔

جناب والا! آج اگر میں بات کروں تو میں صرف پانچ مہینوں کی بات کرنا چاہتا ہوں، بارہ جماعتی بلکہ تیرہ جماعتی اہل لوگ ایک طرف بیٹھے ہیں جو کہ ہمیں نااہل کہتے تھے۔ انہوں نے ایسے ریکارڈ قائم کئے ہیں جس کا اگر یہاں پر ذکر نہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ زیادتی ہو جائے گی۔ انہوں نے ایسے ریکارڈ قائم کئے کہ پچیس کلومیٹر کی حکومت میں ماشاء اللہ ایک طرف تو زہر کھانے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ ایک طرف 72 وزراء رکھے ہوئے ہیں۔ اب زہر کھانے کے پیسے اس لیے نہیں ہیں کہ ان کو کھلائیں یا زہر کے لیے پیسے دیں۔ 72 وزراء کی جو گاڑیاں ہیں، ان کا جو لین دین ہے، ابھی تو کابینہ میں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ کو اب ایک نیا Cabinet Room بنانا پڑے گا کیونکہ 72 وزراء کو کہاں بٹھایا جائے گا۔

جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ 72 وزراء تو ایک طرف، اس کے علاوہ جو پارلیمانی سیکرٹری ہیں، کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں، پیچھے رہ کون گیا۔ جتنے کے جتنے حکومت میں ہیں وہ تمام کے تمام

مراعات یافتہ ہیں۔ دوسری طرف آپ دیکھیں پانچ مہینے میں تقریباً ستر روپے ڈالر کا فرق آگیا ہے۔ تقریباً 172 پر تھا جواب 240 ,235 پر آگیا ہے۔ بجلی کی قیمت جو تھی نااہل لوگوں کی حکومت میں، جن کو یہ نااہل کہتے تھے یہ اٹھارہ روپے تھی، آج یہ کتنے پر چلی گئی ہے؟ چالیس روپے پر چلی گئی ہے۔ وہ نااہل لوگ ہیں یہ اہل لوگ ہیں، ہم تو نااہل تھے۔ ہمارے وقت میں جو گیس کی قیمت تھی وہ آپ نے چالیس فیصد زیادہ کر دی ہے۔ پٹرول اسی طریقے سے جو 145 ,150 روپے پر تھا آج 240 روپے پر چلا گیا ہے۔ آٹا جو پچپن روپے کلو تھا آج 110 روپے میں میسر نہیں ہے۔ دودھ 80 روپے سے 130 پر چلا گیا۔ اسی طریقے سے آپ دیکھیں تمام کھانے پینے کی چیزیں ہیں جن پر لوگوں کا روزانہ کا گزارہ ہے وہ ڈبل سے بھی زیادہ ہو گئی ہیں ۔ ابھی آپ mark-up جو interest rate ہے اس کی مثال لیں وہ 9% سے 15% تک چلا گیا ہے، ہمارے جو deposits تھے وہ ہم 16 billions پر چھوڑ کر گئے تھے، اللہ معاف کرے نااہل حکومت، یہاں پر ترین صاحب تشریف فرما ہیں وہ 8 billion پر آگیا ہے، GDP جو 6% پر چل رہی تھی وہ آج 2% کہا جا رہا ہے جو کہ 2% پر نہیں آئے گی، inflation جو 12% پر تھی آج record اگر month on month لیں تو 28% اگر aggregate لیں تو 40% کی inflation ساڑھے پانچ مہینوں میں آئی ہے جو کہ پچھلے چالیس سالوں میں سب سے زیادہ ہے، چالیس سالوں کی inflation ایک طرف اور ساڑھے پانچ مہینوں کی inflation ایک طرف۔ ابھی تو 1.17 billion کا loan صرف آپ کے پاس آیا ہے، جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ 5 billion dollar ہمارا ہر مہینے کا جو current account deficit آرہا ہے، اسی طریقے سے ایک سے ڈیڑھ بلین ہمارا مہینے کا budget deficit آرہا ہے یہ آج کے حالات ہیں، آپ کہاں پر جا کر اس کو پورا کریں گے؟ جناب چیئرمین! اگر میں ان چیزوں کی تفصیل بیان کرنے لگ جاؤں تو میرے خیال سے اگلا ایک گھنٹہ گزر جائے گا۔

جناب چیئرمین: ختم کرنے کا شکریہ۔

سینیٹر محسن عزیز: نہیں، نہیں میرے پانچ منٹ علیحدہ تھے، یہ پندرہ منٹ مجھے علیحدہ دے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں پندرہ منٹ نہیں، دس منٹ۔

سینیٹر محسن عزیز: 6.6 trillion rupees صرف dollar کی وجہ سے جو کہ 100 billion dollar بنتا ہے، یہ ہمارا ایک نقصان آگیا، 160 textile mills اس وقت بند ہو چکی ہیں، ہر textile mill میں 150 سے 2000 آدمی کام کرتے ہیں، ڈھائی سے تین لاکھ آدمی بیروزگار ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ جو deficit ہے اس کو پورا کرنے کے لیے تیس بلین ڈالر کی ضرورت ہے، آج اگر ایک خاندان صرف اور صرف 40 روپے کی روٹی لے اور پانچ افراد ہوں وہ صرف ٹماٹر اور پیاز کے ساتھ دو وقت کی روٹی کھائیں، صرف دو وقت کی روٹی کھائیں، کوئی بجلی، گیس کا بل نہ دیں، کوئی دوائی نہ لیں اور کچھ بھی نہ لیں تو اس کا بجٹ صرف بیس ہزار روپے میں پورا ہو جاتا ہے، یہاں پر انہوں نے عجیب کمال کیا ہے، انہوں نے chapter-84 and 85 پر machinery کو ban کر دیا ہے۔ 10000 dollar کے اگر آپ spare parts منگوانا چاہتے ہیں تو آپ کو State Bank سے اجازت لینی پڑتی ہے اور سفارش کرنی پڑتی ہے۔ ایک طرف تو یہ حال ہے اور دوسری طرف آپ شیمپو بھی چھوڑ رہے ہیں، دوسری طرف آپ cosmetics بھی چھوڑ رہے ہیں، وہ آنے دے رہے ہیں، اسی طرح آپ dog food بھی چھوڑ رہے ہیں، اس کے ساتھ آپ کا جو wagyu beef آتا ہے جو کہ امراء کھاتے ہیں وہ بھی شاید آپ کو ضرورت ہے، وہ بھی چھوڑ رہے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں۔ میں تو صرف یہی کہوں گا دشمنوں نے جو دشمنی کی ہے دوستوں نے کیا کمی کی ہے؟ آپ دوست ہیں آپ نے کیا کمی چھوڑ دی ہے؟ پاکستان کے لیے آپ نے کیا کوئی کمی چھوڑ دی ہے؟ میں صرف یہاں پر تھوڑی سی بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے پہلے یہ تھا کہ Prime Minister صاحب بھی بڑے confuse تھے کہ وہ نکے کی بات مانیں جنہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے یا وہ نکے کی بات مانیں جو کہ ان کے رشتہ دار ہیں یا اپنی بات مانیں اور یا وہ وڈے کی بات مانیں جو کہ وہاں لندن میں بیٹھے ہیں اور یا پھر وہ امریکہ کی بات مانیں، اس confusion میں یہ ہوا ہے کہ پاکستان کا دیوالیہ نکل گیا ہے، اس confusion میں یہ ہوا ہے کہ ہم دن بدن نیچے جاتے جا رہے ہیں۔ ہم جو بے کار لوگ تھے، ہم نے احساس پروگرام دیا تھا، ہم جو بے کار لوگ تھے، ہم نے صحت کارڈ دیا تھا، ہم جو بے کار لوگ تھے ہم نے کامیاب جوان کا پروگرام دیا تھا، ہم نے export بڑھائی تھی، ہم نے industry بڑھائی تھی، ہم نے remittances بڑھائے تھے، ہم نے construction

industry جو کہ mother of industries ہے اس کو کیا تھا۔ آج کیا ہو رہا ہے؟ آج cement کی sales بھی 14% گر گئی ہے، آج کیا ہوا ہے کہ steel sector بھی 20% گر گیا ہے۔ جناب والا! ہم نے یہ سنا تھا ایک زرداری سب پر بھاری لیکن ایک زرداری (ن) پر تو بھاری آگیا، انہوں نے سارا کا سارا ان کے حوالے کر دیا اور انہوں نے حکومت کا بیڑا غرق کر دیا، وہ election ان کا stunt تھا وہ لے کر آگے چل پڑے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you Sir.

سینیٹر محسن عزیز: اب ہمیں صرف یہ بات کرنی ہے، دیکھیں ہمیں باتیں تو بہت کرنی تھیں مگر میں یہ کہوں گا

گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقین مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

میں آخر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، ایک بڑا اچھا quote ہے، جب queen Elizabeth کو قبر میں اتارا جا رہا تھا تو Arch Bishop نے بہت ہی خوبصورت یہ quote کیا تھا، اس نے بولا now let us remove all the symbols of power from the coffin so that our sister Elizabeth can be committed to the grave as simple Christian ہر ایک نے قبر میں جانا ہے، ہم نے بھی قبر میں جانا ہے اور ہم نے قبر میں جا کر اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہے، اس وقت ملک کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے کہ ایک طرف سیلاب سے لوگ مر رہے ہیں، دوسری طرف آپ جا کر 10000 dollar per day room میں stay کر رہے ہیں، کیا یہ عمران خان سے سبق نہیں لیتے؟ جو وہاں جا کر embassy میں رہا تھا۔

Mr. Chairman: Thank you Sir.

سینیٹر محسن عزیز: کم از کم اتنا سبق تو لے لیں، آپ نے وہاں جا کر بات سیلاب سے شروع کی، آپ پر لوگ ہنستے ہیں تب ہی تو آپ کو کوئی پیسے دینے کو تیار نہیں ہیں، یہاں پر foreign dignitaries آئے ہوئے ہیں اور آپ وہاں جا کر عیاشی کر رہے ہیں، خدارا اس ملک پر رحم کریں، آپ کے پاس صرف ایک ہی solution ہے اور وہ solution یہ ہے کہ public میں چلے جائیں اور جا کر ان سے پوچھیں کہ وہ کس کو چاہتے ہیں، جس کو چاہتے ہیں election کروائیں،

election کروانے سے آپ کیوں خائف ہیں، صرف اس لیے خائف ہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت پاکستان میں صرف ایک ہی leader ہے جس کا نام عمران خان ہے اس کو پذیرائی حاصل ہے، وہ عمران خان ہیں جس کو لوگ پسند کرتے ہیں، اس سے لوگ محبت کرتے ہیں، اس لیے محبت کرتے ہیں کہ اس کی policies غریب پرور policies تھیں، اس کی policy وہ policy تھی جس سے غریب کو فائدہ ہوا، وہ امیر کے ساتھ نہیں تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، معزز سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کے بعد آپ کی باری ہے، اب کام 2,1 پر چلا گیا۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تو یہ کہنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ جب تک ملکی سیاستدان، سیاسی اشرافیہ اقتدار کے حصول کے لیے، اقتدار حاصل کرنے کے لیے صرف اور صرف عوام کی طرف نہیں دیکھیں گے، اس وقت تک اراکین پارلیمنٹ، اراکین سینیٹ اور قومی اسمبلی ذلیل و خوار ہوتے رہیں گے، یہ کمزور جمہوریت مزید کمزور ہوتی جائے گی اور جناب چیئرمین! اس کمزور جمہوریت کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارے ملک کی تاریخ کا ایک ایک صفحہ اس کی گواہی دینے کے لیے تیار ہے، ہمارے ملک میں وہ سب کچھ ہو سکتا ہے جو بظاہر ناقابل تصور نظر آتا ہے۔

جناب چیئرمین! چونکہ آپ House of the Federation کے محافظ ہیں، مجھے تو اس بات پر حیرانی ہوئی کہ کل سینیٹر سیف کے حوالے سے PTI کے ساتھی جوش خطابت میں آکر آسمان کی بلندیوں تک سفر کر رہے تھے لیکن ان میں سے کسی کو بھی اللہ نے یہ توفیق نہیں دی کہ آپ سے یہ مطالبہ کریں کہ آپ اس ضمن میں ruling صادر کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے جناب چیئرمین آپ کے اختیارات ہیں آپ یہ ruling دیں کہ کسی بھی Senator کو آپ کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو گرفتار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کے گھر پر چھاپہ مارا جا سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کی اس ruling پر عمل درآمد ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے؟ یہ سوال کا دوسرا پہلو ہے لیکن کم از کم

اراکین سینیٹ اس بات پر تو خوش ہوں گے کہ آپ نے بطور چیئر مین اپنی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا۔

حالیہ طوفانی بارشوں کے نتیجے میں، ایک آفت کے نتیجے میں مزید آفتوں نے جنم لینا شروع کر دیا ہے، جیسا کہ dengue, ہیضہ، malaria. اگر ان بیماریوں کو روکا نہیں گیا تو جناب چیئر مین اس کے result میں مزید اموات ہو سکتی ہیں اور ہم آئے دن media پر یہ سن رہے ہیں اور ذاتی طور پر بھی کم از کم بلوچستان کا مجھے اچھی طرح علم ہے کہ وہاں پر اموات ہو رہی ہیں۔ بلوچستان پہلے ہی معاشی بد حالی میں ڈوبا ہوا تھا اور رہی سہی کسر ان طوفانی بارشوں نے پوری کر دی۔ بد قسمتی سے بلوچستان میں تو اچھے دنوں میں بھی مسلط کی جانے والی حکومتوں کی کارکردگی نہایت مایوس کن رہی ہے۔ اس لیے وہاں کے بارے میں تو کہا جاتا ہے اور سچ بھی ہے کہ ہمارے ہاں 70% funds اللہ میاں کو پیارے ہو جاتے ہیں، corruption کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اب آپ لوگ خود بتائیں کہ ایسے ماحول میں آپ کا امدادی سامان اور رقوم کس طرح اصل مستحقین تک پہنچائیں گے؟

دوسری تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ہمارے محترم وزیر اعلیٰ صاحب سیلاب زدگان کی بے بسی پر غم کرنے کی بجائے اپنی کابینہ ممبران کی تعداد بڑھانے میں زیادہ فکر مند نظر آتے ہیں۔ میں مختصر سا کہنا چاہتا ہوں میں نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے کہ PDMA, NDMA اس ملک کے نالائق ترین بد نام زمانہ ادارے ہیں اور یہ میں شاعری نہیں کر رہا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں نے بہت سی آفات میں براہ راست شرکت کی ہے تو خدارا کوئی اور جگہ تلاش کریں۔ ہم نے تو Prime Minister سے بھی یہ ہی گزارش کی تھی کہ آپ کوئی ایسا طریقہ تلاش کریں جس سے امدادی سامان بازاروں کی زینت بننے کی بجائے، اصل مستحقین تک پہنچے۔ Thank you sir.

جناب چیئر مین: سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب۔ List دی ہے Leader of the Opposition نے اسی حساب سے چل رہے ہیں۔ سر حوصلہ رکھیں ادھر ہی بیٹھے ہیں۔ یہ motion پر discussion ہو رہی ہے۔

Senator Muhammad Abdul Qadir

سینیٹر محمد عبدالقادر: (عربی) ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے یہ سنتے آئے ہیں کہ پاکستان بہت نازک دوراہے سے گزر رہا ہے۔ پاکستان اس وقت financial crisis میں ہے

economic emergency ہے، پاکستان کے حالات درست نہیں ہیں۔ جب سے ہوش سنبھالا پرانی recordings میں دیکھا General Zia, Mian Nawaz Shareef, Benazir Bhutto ہوں یہی ہم سنتے آئے ہیں کہ پاکستان کے financial حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ ابھی مجھ سے پہلے جناب شوکت ترین صاحب اور محسن صاحب نے figures and economy پر discussion کی ہے۔ چیئرمین صاحب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت really ایک ایسی situation ہے کہ ہر آدمی چاہے وہ مالی اعتبار سے بہتر ہو یا وہ middle or lower middle class سے تعلق رکھتا ہو واقعی ایک financial emergency میں ہے، financial crisis میں ہے جس کا یا تو PDM government کو احساس نہیں ہے یا ان کو اس کا ادراک نہیں ہے۔ انہوں نے جب سے حکومت سنبھالی ہے IMF کے پاس بار بار یہ حکومت گئی and ultimately they succeeded in getting a deal from them لیکن انہوں نے اپنا survey ان کو بھیجا اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 2023-2027 تک ان چار سالوں میں trade deficit $80 billion کا ہوگا اور current account deficit $54 billion کا ہوگا۔

میرا سوال ہے حکومت سے یا جو ہماری Finance Minister صاحبہ بیٹھی ہیں وہ plan کرکے بتائیں کہ $54 billion next three to four years میں ملک کو چاہیئے ہوگا اس کا ان کے پاس کیا plan ہے؟ میرا سوال ہے کہ جب budget present ہوا تو انہوں نے debt servicing میں 4000 ارب روپے رکھا لیکن اس وقت dollar کی value 203, 204 روپے تھی۔ اس وقت انہوں نے جو inflation foresee کی تھی وہ 10 to 11% تھی، June کے بعد سے dollar 235, 245, 240 میں چلتا رہا ہے تو کیا 4000 ارب روپے debt servicing کا budget میں رکھا گیا تھا وہ اب کتنا increase ہو گیا ہے اور اگر وہ اتنا increase ہو گیا ہے تو government نے اس سلسلے میں کوئی arrangement کیے ہیں؟ Government کے arrangements نظر نہیں آ رہے کیوں کہ ابھی پچھلے دنوں PSO نے gas and fuel کی مد میں

and they want it back, 100 or 110 دیا ہوا تھا loan کو government ارب روپے اور government ان کو وہ loan واپس کرنا چاہتی تھی لیکن IMF نے اس کو stop کر دیا۔ پھر انہوں نے 60 or 30 ارب روپے واپس کیا اور 30 ارب کا کسی gas company کے loan through دلوایا۔ اب اس وقت جو صورتحال ہے انہوں نے August, September and October میں 6.7 trillion loan لینا تھا، جس میں سے 5.35 trillion تھا اس کے treasury bills and PIBs 3 to 12 months کے تھے۔ 525 ارب روپے اس کے بھی treasury bills and PIBs 5 to 30 years کے against لینا تھا اور 600 billion کے 2 to 10 years کے treasury bills and PIB لینے تھے، جس کا interest rate 14.7% and offer 15.6% کر رہے ہیں۔ انہوں نے petroleum levy بھی رکھا ہوا ہے، budget deficit چار ہزار ارب show کیا گیا تھا، وہ اب پوری طرح سے change ہو گیا ہے۔ ان کے پاس اگلا کیا لائحہ عمل ہے کہ وہ اسے کیسے complete کریں گے، کیسے اس need کو meet کریں گے اور ملک کو کیسے viable کریں گے۔

دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں ہے کہ تقریباً 25 ارب ڈالر POL and energy کی imports ہیں۔ ہمارے پاس 9 سو کلومیٹر کا ایران کا بارڈر ہے، definitely we know that international sanctions کی وجہ سے ہم ان سے پٹرول، ڈیزل یا LPG import نہیں کر سکتے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں سے پٹرول یا ڈیزل کی آمد ہوتی ہے، اسے آپ چاہے سمگلنگ کہیں یا porous border کہیں، وہاں سے آمد ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ خود اس کی راہنمائی کرے، اسے border system میں لائے، یہاں سے جو چیزیں جانے کی ہیں اس کے لیے ایران کی Ministry of Commerce سے chamber and trade level پر coordinate کریں تاکہ 25 ارب ڈالر کی import کو کم کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں ہمیں ڈالر استعمال نہیں کرنا چاہیے تاکہ ہمارے ڈالر پر pressure نہ ہو۔

جناب چیئرمین! میں کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے ککر کو چولہے پر رکھ کر نیچے سے فل چولہا جلا دیا جائے اور اس کا safety valve بند کر دیا جائے، اسی طرح سے انہوں نے import کو

curve کر دیا ہے، یہ صرف اس لیے کیا ہے کہ ہمارا ڈالر یا trade deficit کم ہو لیکن انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ گاڑیوں کی importروکنے سے Honda Civic کی قیمت چھ مہینے میں 50لاکھ سے 80لاکھ پر چلی گئی ہے، Suzuki جسے middle classکے لوگ چلاتے ہیں وہ 22لاکھ سے 36لاکھ پر چلی گئی ہے، ایک جیپ نما گاڑی Fortuner ہے، وہ 86لاکھ سے ایک کروڑ چالیس لاکھ پر چلی گئی ہے۔ Mafiaism پورے زوروں پر ہے۔ اگر آپ نے importکو روکا ہے تو جو پاکستان میں کارخانے کام کر رہے ہیں ان پر checkرکھنا چاہیے تاکہ عوام کا خون نہ چوسا جائے۔75ارب ڈالر کی importاسی لیے ہے کہ پاکستان میں جو چیزیں بن رہی ہیں اس کا ,70% 80% industries کا raw material importedہے، ایک لاکھ ڈالر کی LCکھولنے کے لیے بھی آپ State Bankکے پاس جائیں گے، وہ آپ کو ذلیل کرے گا، آپ کی LCنہیں کھولے گا، اس کے paper clearنہیں کرے گا، جس سے آپ کے کارخانے بند ہو رہے ہیں، انڈسٹری میں زبردست قسم کی بے روزگاری آرہی ہے، negative growth rateہے لیکن یہ لوگوں کو سب اچھے کی رپورٹ دے رہے ہیں۔

سینیٹر دلاور خان صاحب، فیصل سلیم صاحب بیٹھے ہیں، انہوں نے ہاؤس میں اپنا point registerکرایا ہے کہ ضلع مردان اور صوابی tobacco growing areaہیں، ان کے ساتھ victimizationوالا سلوک ہو رہا ہے۔ منسٹر صاحبہ موجود ہیں، ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ بازار میں ڈالر ایک دو روپے مہنگا ہوتا ہے لیکن اس مرتبہ بازار میں ڈالر سستا تھا اور بینک LCکھولنے والے کو یا مال منگوانے والے کو ڈالر نہیں خریدنے دیا گیا، وہ کہتا تھا کہ میں خود ڈالر لوں گا، انہوں نے billions and billionsبنائے ہیں اور فنانس منسٹر صاحب اور فنانس منسٹری سوئی ہوئی ہے اور اب eyewashکے لیے ایک inquiry callکر لی ہے اور کہہ رہے ہیں کہ صرف 20ارب روپے کا معاملہ ہے۔ان تین مہینوں میں 15یا 18ارب ڈالر کی importہوئی ہے اور اگر onwardاپریل سے لیں گے تو تقریباً 25,30ارب ڈالر کی importہوئی ہو گی، بینک 10 روپے سے 15,20روپے ہر LCپر blackکر رہا تھا، کوئی اس کا حساب دے گا، inquiryکے بعد انہیں معاف کر دیا جائے گا اور ہمیں کہا جائے گا کہ یہ چھوٹی چھوٹی وجوہات تھیں، ہم نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: قادر صاحب! windup کریں، دس منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: ہم صرف یہ نہ کہیں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کا معاملہ ہے۔ ملک انتہائی حساس وقت سے گزر رہا ہے۔ پٹرول، گیس اور انرجی میں انہوں نے بے حد مہنگائی کر دی ہے اور آگے بھی مہنگائی بڑھنے کے chances ہیں، inflation ہے، sensitive price index کے figures آ رہے ہیں، ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے خدارا ہوش کے ناخن لیں، آپ جو سب اچھے کی رپورٹ دے رہے ہیں اس سے باز آئیں اور practical اقدامات کریں۔

جناب چیئرمین! سیلاب کی وجہ سے لوگ تباہی کا شکار ہیں۔ بلوچستان اور KP میں آٹے کی بوری 3300, 2500 روپے میں بک رہی ہے۔ سیلاب زدہ علاقوں میں آٹا اور foodstuff نہیں پہنچ رہا لیکن ہم یہاں سب اچھے کی رپورٹ دے رہے ہیں۔ خدارا سب اچھے کی رپورٹ دینے سے باز آئیں۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ماشاء اللہ آپ کو economy پر بڑا عبور حاصل ہے۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: جناب چیئرمین! میں صرف ایک point بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا ملک import oriented country ہے، جب ڈالر ایک روپیہ بڑھتا ہے تو ملک کو 75 ارب روپے کا نقصان ہوتا ہے اور جب دس روپے بڑھتا ہے تو ساڑھے سات سو ارب روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ ایک گورنمنٹ بالکل smooth چل رہی تھی، دسمبر میں 174, 172 روپے کا ڈالر تھا، جب ایماندار پیپلز پارٹی، PML(N) اور مُلا اکٹھے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مہنگائی ہے، ہم مہنگائی مارچ کر رہے ہیں، ہم ملک کو بچانے کے لیے نکل رہے ہیں، یہ ایسا بچانے کے لیے نکلے ہیں کہ ڈالر 172 سے 240 پر لے گئے ہیں۔ پاکستانی عوام ہر سال پانچ ہزار ارب کا گلہ کٹوائے گی، ہر سال پانچ ہزار ارب کا ٹیکا لگے گا۔ اس مہنگائی کی وجہ سے جب کوئی غریب آدمی اپنا موٹر سائیکل نکالتا ہے تو اس کے لیے پیٹرول استعمال کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ۔

Senator Dr. Sania Nishtar

سینیٹر ڈاکٹر ثانیہ نشتر: جناب چیئرمین! جب ہم یہاں آتے ہیں تو چائے پیتے ہیں، ہمیں ایک آدمی چائے serve کرتا ہے، جس کا نام عامر ہے، وہ بہت اداسی سے ایک کونے میں کھڑا ہوتا ہے،

آج جب میں نے اس سے بات کی تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کی تنخوا 25ہزار ہےاور اس کا بجلی کا بل 18ہزار آیا ہے۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب نے ابھی جو back of the envelope calculation کی ہے اگر میں اسے دیکھوں تو پانچ لوگوں کا پیاز، روٹی کے خرچے کا20ہزار لگتا ہے تو عامر کی فیملی کیا کرتی ہو گی، اس کے بچے اور والدین بھی ہیں۔ یہاں پر diabetes کی دوائیوں کی قیمتوں کی بات ہو ئی ، ہر گھر میں diabetes ہے۔ چیئرمین صاحب، ہم inflation, economy کو numbers کے context میں لیتے ہیں، ہم لوگوں کی suffering سے بہت دور ہو گئے ہیں، جو سفید پوش آدمی ہے جو کلرک ہے جو -/Rs.40000 گھر لے جاتا ہے، factory worker کی تنخواہ -/Rs.70000 ہے جو سفید پوش کسی ریسٹورنٹ میں کام کرتا ہے، ہم ایسے لوگوں کی مشکلات سے بہت دور ہو گئے ہیں۔ آج پاکستان میں جتنی inflation ہے، اتنی inflation کبھی بھی نہیں تھی۔ میرے سارے colleagues اس پر بات کر چکے ہیں لیکن صرف inflation نہیں بلکہ آج پاکستان کے economic indicators برے ہیں، غالباً ہماری history میں کبھی ایسے نہیں رہے۔

جناب! آپ dollar کو دیکھ لیں، آپ reserves کو دیکھ لیں، اس وقت ہمارے reserves largely deposits پر based ہیں اور یہ کتنا precarious ہے، اس کو economists مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ unemployment rate دیکھ لیں، آپ plight of capital دیکھ لیں، آپ GDP کی value دیکھ لیں، آپ different قسم کے deficits دیکھ لیں اور آپ ہمارے bond value کو بھی دیکھ لیں جس نے اتنی plummet کبھی نہیں کی تھی۔ If there is one thought, I would like to leave you with, وہ یہ ہے کہ سیاسی عدم استحکام میں دنیا کی کوئی economy ٹھیک نہیں ہو سکتی اور آپ اس سیاسی عدم استحکام میں کوئی genius بھی لے آئیں، آپ کوئی nobel prize winner بھی لے آئیں، وہ اس economy کو ٹھیک نہیں کر سکے گا۔ ہم اگر insist کرتے رہیں کہ elections اپنے وقت پر ہوں گے تو کیا ہماری یہ economy اس نقصان کی متحمل ہو سکتی ہے، میں اس کا جواب Treasury benches پر ہی چھوڑ دیتی ہوں کہ وہ بالکل dispassionately اس بات کا جواب دیں۔

جناب! میں indicators پر بات نہیں کروں گی، میں اس چیز پر بات نہیں کروں گی کہ ہماری حکومت نے کیا کیا اور اب کیا ہو رہا ہے کیونکہ میرے colleagues اس پر بہت بہتر طور پر تبصرہ کر چکے ہیں۔ میں اس چیز پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ ایسا کیوں ہے، میں by training physician ہوں تو میں ہر چیز کو doctor lens سے بھی دیکھتی ہوں۔ جب کسی کو بخار ہوتا ہے تو آپ اس کو صرف panadol سے treat نہیں کرتے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ problem کیا ہے، کیا اس کو cancer ہے، کیا اس کو infection ہے، اگر infection ہے تو کس جگہ پر infection ہے اور کونسی antibiotic استعمال ہو گی، آپ cause کو ڈھونڈتے ہیں۔ جناب! ہمیں cause دیکھنا چاہیے کہ ہمارے ملک میں یہ کیوں ہو رہا ہے، بار بار یہ crisis۔

جناب! میں پانچ چیزوں پر مختصراً بات کرنا چاہتی ہوں۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ ہمارے ملک میں accountability نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور میری accountability سے مراد politically victimisation politically vendettas اور NAB کے دائرہ کار میں جو کچھ ہوتا ہے، وہ نہیں ہے۔ Accountability کا یہ مطلب ہے کہ ایک national polity میں clear policy direction ہو، اس کے goals ہوں، اس کے indicators ہوں، اس کے targets ہوں، اس کی clear policies ہوں اور پھر آپ کسی کو جوابدہ ٹھہرائیں آپ نے کیا کیا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں اس قسم کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ ابھی سینیٹر شوکت ترین صاحب نے کہا کہ جو cycle تھا، جہاں پر rupee massively under value ہوا تھا، اس کی وجہ سے ہماری exports کو نقصان ہوا، اس کی وجہ سے imports بڑھے، اس کی وجہ سے deficits accentuate ہوئے۔ اس کی کوئی accountability یا جوابدہی نہیں ہے۔ پاکستان میں Fiscal Responsibility and Debt Limitation Act ہے، اس کو بارہا violate کیا گیا، ہم نے بارہا loans لئے، ان کو in a way of un-transparent unproductive projects پر لگایا، اس کی کوئی جوابدہی نہیں ہے۔ آپ circular debt دیکھ لیں، آپ energy policy دیکھ لیں، آپ petroleum policy دیکھ لیں اور آپ بہت سی foreign policies دیکھ لیں، کسی

کی بھی جوابدہی نہیں ہے۔In the nuts and bolts level آج سے جو relevant چیز ہے۔ ہماری حکومت نے چھ ماہ لگا کر احساس راشن رعایت کا نظام بنایا تھا ، یہ food commodities subsidies target کرنے کے لیے تھا جو پانچ مہینے کے بعد for no reason بند کر دیا گیا، اس کے لیے کون جوابدہ ہے کہ there is no accountability within the system.

جناب! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا incentive system بالکل screwed ہے اور میری incentives سے مراد تنخواہ اور pay or perks نہیں ہے، incentive سے مراد ہے کہ what drives the system. یہاں پر ایک روایت پڑ چکی ہے کہ آپ ان bureaucrats کو reward کرتے ہیں جن کی political allegiances ہوں۔ جس system میں نہ کوئی accountability ہو، جہاں پر bureaucrats کو for political allegiances reward کیا جائے، یہ ایک ملک کی progress کے لیے toxic combination ہوتا ہے۔

جناب! میں 2013 میں پہلی مرتبہ Federal Minister بنی تھی، میں caretaker حکومت میں دو ماہ کے لیے وزیر بنی تھی جب میری وزارت ختم ہوئی تو میں نے ایک paper لکھا تھا جو Lancet میں publish ہوا تھا، Lancet بڑی مشکل سے publication لیتا ہے، وہ "Reflections for a Tenure of a Minister" تھا، میں آپ کو بھی circulate کروں گی، اگر آپ مناسب سمجھیں تو سب کو بھیج دیں۔ اس کا crux یہ تھا کہ government focuses on everything except the things that matter for its performance. آپ elections جیتتے ہیں، آپ Cabinet بناتے ہیں، آپ لوگوں کو عہدوں پر لگاتے ہیں لیکن performance, accountability and incentive کا جو combination ہے، آپ اس پر کام ہی نہیں کرتے، you set up the government to fail. میرا دوسرا یہ point تھا۔

جناب! میرا تیسرا point یہ ہے کہ ہم نے institutional process کو بالکل مسمار کر دیا ہے اور اس کو تباہ کر دیا ہے۔ ہم نے اس کی ابھی ایک illustration دیکھی ہے جب

وزیر اعظم نے یہ کہا کہ اگر ہمارے ملک کو debt relief نہ ملا ، I do not know, exactly what he said but he said کہ ہم بالکل تباہ ہو جائیں گے۔ It will be a crisis, if we do not get that relief. Look, what it did to bond value, the bond value crashed. ہمارا system function کر رہا ہوتا یا اگر decisions makers value کرتے، I would have assumed کہ ان کو properly brief کیا جاتا کہ آپ نے bond and commercial debt, Sukuk کو differentiate کرنا ہے، from the Paris Club and the rest of bilateral debt لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جو بھی line Ministry ہے یا جو بھی system ہے یا جو بھی foreign office تھا یا جو بھی لوگ تھے، شاید انہوں نے ان کو یہ بھی brief نہیں کیا کہ Paris Club کے 60% debts already reschedule for 38 years in 2000 and 2001 ہو گئے تھے اور Economic Survey 2002 and 2003 میں یہ actually articulated ہے۔

جناب! ہم نے institutional processes کو systematically decimate کیا ہے جو rules, policies, procedures and secretary کی advice ہیں، technical لوگوں کی بات سننا، یہ بالکل ہی out of fashion ہو گیا ہے۔ اس وقت ہم democracy نہیں چلا رہے، ہم monarchies چلا رہے ہیں۔

جناب! میں چوتھی یہ بات کرنا چاہ رہی ہوں ، وہ یہ ہے کہ information policy ہوتی ہے، that hinges on information and evidence لیکن ہم نے اس کا بالکل disregard کیا ہے۔ ہم crisis to crisis چلتے ہیں، ہمارا sugar crisis ہے، کل wheat crisis ہو گا پھر ٹماٹر crisis آ جائے گا پھر گیس crisis ہو گا پھر urea کا crisis ہو گا پھر قیمتیں اوپر جائیں گی پھر ہم import کریں گے پھر hoarders active ہو جائیں گے۔ ہم imports بھی کریں گے اور پھر foreign exchange کا loss ہو گا۔ یہ cycle repeat ہوتا جائے گا، یہ کیوں ہو رہا ہے، اس لیے ہو رہا ہے کہ ہم نے information and evidence کے systems dismantle کر دیے ہیں۔ ہم

صرف وہ سننا چاہتے ہیں جو ہم سننا چاہتے ہیں۔ ہمیں جو information لا دیتا ہے، اس نے کبھی conflict of interest sign نہیں کیا ہوتا، ہمیں جو information لا کر دیتے ہیں، وہ last minute میں Cabinet میں لا کر دیتے ہیں، یہ بتانے کے لیے کل اگر اس چیز کی price مقرر نہیں کی تو آسمان گر جائے گا اور اس کی shortage ہو جائے گی۔ ہم کبھی بھی اس بات پر focus نہیں کرتے کہ information کے independent different sources ہوتے ہیں، surveys ہوتے ہیں، surveillance ہوتا ہے، international market prices دیکھنی ہوتی ہیں، local market کی independently prices دیکھنی ہوتی ہیں، آپ نے within sector triangulation کرنی ہوتی ہے، across the sector triangulation کرنی ہوتی ہے۔ آپ نے independent لوگوں کی آواز سننی ہوتی ہے، آپ نے over weeks consultations کرنی ہوتی ہیں پھر آپ نے fiscal decisions کرنے ہوتے ہیں اور ہم نے یہ systems بالکل dismantle کر دیے ہیں۔

جناب! میری پانچویں اور آخری بات یہ ہے کہ ہم politics کو ایک power struggle سمجھتے ہیں۔ چیئرمین صاحب، اس وقت 13 جماعتیں کابینہ میں بیٹھی ہوئی ہیں، وہ NAB پر تو consensus کر سکتی ہیں، کیا وہ اس چیز پر consensus نہیں کر سکتیں کہ وہ data analytics استعمال کر کے جو tax evaders ہیں انہیں نوٹس بھیجا جائے اور اپنا revenue deficit پورا کیا جائے۔ کیا وہ un-taxed sector کو tax کرنے کا فیصلہ نہیں کر سکتیں، کیا وہ minimum wage پر سے stay order ختم نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہر sector میں پچھلے ستر سالوں سے across party consensus کی ضرورت رہی ہے چاہے وہ education reform ہو، health reform ہو، energy reform ہو یا water reform ہو اور ہر مرتبہ جب reform minded لوگ جو paper لکھتے ہیں تو ان کا opening paragraph یہ ہوتا ہے کہ ہمیں policy consistency چاہیے کیونکہ ایک حکومت ایک چیز کرتی ہے، دوسری حکومت اسے ہٹاتی ہے اور تیسری حکومت تیسری چیز کرتی ہے۔ 13 جماعتیں جو کابینہ میں بیٹھی ہوئی ہیں کیا یہ صرف NAB Laws میں ترامیم کے لیے

I ask them, there is only chance to get policy آئی تھیں۔ consistencyانہوں نے کیوں نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم پھر crisis to crisis lurch کریں گے اور آپ اور ہم اس ایوان میں بیٹھ کر اگلے سال، اس سے اگلے سال اور اس سے اگلے سال یہی باتیں کریں گے اگر ہم نے یہ بنیادی چیزیں اور بنیادی ستون ٹھیک نہیں کیے۔ اگر ہم نے accountability کا mechanism ingrain نہیں کیا، اگر ہم نے performance and incentives کی alignment in the right order نہیں کی، اگر ہم نے information and evidence کو جو اس کی due importance ہے اور جو institutional structures ہیں انہیں main stream نہیں کیا، اگر ہم نے اپنے اداروں کی respect نہیں کی اور اگر ہم politics کو صحیح معنوں میں politics نہیں سمجھتے اور اس میں سب سے بڑا pillar corruption کی روک تھام ہے۔ It augurs no confidence in the people and the system کہ تین چوتھائی کابینہ پر مقدمات ہیں۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ سب کو یہ سمجھنا چاہیے کہ آج آپ افلاطون کو بھی لے آئیں، آپ کسی noble prize winner کو بھی لے آئیں، یہ جو سیاسی عدم استحکام ہے، اس کے ہوتے ہوئے کسی بھی ملک کی معیشت ٹھیک نہیں ہو سکتی ہے اور ہماری بھی نہیں ہو گی۔ جو الیکشن کو ملتوی کرتے جا رہے ہیں، they will be ultimately responsible for the heavy price this county will pay. We are accountable to that person جو ہمیں باہر چائے پلاتا ہے اور وہ yardstick ہے جس سے ہم judge کیے جائیں گے،
so we must understand the cost of our decisions. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترم سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! (عربی) میں نے قرآن کی آیت پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نیک کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ

تعاون کرو۔ برے اور غلط کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ نہ دو۔ پہلے تو میں کل کی بات کرتا ہوں کہ ہمارے سینیٹر محترم سیف اللہ نیازی صاحب کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا ہے جس کی میں پرزور مذمت کرتا ہوں اور چونکہ یہ شریف النفس انسان ہیں اور میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس آدمی کی شرافت کی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کتنا اچھا اور صحیح آدمی ہے۔ میں نے کل بھی کہا تھا کہ یہ الگ بات ہے کہ ہمارا صوبہ کون سا ہے اور ہماری جماعت کون سی ہے لیکن جس آدمی میں کوئی خوبی ہوتی ہے تو اللہ کا حکم ہے کہ آپ اس کے بارے میں صحیح گواہی دیں۔ اس لیے نیازی صاحب کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہے جناب چیئرمین آپ اس کی صحیح تحقیقات کریں اور اسے جس کمیٹی میں بھی بھیجنا چاہتے ہیں اسے بھیجیں اور جن لوگوں نے زیادتی کی ہے ان کو باقاعدہ سزا دی جائے۔

دوسری بات ساتھیوں نے سیلاب کے بارے میں شروع کی ہے۔ جب سیلاب آیا تو ہمارے محترم وزیراعظم صاحب نے 25 اگست کو ایک اجلاس بلایا اور انہوں نے سیلاب کے بارے میں کافی باتیں کیں، اس کے علاوہ تمام صوبوں کے نمائندگان نے جس میں بلوچستان، خیبر پختونخوا، پنجاب وغیرہ نے جو بھی نقصانات ہوئے تھے ان کے بارے میں وزیراعظم صاحب کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد 26 اگست کو ہر صوبے سے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ ہمارے صوبے سے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں مجھے بھی ایک کارکن کی حیثیت سے لیا گیا کہ آپ بھی اس کمیٹی میں شامل ہو کر اپنے صوبے کا خیال رکھیں گے۔ اس کا notification جاری ہوا، ہمیں فوراً کہا گیا کہ آپ جائیں اور لوگوں سے معلومات حاصل کریں، نقصانات کا تخمینہ لگائیں اور اس کی رپورٹ ہمیں بھجوائیں۔ ہم تو اس چکر میں وہاں چلے گئے، وہاں بیٹھے رہے، صبح سے ہی وزیراعظم ہاؤس سے ہماری حاضری لیتے رہے، وہاں سے ہم سے پوچھا جاتا کہ آپ کہاں ہیں، میں کہتا کہ میں چارسدہ میں ہوں، پھر دوپہر کو پوچھتے تھے کہ اب کہاں ہیں تو میں کہتا تھا کہ اب نوشہرہ پہنچ گیا ہوں، پھر پوچھتے تھے تو میں کہتا تھا کہ سوات پہنچ گیا ہوں، میں صرف D.I. Khan نہیں گیا کیونکہ وہاں پر مولانا صاحب کی ذمہ داری تھی۔ اس کے بعد مجھے کافی مایوسی ہوئی، جس طرح سے میرے ساتھیوں نے بھی کہا کہ ہم سے روزانہ تو پوچھتے ہیں، پندرہ روز تک میں اسی چکر میں رہا کہ اوپر سے ہمیں کوئی من و سلویٰ نازل ہوگا، ہمیں کچھ دیں گے اور ہم اسے تقسیم کریں گے اور لوگ مجھ سے پوچھتے تھے کہ اعلان ہوا تھا اور آپ کمیٹی کے رکن تھے اور ہمارے مفادات کا تحفظ کرنا تھا، کہاں ہے آپ کی کمیٹی۔ میں نے بار بار انہیں فون کیا اور آخر میں

ایک بار مجھے ان کا فون آیا کہ آپ کہاں ہیں تو میں نے کہا کہ میں دریا کے کنارے بیٹھا ہوں، مچھلیاں پکڑ رہا ہوں لیکن سیلاب کی وجہ سے مچھلیاں بھی بہہ گئی ہیں، یہاں پر کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد میں نے ان سے کہا کہ آئندہ کے بعد مجھے کوئی فون بھی نہ کرے۔ اگر آپ نے فون کیا تو اچھا نہیں ہو گا، کیوں مجھے بار بار آپ فون کرتے ہیں اور کچھ بھی نہیں دیتے۔ NDMA والے تو فون تک نہیں اٹھاتے، ان کے کسی بھی department نے فون نہیں اٹھایا۔ میں نے پارلیمنٹ میں ڈپٹی سپیکر، درانی صاحب سے کہا کہ ہم کس کمیٹی میں بیٹھے ہیں تو انہوں نے ہمارے صوبے کی کمیٹی بلائی، اس دن ہمارے وزیراعظم صاحب D.I. Khan گئے تھے، خود بھی نہیں تھے اور نہ ہی ان کا کوئی نمائندہ تھا، نہ وہاں پر ہمارے جو comments لکھے گئے تھے اس کا بھی کوئی result نہیں آیا۔ میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں کہ جن لوگوں کا حق تھا انہیں ان کا حق نہیں ملا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اور جن لوگوں کا حق نہیں تھا انہوں نے وہ سامان مارکیٹوں میں بیچا اور لوگوں کو پیسے بھی نہیں ملے۔ قوم دو حصوں میں تقسیم ہو گئی، ایک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ سیلاب دوبارہ آ جائے، دوسرے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیلاب نہ آئے۔ جن لوگوں نے پرائے کا حق کھایا ہے وہ دعا کرتے ہیں کہ سیلاب دوبارہ آئے اور ہم پیسے کھائیں اور جن لوگوں کو اپنا حق نہیں ملا وہ بے چارے ابھی بھی بے گھر بیٹھے ہیں اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں ہے، میں صاف بات کرتا ہوں، یہ سب میرے سامنے ہوا ہے۔

ان لوگوں کو ابھی تک کوئی package نہیں ملا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ اوپر سے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر عذاب نازل کیا، نیچے سے لوگوں نے ان کا حق کھا لیا تو وہ کہاں جائیں۔ مرکزی حکومت کے ساتھ ساتھ میں صوبائی حکومت سے گلہ کروں گا کیونکہ وہاں صوبائی حکومت نے بھی کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا جسے ہم یاد رکھیں۔ جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ایک یوٹیلٹی سٹور جو مرکز کے پاس ہے میں نے چھ مرتبہ وزیر صاحب کو درخواست دی، انہوں نے میری درخواست M.D. کو بھجوائی، M.D. نے آگے بھیج دی۔ ابھی تک اس پر کسی کو ایک تھیلا آٹے کا نہیں ملا۔ میں نے 8 مرتبہ درخواست لکھی ہے۔ مجھے بار بار کہتے ہیں کہ جدھر بھی آپ چاہیں گے آپ کو آٹا ملے گا۔

جناب چیئرمین! ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں ہو رہا ہے؟ دوسرا یہ ہے کہ اگر ہمارے صوبے میں آٹا 2300 روپے میں مل رہا ہے اور پنجاب میں 1100 میں مل رہا ہے تو کیا ہم گلہ نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں کریں گے۔ ہمارے غریب لوگوں کے ساتھ یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ آٹا تو چھوڑ دیں وہ تو ایک الگ مسئلہ ہے۔ یہ چلتا رہے گا۔ چینی، گھی، دال، چاول، ٹماٹر اور پیاز وہ بھی چھوڑ دیں لیکن ہمارے ہاں سب سے بڑا مسئلہ آج کل دہشت گردی کا ہے۔ آج کل بھتہ خوری کا ہے۔ دہشت گردی ایک طرف اور بھتہ خوری دوسری طرف کاروباری لوگ جیسا کہ دلاور خان صاحب اور فیصل صاحب وغیرہ ہیں وہ نقل مکانی کرکے اسلام آباد آگئے یا کاروبار کے لیے لاہور چلے گئے ہیں۔ ہمارے ہاں اب کوئی کاروباری بندہ نہیں ہے۔ لوگ آنے جانے کے لیے پشاور ایئرپورٹ استعمال کرتے تھے۔ میں اس کے بارے میں بھی آپ کو بتا دوں کہ آج باچا خان ایئرپورٹ پشاور میں چھ مقامات پر پھاٹک لگے ہوئے ہیں۔ جو بھی بندہ ان چیک پوسٹوں سے گزرتا ہے ایسا سمجھو کہ وہ پل صراط سے گزرتا ہے۔ پاسپورٹ دکھاؤ، شناختی کارڈ دکھاؤ اور فلاں چیز دکھاؤ۔ ان کو پابند بنائیں کہ ایک ہی چیک پوسٹ پر آپ تلاشی لے لیں۔ ان تلاشیوں سے لوگ تنگ آکر اب اسلام آباد آتے ہیں۔ نہ راستے میں کوئی چیک پوسٹ ہے بلکہ ایئرپورٹ کے اندر بھی کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے۔ لوگ سیدھا جاتے ہیں۔ اب پشاور ایئرپورٹ پر کون جائے گا؟ میں کہتا ہوں کہ یہ لوگوں کے ساتھ بہت زیادتی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اب تمباکو کی طرف آتا ہوں جو کہ ہمارے صوبے کی پیداوار ہے۔ آج کل یہی ایک ہی چیز ہمارے پاس رہ گئی ہے جس میں لوگوں کو کچھ روزگار مل سکتا تھا۔ چلو! کارخانہ دار چھوڑ دیں۔ وہ تو کارخانہ یہاں سے اٹھا کر کشمیر میں لگا دے گا۔ یہاں سے اٹھا کر پنجاب میں لگا دے گا لیکن وہاں کے غریب لوگوں کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے۔ جن کی زمینیں ہیں ان کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے۔ وہاں پر جو مزدور اور کاشتکار ہیں وہ خرچہ کرتے ہیں تو ان کا خرچہ بھی پورا نہیں ہوتا۔ کیوں! اس لیے کہ ہمارے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ ہمارے سابق وزیر خزانہ صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی تھیں۔ یہ سب لوگوں کے علم میں ہے کہ ہمارے صوبے کے ساتھ یہ ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے۔ ہم نے ہر وقت دفاع پاکستان کے لیے قربانیاں دی ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم نے مغربی سرحد پر قربانیاں دی ہیں بلکہ ہم نے الحمدللہ مشرقی سرحد پر بھی قربانیاں دی ہیں۔ کشمیر تک ہمارے

شہدا دفن ہوئے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ یہ صوبہ ہمارا نہیں ہے۔ ہم اس معزز ایوان سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہم کسی کے غلام ہیں۔ کیا یہ صوبہ ہمیں کسی بھیک میں دیا ہے۔ یہ صوبہ اس ملک کے اندر واقع نہیں ہے۔ یہ صوبہ ہم افغانستان سے اٹھا کر لائے ہیں۔ یہ صوبہ اس ملک کا حصہ ہے۔ اس ملک سے ہمارے اکابرین نے انگریزوں کو اس لیے نکال دیا تھا کہ ہمیں اپنا حق ملے گا۔ ہم نے اس صوبے کو اس لیے آزاد نہیں کیا تھا کہ گوروں کو اٹھا کر کالوں کو بیٹھا دیں۔ یہ ملک ہم نے اس لیے آزاد کیا تھا کہ ہر صوبے کو اپنا حق ملے گا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم پنجاب کے خلاف ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم سندھ کے خلاف ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم بلوچستان کے خلاف ہیں۔ ہم اپنا حق مانگتے ہیں۔ ہمارا جو بجلی کا حق ہے۔ ہمارا تمبا کو کا جو حق ہے۔

جناب چیئرمین: حاجی ہدایت اللہ خان صاحب، شکریہ۔ بس ختم کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: ایک منٹ۔ ایک آدمی ایک دکاندار کے پاس گیا تھا۔ اس دکاندار سے غلطی ہو گئی۔ اس نے کوئی چیز غلط لکھ دی۔ اس دکاندار نے کہا کہ بس مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ تم کسی کو نہ بتاؤ کہ یہ دکاندار خیانت کرتا ہے۔ تم یہ چیزیں لے لو اور مجھے پیسے بھی نہ دو۔ وہ بندہ ہر جمعے کے دن اس دکاندار کے پاس آتا اور اس سے مفت چیزیں وصول کرتا۔ ایک دن اس دکاندار نے کہا کہ میرے علاوہ اس طرح غلطی کسی اور نے نہیں کی ہے کہ آپ اس کے پاس بھی جایا کریں۔ میرے پاس تو ہر جمعے کو آتے ہیں۔ یہ غلطی صرف میں نے کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہتا ہوں کہ صرف تمبا کو آپ کو نظر آتا ہے۔ پورا پاکستان اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ چوری صرف یہی ہوتی ہے۔ اگر سمگلنگ ہوتی ہے تو لوگ مجبوراً سمگلنگ کرتے ہیں۔ اگر پٹرول ایران سے آتا ہے تو وہ لوگ مجبوراً خریدتے ہیں کیونکہ آپ لوگوں نے 250 روپے فی لیٹر ریٹ مقرر کر دیا ہے۔ کون خرید سکتا ہے۔ لوگوں نے گاڑیاں کھڑی کر دی ہیں۔ غم اور خوشی میں لوگوں نے جانا چھوڑ دیا ہے۔ اس ملک میں مریض اور دوائیوں کا مسئلہ الگ ہے۔ خدا کے لئے اس کی طرف بھی دیکھیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے نئے وزیر خزانہ صاحب آ گئے ہیں۔ کل وہ ان شاء اللہ حلف اٹھائیں گے۔ یہ آخری امید کی کرن ہے۔ اگر ان سے بھی معاملہ نہیں سلجھا اور معاملات ٹھیک نہ ہوئے تو پھر اس ملک کا خدا حافظ ہے۔ جناب چیئرمین! میں آخری مرتبہ پھر یہ کہتا ہوں بڑے ادب کے ساتھ کہ

آپ کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے۔ سب ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارے صوبے کا مرکزی حکومت پر بجلی کی مد میں قرض ہے تو آپ ان کو لکھیں کہ بھئی ان کو اپنے پیسے دے دیں۔ اب بھی ہمارے 445 billion روپے مرکز کے پاس قرض ہیں۔ یہ قرض ہمیں دے دیں تاکہ ہمارا صوبہ بھی ترقی کرے۔ NFC Award تو ویسے ہی چلا گیا۔ آپ نے فاٹا کو دیا نہیں۔ جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے
تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
پر تیرے نام پر تلوار اٹھایا ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے
پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

جناب چیئرمین! ہمیں اس بات پر مجبور نہ کریں کہ ہم کہیں کہ ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ابڑو صاحب۔

سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! عجیب وقت آگیا ہے کہ اپنے دوستوں سے بھی پانچ سکینڈ مانگنا پڑتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ اگر کسی کا نام لسٹ میں نہ ہو تو وہ کونسا طریقہ اختیار کرے کہ اس کا نام بھی لسٹ میں شامل ہو سکے۔ آپ ہاؤس کے head بھی ہیں۔

جناب چیئرمین: میں بتاتا ہوں کہ آپ کا نام لسٹ میں ہے۔ آپ انتظار کریں۔ اگر لسٹ میں آپ کا نام شامل نہیں تو آپ اس motion پر بول نہیں سکتے۔ آپ بعد میں بول لیں۔ آپ سارے دوست تقریر کر لیتے ہیں۔ اس طرح کے گلے نہ کریں تو اچھی بات ہوگی۔ آپ بھی senior آدمی ہیں۔ شکریہ۔

Honourable Senator Aon Chaudhary Sahib.

Senator Aon Abbas

سینیٹر عون عباس: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے بتادوں کہ میرا نام عون عباس ہی ہے۔ آپ نے عون چوہدری کہہ دیا۔ Correction کر دیں۔ میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ

ادا کروں کہ جس diplomatic way میں آپ اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ دونوں sides کو راضی رکھ رہے ہیں۔ یہ کریڈٹ صرف آپ کو حاصل ہے۔

جناب چیئرمین: میرے لیے آپ سارے لوگ معزز ہیں۔ میں نے ہاؤس کو چلانا ہے۔ آپ لوگوں نے میرے ساتھ تعاون کرنا ہے۔ شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔ بس حوصلہ رکھیں۔

سینیٹر عون عباس: جناب چیئرمین! کل شام کو ایک video دکھی ہے جس میں، میں نے اس ملک کے وزیراعظم کو land کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ جو ایک شخصیت آ رہی تھی تو میرا دل بھر آ گیا۔ میں نے سوچا کاش یہ چیز جو کل صبح ہونی ہے مکمل نہ ہو سکے۔ چیئرمین صاحب! آپ دوڑ گئے ہیں۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی چیئرمین (مرزا محمد آفریدی) نے کرسی صدارت سنبھالی)

سینیٹر عون عباس: کاش میں اسحاق ڈار کا نام نہ لیتا تو آپ بیٹھے رہتے۔ کل شام سے میں سوچ رہا تھا کہ کاش صبح یہ سچ نہ ہو کہ جو حلف والی بات چل رہی ہے یہ ایک کہانی ہی ہو لیکن آج پورے پاکستان نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص جو آج سے پانچ سال پہلے یہاں سے مفرور ہو کر عدالتوں سے بھاگ گیا تھا۔ وہ بھی ہمارے خرچے پر بھاگ گیا تھا۔ اس وقت کے وزیراعظم کے جہاز میں بھاگ گیا تھا۔ کل بھی میرے خرچے پر اس وقت کے وزیراعظم کے جہاز میں واپس آیا۔ ایسا معجزہ تو صرف پاکستان میں ہی ہو سکتا ہے۔ جناب چیئرمین! یقین جانئے مجھے سینیٹ کا حصہ ہوتے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ ہر مرتبہ جب میں سیشن میں بیٹھتا ہوں اس آیت اور تصویر کے نیچے بیٹھ کر جتنا میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اس کے لیے الفاظ کم ہیں لیکن جتنا disgraceful میں نے آج اپنے آپ کو دیکھا کیونکہ ایک ایسے شخص کو اس کرسی پر لا کر، بٹھا کر جب حلف لیا گیا یقین جانیے میرے پاس اس کے لیے بھی الفاظ نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! پاکستان میں جو کچھ یہ دیکھا گیا اور جتنی بڑی بارات آج پوری (ن) لیگ کی Leaderships اپنے ایک دولہے کو حلف اٹھوانے کے لیے آئی تھی اس سے بڑی شرمندگی ہمارے پاس ہے نہیں۔ اس وقت صرف چار سینیٹر بیٹھے ہیں اور ایک چور کو حلف دلوانے کے لیے پوری (ن) لیگ کی Leaderships یہاں آئی تھی۔ بی بی بات سنیں۔ میں ایک ایسے شخص کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: Motion پر بات کریں۔

سینیٹر عون عباس: بی بی بات سنیں۔ وہ ممبر نہیں، ایک چور ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ chair کو مخاطب کریں۔

(اس موقع پر مختلف اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر بولتے رہے)

جناب ڈپٹی چیئرمین: عون صاحب! آپ kindly motion پر بات کرلیں۔

سینیٹر عون عباس: چیئرمین صاحب! جس پر بی بی نے اعتراض کیا، میں صرف اس کی کہانی سنادوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ kindly motion پر بات کرلیں۔

سینیٹر عون عباس: جناب! وہ آپ کا prerogative and discretion ہے، بہت اچھی بات ہے۔ ویسے بھی جناب! صرف چار بچ گئے تھے، موقع تو ان کو ویسے ہی چاہیے تھا۔ جس شخص کی میں بات کررہا ہوں، اس کی ذرا کہانی سن لیجیے۔ جس پر اتنا اعتراض کررہے ہیں، اس کی صرف confessional statement سنادیتا ہوں۔ 25 اپریل، 2000 کو یہ صاحب بہادر جن کا آج اس ایوان میں حلف لیا گیا ہے، یہ اپنی confessional statement میں لکھتے ہیں کہ میرے پاس نواز شریف تشریف لائے اور 14 ملین ڈالرز جو کہ آج کے حساب سے ساڑھے تین ارب روپے بنتے ہیں، اور چار شناختی کارڈ میرے پاس لے کر آئے۔ طلعت قاضی، سکندر قاضی، نزہت قاضی اور ناصر میمن کے ناموں کے۔ یہ چار شناختی کارڈ دے کر کہا کہ ان لوگوں کے نام پر بے نامی اکاؤنٹس کھول دو۔ میں نے ان کے بے نامی اکاؤنٹس ساڑھے تین ارب روپے کے کھولے۔ اس کے against میں نے انہیں loan دیا جس سے حدیبیہ پیپرز مل قائم ہوئی، جس کے نتیجے میں نواز شریف اور اس کی پوری فیملی کو absconder قرار دے کر پوری کارروائی چلائی گئی۔ یہ اس شخص کی confessional statement تھی۔ یہ وہ منشی ہے جو نواز شریف کے چرائے ہوئے پیسوں کو چھپایا کرتا تھا۔ اس کو جتنا معزز بنالیں لیکن 1990 میں ساڑھے تین ارب روپے کی چوری کا محافظ یہ تھا۔ آج ہماری بدقسمتی دیکھیں کہ کل صبح اگر اسے وزیر خزانہ بنایا جاتا ہے تو بلے کو دودھ کی رکھوالی پر بٹھایا جائے گا۔ جناب! آپ یہ دیکھیے کہ ایک چور کو قومی خزانے پر بٹھایا جائے گا۔ اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے؟

میں آج سے تین دن پرانی خبر بتا رہا ہوں، چین کے اندر سابقہ ریلوے منسٹر کو پھانسی پر چڑھایا گیا کیونکہ اس نے کرپشن کی تھی لیکن بد قسمتی دیکھیں، ہمارے ہاں سرکاری جہاز پر ایک چور کو لا کر وزیر خزانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ ہے میری بد قسمت قوم اور اس پر اتنا غصہ کر کے جا رہے ہیں۔ مبارک تو ایسے دے رہے تھے جیسے کوئی بہت بڑا ارسطو آ گیا ہو۔ کچھ نہیں ہونے والا۔ جس قدر economy کو انہوں نے damage کر دیا ہے، اس کے ساتھ کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ جو پاکستان کی economy nose dive کی طرف جا رہی ہے، [***][2]۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے پاکستان میں الیکشن کے ذریعے political stability لائی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ بات expunge کر دیں۔

سینیٹر عون عباس: جناب! اگلی بات۔ آڈیو لیکس کے حوالے سے میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔

سینیٹر انجینیر رخسانہ زبیری: جناب! میں point out کر رہی ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں، کورم point out ہو گیا ہے۔ گنتی کر لیں۔

(At this stage count was made)

جناب ڈپٹی چیئرمین: کورم پورا نہیں ہے، اس لیے پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائیں۔

(The bells were rung for five minutes)

جناب ڈپٹی چیئرمین: دوبارہ گنتی کریں۔

(Count was made)

Mr. Deputy Chairman: As the House is not in quorum, it stands adjourned to meet again on Friday, the 30th September, 2022 at 10:30 am In Sha Allah.

[The House was adjourned to meet on Friday, the 30th September, 2022 at 10:30 am]

---

[2] *[Words expunged as ordered by the Deputy Chairman.]*

Index

Dr. Aisha Ghaus Pasha ---- 106
Mr. Abdul Qadir Patel ---- 22, 42, 46, 61, 63, 64, 66, 78, 84, 85
Mr. Bilawal Bhutto Zardari ---- 16, 33, 80, 82, 90
Rana Tanveer Hussain ---- 27, 64, 66, 84, 88, 92
Senator Bahramand Khan Tangi ---- 16, 63, 65, 80, 82
Senator Danesh Kumar ---- 29, 33, 51
Senator Farooq Hamid Naek ---- 102
Senator Fawzia Arshad ---- 27, 92
Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui ---- 101
Senator Mohammad Azam Khan Swati ---- 97
Senator Mohsin Aziz ---- 97, 98, 99, 100
Senator Muhammad Tahir Bizinjo ---- 103, 104
Senator Mushtaq Ahmed ---- 22, 42, 63, 64, 77, 83
Senator Rana Mahmood ul Hassan ---- 10
Senator Rana Maqbool Ahmad ---- 105
Senator Saleem Mandviwalla ---- 61, 95, 96
Senator Samina Mumtaz Zehri ---- 50
Senator Sana Jamali ---- 105
Senator Seemee Ezdi ---- 84, 85
Senator Shahadat Awan ---- 106
Senator Syed Faisal Ali Subzwari ---- 10, 50, 51
Senator Zeeshan Khanzada ---- 87, 89
جناب شوکت فیاض احمد ترین ---- 110, 113, 108
جناب عبدالقادر پٹیل ---- 24, 25, 26, 47, 48, 49
رانا تنویر حسین ---- 28, 30, 31, 33
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ ---- 6, 7, 9, 10, 39
سینیٹر امام دین شوقین ---- 26
سینیٹر انجینیر رخسانہ زبیری ---- 48, 141
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی ---- 4, 18
سینیٹر تاج حیدر ---- 58
سینیٹر دلاور خان ---- 41, 126
سینیٹر دنیش کمار ---- 20, 29, 37, 40, 57
سینیٹر ڈاکٹر ثانیہ نشتر ---- 127
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم ---- 7, 8, 9, 107
سینیٹر سید فیصل علی سبزواری ---- 57, 58, 60
سینیٹر سید محمد صابر شاہ ---- 32, 33
سینیٹر سیف اللہ ابڑو ---- 59, 138
سینیٹر شیری رحمٰن ---- 19, 20, 21, 38, 39, 42

سینیٹر عرفان الحق صدیقی ---------- 21, 47
سینیٹر عون عباس ---------- 138, 139, 140, 141
سینیٹر فوزیہ ارشد ---------- 28
سینیٹر محسن عزیز ---------- 97, 100, 101, 115, 118, 119, 120, 121
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ---------- 31
سینیٹر محمد طاہر بزنجو ---------- 94, 95, 122
سینیٹر محمد عبدالقادر ---------- 123, 127
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند ---------- 102
سینیٹر مشتاق احمد ---------- 23, 25, 45, 46
سینیٹر نسیمہ احسان ---------- 40, 41
سینیٹر ہدایت اللہ خان ---------- 133, 137
سینیٹر محمد عبدالقادر ---------- 127